حصہ اول

قواعد الصرف

عام فہم اسلوب میں قرآنی امثلہ اور متنوع تدریبات
کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز

دارالسلام
ریسرچ سنٹر

حصہ اوّل
قواعد الصرف
عام فہم اسلوب میں قرآنی امثلہ اور متنوع تدریبات
کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز
دار السلام
DARUSSALAM
دارالسلام ریسرچ سنٹر

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

شاہ عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 • الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 4286641 1 00966 • سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدّہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8234446,8230038 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخُبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ • نیویارک فون: 5925 625 718 001 • ہیوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا • نصیر الدین الخطاب فون: 4186619 416 001

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 • دارمکہ انٹرنیشنل: 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091

• ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 • ایم/ایس براک انٹرپرائزز فون: 42157847 44 0091

سری لنکا • دارالکتاب فون: 358712 115 0094 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 0094

پاکستان ہیڈ آفس ومرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور فون: 00 4 32 372,24 400 372,34 240 373 42 0092 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی، کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

نگرانِ اعلیٰ

عبدالمالک مجاہد

مؤلفین

- مولانا مفتی عبدالولی خان
- ابوالحسن حافظ عبدالخالق
- مولانا محمد عمران صارم
- مولانا حافظ عبدالسمیع
- مولانا محمد یوسف قصوری
- مولانا ابونعمان بشیر احمد

نظر ثانی

- شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی (جامعہ سلفیہ، فیصل آباد)
- شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق اثری (دارالحدیث محمدیہ، جلال پور پیروالا)

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
علمِ صرف	9
کلمہ اور اس کی اقسام	11
اسمِ فعل کا بیان	14
میزانِ صرفی	16
وزن نکالنے کا طریقہ	16
فعل کا بیان	19
مختلف اعتبار سے فعل کی تقسیم	19
فعل ماضی کا بیان	23
فعل ماضی مجہول	25
فعل ماضی کی اقسام	29
فعل ماضی کی دلالت	31
فعل مضارع کا بیان	34
مضارع بنانے کا طریقہ	34
فعل مضارع مجہول	37
فعل مضارع کا اعراب، تغیرات اور عوامل	41
فعل امر کا بیان	51
فعل مؤکد	55
نونِ تاکید کے احکام	55
صیغہ حل کرنے کا طریقہ	61
أَبْنِيَةُ الْأَفْعَالِ	63
تعدادِ حروف کے لحاظ سے فعل کی اقسام	63
مجرد و مزید فیہ کے ابواب	65
فعل ثلاثی مجرد کے ابواب	65
ابوابِ غیر ثلاثی مجرد	68
افعال غیر ثلاثی مجرد کے چند احکام	73
اَلْإِلْحَاقُ وَمَعْنَاهُ	75
اسم کا بیان	79
اسمائے مشتقہ کا بیان	82
اسم فاعل	82
اسم مبالغہ	86
اسم مفعول	89
صفت مشبّہ	93
اسم تفضیل	100
اسم ظرف	103
اسم آلہ	108
مصدر اور اس کی اقسام	111
أَبْنِيَةُ الْأَسْمَاءِ	117
عربی کتب لغت میں لفظ ڈھونڈنے کا طریقہ	123

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن اور محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث عربی زبان میں ہیں۔ اسی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں سے عربی کا رشتہ عالم گیر، دائمی اور مستحکم ہے۔ عربی اسلام کی سرکاری زبان ہے۔ شریعت اسلامی کے بنیادی مآخذ اسی زبان میں ہیں، لہٰذا شریعت اسلامی سے گہری واقفیت اور اسلام کے اصل سرچشموں (قرآن وسنت) پر کامل عبور حاصل کرنے کا واحد ذریعہ عربی زبان ہے، اس لحاظ سے عربی سیکھنا اور سکھانا امتِ مسلمہ کا اولین فریضہ ہے۔

جب تک عربی زبان جزیرۃ العرب کے حدود میں محدود اور اہل زبان کے ساتھ مخصوص تھی، وہ ایک نسل سے دوسری نسل تک بہ طور فطرت اور وراثت منتقل ہو رہی تھی، اولاد اپنے والدین اور اپنے ماحول سے زبان اخذ کرتی تھی، بچہ فطری طور پر اپنے ماحول کے اثر سے زبان سیکھتا تھا اور صحیح طور پر استعمال کرتا تھا، اس لیے کہ زبان کا بڑا حصہ سماعی ہے۔ اور یہ موقع ان کو فطری طور پر حاصل تھا، چنانچہ انھیں نہ قواعد وضوابط کی تدوین کی ضرورت پیش آئی نہ صرف ونحو کی کتابوں کی تالیف کی۔ مگر جب اسلام کی دعوت جزیرۃ العرب سے باہر نکل کر باقی دنیا میں پھیلی اور دنیا کی کثیر آبادی اسلام کے سایۂ امن و عاطفت میں آئی تو قرآن مجید کا سمجھنا، حدیث سے واقف ہونا، نت نئے مسائل کا استنباط کرنا اور بدلتے ہوئے حالات میں اسلام کی ترجمانی اور مسلمانوں کی رہنمائی کا فرض انجام دینا علمائے کرام کے لیے فرض لازم ٹھہرا۔ اس کے لیے نہ ترجمہ کافی تھا، نہ عربی زبان کی سرسری واقفیت کام دے سکتی تھی بلکہ اس سے ایسی گہری فنی واقفیت ضروری تھی جس کی بدولت غلطی کا امکان کم سے کم اور کتاب وسنت کے علم وفہم اور صحیح ترجمانی کی زیادہ سے زیادہ صلاحیت پیدا ہو، اس مقصد کے لیے عربی کے قواعد وضوابط پر کامل عبور شرطِ لازم کی حیثیت رکھتا تھا۔

یہی وہ مرحلہ تھا جب صرف ونحو کی تدوین اور اس سلسلے میں کتابوں کی تصنیف کی ضرورت پیش آئی۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ فن صرف علم نحو ہی کی ایک شاخ ہے۔ شروع میں اس کے مسائل نحو ہی کے تحت بیان کیے جاتے تھے۔

علم نحو کے واضع اول ابوالاسود دُؤلی (م 69ھ) ہیں۔ ان کا تعلق بنو کنانہ کے قبیلے سے تھا۔ ان کا شمار فقہائے تابعین میں ہوتا ہے۔

راجح قول کے مطابق علم صرف کو علم نحو سے الگ کر کے مستقل فن کی حیثیت سے مرتب و مدون کرنے والی اولین شخصیت معاذ بن مسلم ہرّاء (م 187ھ) ہیں۔ جبکہ بعض علمائے کرام نے اس بارے میں ابو عثمان بکر بن محمد مُزنی (م 249ھ) کا نام لیا ہے۔

نحو و صرف کی کتابوں کی تدوین و تصنیف میں عرب علماء کے ساتھ ساتھ عجمی علماء بھی پیش پیش تھے بلکہ اگر کہا جائے کہ عجمی علماء اس ہنر میں زیادہ فعال اور نمایاں تھے تو یہ بات بعید از حقیقت نہیں ہوگی۔ چنانچہ اس باب میں متقدمین میں سیبویہ (م 180ھ)، متوسطین میں زمخشری (م 583ھ) اور ابو علی فارسی (م 377ھ) اور متاخرین میں سید شریف جرجانی (م 816ھ) اور مولانا عبدالرحمٰن جامی (م 898ھ) کا نام نامی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

جب تعلیم کا یہ عالمگیر فطری اصول مان لیا گیا کہ فن کا پہلا تعارف طالب علم کی مادری زبان ہی میں ہونا چاہیے تو مختلف علاقوں کے علمائے کرام نے اپنی اپنی علاقائی زبان میں اس فن عظیم پر کتابیں تصنیف کیں۔ چونکہ ہند میں افغان اور مغل حکمرانوں کے عہد میں فارسی زبان ملک کی سرکاری اور مغل اشرافیہ کی مادری زبان تھی، چنانچہ علمائے کرام نے فارسی میں صرف و نحو کی کتابوں کی تالیف کا سلسلہ شروع کیا۔ میزان، منشعب، پنج گنج، فصولِ اکبری اور علم الصیغہ جیسی فنِ صرف پر معتبر کتابیں اس کی بڑی روشن مثالیں ہیں۔

پھر جب زمانے اور زندگی کی کروٹوں اور طرح طرح کے حالات و حوادث نے فارسی کا ورق بھی الٹ دیا اور برصغیر والوں کے لیے فارسی اجنبی ہوگئی تو برصغیر کے فضلاء نے اردو میں صرف و نحو کی کتابوں کی تالیف کا آغاز کیا۔ مولوی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی نے ''مايغنيك في الصرف'' مولانا عبدالرحمٰن امرتسری نے ''کتاب الصرف'' و ''کتاب النحو''، مولوی عبدالستار نے ''عربی کا معلم'' اور دیگر علمائے کرام نے متعدد کتابیں لکھیں۔

ان علمائے کرام کی طرف سے اردو زبان میں صرف ونحو کی کتابیں لکھنے کا مقصد لسانی اصول وقواعد کی تسہیل وتفہیم ہی تھا۔ کیونکہ فن تعلیم کا اصول اور تجربہ یہ ہے کہ اگر ابتدائی طور پر کوئی مضمون مادری یا زیادہ آشنا زبان میں ذہن نشین ہو جائے تو اس کو کسی دوسری اجنبی زبان میں مع تفصیل و اضافہ بخوبی پڑھا اور سمجھا جاسکتا ہے۔

اس کتاب کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

1 قواعد ومسائل کی پیش کش بہت آسان عبارت میں کی گئی ہے۔

2 یہ قرآنی مثالوں سے مزین ومنور ہیں۔قرآنی مثالیں جلی خط میں مصاحف ہی سے پیسٹ کر دی گئی ہیں۔

3 طالب علم کی ذہنی سطح اور علمی درجے کا لحاظ رکھا گیا ہے اور عبارات عام فہم رکھی گئی ہیں۔

4 فن کی معتبر عربی کتب شَذَا العَرْف، الممتع الكبير في التصريف، النحو الوافي، جامع الدروس العربية، نُزْهَةُ الطَّرْف وغیرہ اور دیگر فارسی اور اردو کتابوں سے اخذ و استفادہ کیا گیا ہے۔ اور اس ذیل میں ان اغلاط وتسامحات سے بچنے کی پوری کوشش کی گئی ہے جو بعض فارسی اور اردو کتابوں میں راہ پا گئی ہیں، مثلاً: کہیں پر قانون غلط یا ناقص لکھا گیا ہے اور کہیں پر عربی الفاظ کے ترجمے میں دقت سے کام نہیں لیا گیا ہے۔

5 ہر سبق کے بعد تدریبات دی گئی ہیں اور ان میں تنوع کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے، یعنی تدریبات میں استفہامی، انشائی اور معروضی انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اور کچھ تدریبات زبانی اور تحریری بھی ہیں۔

6 عربی الفاظ کی تشکیل (اعراب) بلادِ عرب کی عربی کتب کے مطابق کی گئی ہے، تاکہ طلبہ شروع ہی سے اس طرز سے مانوس ہوجائیں۔عربی الفاظ میں سے مشکل الفاظ کا ترجمہ بھی درج کیا گیا ہے۔

7 قواعد ومسائل میں راجح قول کا التزام کیا گیا ہے۔

8 قواعد اور امثلہ کی تصحیح کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔

9 ابواب کی خاصیات مکمل تصحیح وتنقیح کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں۔

یہ کتاب وفاق المدارس السّلفیہ کے چیئرمین سینیٹر پروفیسر ساجد میر (امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم (ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث، پاکستان)، چودھری محمد یٰسین ظفر (ناظم اعلیٰ وفاق

المدارس السّلفیہ، پاکستان)، نگران وفاق المدارس السّلفیہ مولانا محمد یونس بٹ اور دیگر اکابر علمائے کرام کی فرمائش پر انھی کی زیر سرپرستی اور نگرانی میں تیار کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے باقاعدہ نصاب کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ نصاب کمیٹی کے تجربہ کار اراکین، علومِ اسلامیہ وعربیہ کے ماہر معلمین مولانا مفتی عبدالولی خان، مولانا ابوالحسن عبدالخالق، مولانا عمران صارم، مولانا حافظ عبدالسمیع، مولانا محمد یوسف قصوری اور مولانا ابونعمان بشیر احمد حفظہم اللہ نے بڑی محنت، جانفشانی اور ذمہ داری سے اس اہم کام کی تکمیل کی۔ چنانچہ اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اسے علماء و مدرسین کی ایک ٹیم نے تیار کیا ہے اور وفاق المدارس کے اکابر اور جید علمائے کرام کی نظر ثانی کا شرف بھی اسے حاصل ہے۔ عربی زبان سیکھنے کے آرزومندوں کے لیے یہ کتاب ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔ چونکہ یہ ادارۂ دارالسلام کا اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے تو ممکن ہے اس میں بعض تسامحات راہ پا گئی ہوں، لٰہذا قارئین وعلمائے کرام سے درخواست ہے کہ کتاب کو بہتر سے بہتر بنانے کی خاطر اغلاط وتسامحات کی نشاندہی فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح ہو سکے۔

میں دارالسلام لاہور کے مدیر عزیزم حافظ عبدالعظیم اسدؔ اور شعبہ نصاب سازی کے معزز اراکین کا شکر گذار ہوں جن کی مساعی جمیلہ سے اس کی جلوہ افروزی ممکن ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اسے طلبۂ علومِ اسلامیہ کے لیے مفید و نافع بنائے، آمین۔

خادم کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام الریاض، لاہور

19 ستمبر 2012ء

لغوی معنی: صرف یا تصریف کا لغوی معنی ہے: پھیرنا یا بدلنا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَتَصْرِيفِ الرِّيَٰحِ﴾
''اور ہواؤں کے پھیرنے (میں)۔''

اصطلاحی معنی: صرف کی اصطلاحی تعریف دو لحاظ سے کی جاتی ہے: 1 عملی لحاظ سے 2 علمی (نظریاتی) لحاظ سے

صرف کی عملی لحاظ سے تعریف درج ذیل ہے:

تَحْوِيلُ الْأَصْلِ الْوَاحِدِ إِلٰى أَمْثِلَةٍ مُّخْتَلِفَةٍ لِمَعَانٍ مَّقْصُودَةٍ. ''ایک اصل کو مطلوبہ معانی کے حصول کے لیے مختلف مثالوں (صیغوں) کی طرف پھیرنا۔''

تعریف کی وضاحت: أصلِ واحد سے مراد وہ لفظ ہے جو دوسرے کلمات و مشتقات کا مادہ، یعنی مشتق منہ ہو۔

أمثلة، مثال کی جمع ہے اور یہاں اس سے مراد، أصل واحد (مصدر) کی فروع ہیں، یعنی مصدر جو اصل ہے اسے اپنے فروع کی طرف پھیرنا اور اس سے فعل ماضی، مضارع، امر، نہی، اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ کے صیغے نکالنا، جیسے: فَهْمٌ سے فَهِمَ، يَفْهَمُ، اِفْهَمْ، فَاهِمٌ، مَفْهُومٌ وغیرہ۔

لِمَعَانٍ مَّقْصُودَةٍ سے مراد وہ معانی ہیں جن کے لیے مختلف صیغے وضع ہوئے ہیں، مثلاً: ماضویت، مضارعیت، فاعلیت، مفعولیت وغیرہ، جیسے: نَصْرٌ سے نَاصِرٌ اس لیے بنایا گیا کہ نَاصِرٌ کے معنِیِ مقصود، فاعلیت پر دلالت ہو سکے اور مَنْصُورٌ اس لیے بنایا گیا کہ اس کے معنِیِ مقصود، مفعولیت پر دلالت ہو سکے۔

صرف کی علمی لحاظ سے تعریف: عِلْمٌ بِأُصُولٍ يُّعْرَفُ بِهَا أَحْوَالُ أَبْنِيَةِ الْكَلِمَةِ الَّتِي لَيْسَتْ بِإِعْرَابٍ وَّ لَا بِنَاءٍ. ''صرف ایسے اصولوں کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے سے کلمے کی مختلف بناؤں (ساختوں) کے ان احوال کا علم حاصل ہوتا ہے، جن کا تعلق معرب اور مبنی ہونے سے نہیں۔

تعریف کی وضاحت: اس علم میں کلمے کی بناؤں (ساختوں) کے حالات معرب اور مبنی ہونے کے لحاظ سے نہیں بلکہ

اَصالت و زیادت، صحت و اِعلال، ادغام و عددِ حروف، حروف کی ترتیب اور ان کی حرکات وسکنات کے لحاظ سے معلوم ہوتے ہیں، یعنی اس فن میں یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ کلمات میں حروفِ اصلیہ اور حروفِ زائدہ کون سے ہیں، کلمہ مجرد ہے کہ مزید فیہ، صحیح ہے کہ معتل، اس میں اعلال کونسا ہوا ہے۔ کلمہ مدغم فیہ ہے کہ نہیں۔ حروف کتنے ہیں اور ان کی کیا ترتیب ہے، کونسا حرف متحرک ہے اور کونسا ساکن؟ بالفاظ دیگر ایک صرفی شخص کلمے کی ہیئت اور بنا میں اس کی حرکت، سکون، عددِ حروف، ترتیبِ حروف، اَصالتِ و زیادت اور صحت واعلال وغیرہ کو مدنظر رکھتا ہے۔[1]

علم صرف کا موضوع: علم صرف کا موضوع اسمِ متمکن (اسم معرب) اور فعلِ متصرف ہے۔

علم صرف میں دوقسم کے کلمات کے متعلق بحث ہوتی ہے: 1 اسمِ متمکن (اسم معرب)، جیسے: حَامِدٌ، زَيْدٌ، عَلِيٌّ، أَحْمَدُ، فَاطِمَةُ وغیرہ۔ 2 فعلِ متصرف، جیسے: نَصَرَ، عَلِمَ، فَهِمَ، ضَرَبَ. ان کلمات کی اَصالت و زیادت، صحت واعلال اور ان جیسے دیگر احوال کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ علمِ صرف میں اسم مبنی، حروف اور فعلِ جامد (غیر متصرف) کے متعلق بحث نہیں ہوتی بلکہ یہ تینوں صرف کے دائرہ بحث سے باہر ہیں، نیز عربی میں مستعمل عجمی اَعلام بھی صرف کا موضوع نہیں، جیسے: إِسْمَاعِيلُ، إِبْرَاهِيمُ وغیرہ۔

غرض و غایت: یہ علم حاصل کرنے کا مقصد عربی مفردات میں زبان کو تلفظ اور قلم کو لکھنے کی غلطی سے محفوظ رکھنا ہے۔

حکم اس کا سیکھنا فرض کفایہ ہے۔

سوالات و تدریبات

1. علم صرف کی دونوں تعریفیں کاپی میں خوشخط لکھیں۔
2. علم صرف کا موضوع، غرض و غایت اور حکم ذکر کریں۔
3. واضح کریں کہ درج ذیل کلمات میں کون سا کلمہ صرف کے دائرہ بحث میں آتا ہے اور کون سا نہیں آتا:

مُحَمَّدٌ ...... كَرِيمٌ ...... عَلَّامَةٌ ...... مَنْ ...... كَيْفَ ...... إِذَا ...... ضَرَبَ ...... عَلِمَ
يَنْصُرُ ...... لَيْسَ ...... بِئْسَ ...... عَسٰى ...... لَمْ ...... أُنْصُرْ ...... إِنْ ...... إِسْحَاقُ.

[1] استاد صاحب علمِ صرف کی دونوں تعریفیں خوب سمجھائیں اور نحو وصرف کے درمیان دائرہ بحث کا فرق خوب واضح کریں۔

کلمہ اور اس کی اقسام

اَلْكَلِمَةُ: هُوَ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ. ”کلمہ ایک ایسا لفظ ہے جو معنیٰ مفرد (جزئی) کے لیے وضع کیا گیا ہو۔“ جیسے: حَامِدٌ، سَلْمٰى، رَجُلٌ، اِمْرَأَةٌ، عِلْمٌ، مَنْ، كَتَبَ، اِسْتَغْفَرَ، لَيْسَ، إِلٰى، مِنْ، فِي.

وضاحت: عربی زبان کے ”حروفِ تہجی“ انتیس (29) ہیں، یہ حروف جب تک ایک دوسرے سے نہ ملیں تو ان میں سے ہر ایک صرف ایک رمز اور علامت ہوتا ہے اور اس کی دلالت اپنی ذات تک محدود ہوتی ہے۔ لیکن جب دو یا دو سے زیادہ حروفِ ہجاء باہم ملیں تو اس اتصال اور ملنے سے کلمات بنتے ہیں، مثلاً: ف اور م کے ملنے سے کلمہ ”فَمٌ“ وجود میں آتا ہے، ق،ل اور م کے باہم ملنے سے کلمہ ”قَلَمٌ“ اور ک، ت، ا اور ب کے ملنے سے کلمہ ”كِتَابٌ“ بنتا ہے، چنانچہ اسی طرح دو حرفی، تین حرفی اور چار حرفی وغیرہ کلمات بنتے ہیں۔ ان کلمات میں سے ہر کلمہ ایک مفرد (جزئی) معنی پر دلالت کرتا ہے، مثلاً: جب ہم کلمہ ”فَمٌ“ سنتے ہیں تو اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کسی معین چیز کا نام ہے لیکن مزید وضاحت کا علم نہیں ہوتا۔

کلمے کی اقسام

کلمے کی تین قسمیں ہیں: 1 اسم 2 فعل 3 حرف

ان میں سے ہر ایک کی تعریف درج ذیل ہے:

اَلِاسْمُ: هُوَ مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ غَيْرِ مُقْتَرِنٍ بِزَمَنٍ. ”اسم وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، جو بذاتِ خود سمجھ میں آنے والا ہو اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو۔“ جیسے: إِنْسَانٌ، عِلْمٌ، نَاصِرٌ وغیرہ۔

اَلْفِعْلُ: هُوَ مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ مُقْتَرِنٍ بِزَمَنٍ. ”فعل وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی پر

دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو جو بذاتِ خود سمجھ میں آنے والا ہو اور اس میں کوئی زمانہ بھی ہو۔'' جیسے: نَصَرَ، يَنْصُرُ، اُنْصُرْ.[1]

اَلْحَرْفُ: كَلِمَةٌ لَا تَدُلُّ عَلٰى مَعْنَاهَا إِلَّا إِذَا دَخَلَتْ جُمْلَةً وَلَا تَدُلُّ عَلٰى زَمَنٍ. ''حرف وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی جملے میں واقع ہوئے بغیر نہ بتا سکے اور کسی زمانے پر بھی دلالت نہ کرے۔'' جیسے: مِنْ، إِلٰى، عَلٰى وغیرہ۔

مِنْ کا معنی ''ابتدا'' إِلٰى کا ''انتہا'' اور عَلٰى کا ''فوقیت'' ہے لیکن یہ معانی ان الفاظ سے بذاتِ خود سمجھ میں نہیں آتے، ہاں جب ان کے ساتھ اسم اور اسم یا اسم اور فعل کو ملا کر جملہ بنایا جائے تو مذکورہ معانی واضح ہو کر سمجھ میں آجاتے ہیں، مثلاً: سِرْتُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ. ''میں مکہ سے مدینہ تک چلا۔'' اس مثال میں مِنْ اور إِلٰى کے معنی واضح ہوئے کہ چلنے کی ''ابتدا'' مکہ سے ہوئی اور ''انتہا'' مدینہ پر۔

علامات

اسم کی علامات: اسم کی مشہور علامات درج ذیل ہیں:

|1| کلمے کے شروع میں حرفِ جر داخل ہو، جیسے: لِلّٰهِ |2| حرف تعریف أَلْ آئے، جیسے: اَلْحَمْدُ |3| آخر میں تنوین لاحق ہو، جیسے: كِتَابٌ |4| مضاف ہو، جیسے: يَوْمُ الدِّينِ |5| مسند الیہ ہو، جیسے: ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ |6| منسوب ہو، جیسے: مَكِّيٌّ. |7| مصغّر ہو، جیسے: عُبَيْدٌ. |8| موصوف ہو، جیسے: رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ |9| منادیٰ ہو، جیسے: يَا آدَمُ!

فعل کی علامات: فعل کی مشہور علامات درج ذیل ہیں:

|1| کلمے کے شروع میں قَدْ ہو، جیسے: قَدْ نَصَرَ |2| شروع میں سین ہو، جیسے: سَيَقُولُ |3| شروع میں سَوْفَ ہو، جیسے: سَوْفَ تَعْلَمُونَ |4| شروع میں حرفِ ناصب ہو، جیسے: لَنْ يَّنْصُرَ |5| شروع میں حرفِ جازم ہو، جیسے: لَمْ يَسْمَعْ |6| آخر میں تائے فاعل لاحق ہو، جیسے: كَتَبْتِ |7| آخر میں تائے تانیث مبسوطہ ساکنہ ہو، جیسے: قَالَتْ

[1] عام طور پر فعل دو چیزوں: معنی مصدری اور زمانے پر دلالت کرتا ہے، جبکہ بعض افعال، مثلاً: افعال مدح و ذم اور فعل تعجب مصدری معنی پر تو دلالت کرتے ہیں لیکن زمانے پر نہیں۔

|8| آخر میں نونِ تاکید ہو، جیسے: لَيَنْصُرَنَّ، لَيَفْهَمَنْ |9| یائے مخاطبہ لاحق ہو، جیسے اُكْتُبِي.

حرف کی علامات: حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔

سوالات و تدریبات

1. کلمہ کی تعریف کریں اور کم از کم پانچ مثالیں دیں۔
2. اسم، فعل اور حرف میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔
3. اسم، فعل اور حرف کی علامات مع امثلہ بیان کریں۔
4. خالی جگہ مناسب لفظ سے پر کریں:
   1. أل اور حرف جر ...... کی علامت ہیں۔
   2. سین اور تائے تانیث مبسوطہ ساکنہ ...... کی علامت ہیں۔
   3. جس کلمے کا معنی بذاتِ خود سمجھ میں آجائے اور اس میں زمانہ بھی پایا جائے، اسے ...... کہتے ہیں۔
   4. ایسا لفظ جو مفرد معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو، اسے ...... کہتے ہیں۔
5. درج ذیل مثالوں میں اسم، فعل اور حرف کو گزشتہ علامات کے ذریعے سے پہچانیں:

﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا﴾ ، ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ، ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى﴾ ، ﴿سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى﴾ ، ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى﴾ ، ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ، ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾ ، ﴿اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ ، ﴿قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ﴾ ، ﴿لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ ، ﴿اِرْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ﴾.

اسمِ فعل کا بیان

اِسْمُ الْفِعْلِ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى فِعْلٍ مُعَيَّنٍ وَ يَتَضَمَّنُ مَعْنَاهُ وَ زَمَنَهُ وَ عَمَلَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّقْبَلَ عَلَامَتَهُ أَوْ يَتَأَثَّرَ بِالْعَوَامِلِ. ''اسمِ فعل وہ اسم ہے جو ایک معین فعل پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوتا ہے مگر اس کی علامات قبول نہیں کرتا اور نہ عوامل کا اثر قبول کرتا ہے۔'' جیسے:
هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ، شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ، وَيْ بمعنی أَتَعَجَّبُ، صَهْ بمعنی اُسْكُتْ.

اسم فعل کی اقسام

اسم فعل کی تین قسمیں ہیں:

1. **اِسْمُ الْفِعْلِ الْمَاضِي:** وہ اسم جو فعل ماضی پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوتا ہے، جیسے: هَيْهَاتَ، بَعُدَ[1] کے معنی میں ہے اور شَتَّانَ، اِفْتَرَقَ[2] کے معنی میں ہے۔
2. **اِسْمُ الْفِعْلِ الْمُضَارِعِ:** وہ اسم جو فعل مضارع پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوتا ہے، جیسے: أُفٍّ، أَتَضَجَّرُ[3] کے معنی میں اور وَيْ، أَتَعَجَّبُ[4] کے معنی میں ہے۔
3. **اِسْمُ فِعْلِ الْأَمْرِ:** وہ اسم جو فعل امر پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوتا ہے، جیسے: صَهْ، اُسْكُتْ[6] اور مَهْ، اِنْكَفِفْ[5] کے معنی میں ہے۔

[1] وہ دور ہوا۔ [2] وہ جُدا ہوا۔ [3] میں تنگ دل ہوتا ہوں۔ [4] میں تعجب کرتا ہوں۔ [5] تو خاموش ہو جا۔ [6] تو رُک جا۔

سوالات و تدریبات

① اسم فعل کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

② اسم فعل کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

③ خالی جگہیں پر کریں:

① وہ اسم جو معنی اور عمل میں فعل کے مشابہ ہو، اسے .... کہتے ہیں۔

② اسم فعل کی .... قسمیں ہیں۔

③ أُفٍّ اسم فعل .... کی مثال ہے۔

④ مَهْ اسم فعل .... ہے۔

④ درج ذیل کلمات، اسمائے افعال کی کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں؟

هَيْهَاتَ ...... شَتَّانَ ...... وَيْ ...... صَهْ ...... آمِينَ ...... رُوَيْدَ.

ہر اسمِ معرب اور فعلِ متصرف کے لیے ایک میزان ہوتی ہے جس کے ذریعے سے اس کا وزن کیا جاتا ہے، عربی کے اکثر کلمات چونکہ تین حرفی ہیں اس لیے جو بنیادی میزان مقرر کی گئی ہے وہ بھی تین حروف سے مرکب ہے، یہ تین حروف ''ف، ع، ل'' ہیں، چنانچہ جن کلمات کے حروفِ اصلیہ چار یا پانچ ہیں ان کا وزن معلوم کرنے کے لیے ایک لام یا دو لاموں کا مزید اضافہ کیا جاتا ہے، یعنی

|1| ثلاثی مجرد کے لیے: ف، ع، ل

|2| رباعی مجرّد کے لیے: ف، ع، ل، ل

|3| خماسی مجرد کے لیے: ف، ع، ل، ل، ل

جس کلمے کا وزن نکالنا ہو، اسے موزون اور جس کے ذریعے سے وزن نکالا جائے، اسے وزن یا میزان کہتے ہیں، مثلاً: نَصَرَ بروزن فَعَلَ میں ''نَصَرَ'' موزون اور ''فَعَلَ'' وزن یا میزان ہے۔

وزن نکالنے کا طریقہ

|1| جب کسی اسمِ معرب یا فعل کا وزن نکالنا ہو تو ''ف، ع، ل'' (فعل) کو اس اسم یا فعل کی حرکات وسکنات کے مطابق لے آئیں جیسے: فَرَسٌ کا وزن فَعَلٌ اور نَصَرَ کا وزن فَعَلَ ہے۔

|2| اگر تین حروف کے بعد ایک اصلی حرف باقی بچ جائے تو ''فعل'' کے لامِ کلمہ کو مکرر لے آئیں، جیسے: دِرْهَمٌ، فِعْلَلٌ کے وزن پر ہے۔

|3| اگر تین حروف کے بعد دو اصلی حروف باقی بچ جائیں تو ایک اور لام کا اضافہ کر دیں، مثلاً: سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلَّلٌ (فَعَلْلَلٌ) ہے۔ (یہ صرف اسم میں ہے۔)

|4| اگر اسم یا فعل میں حروفِ زیادت (سَأَلْتُمُونِيهَا) میں سے بھی کوئی حرف ہو تو وزن میں اسی زائد حرف کا اضافہ کردیں، جیسے: اِسْتِغْفَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے اور اِنْطِلَاقٌ بروزن اِنْفِعَالٌ ہے۔

|5| اگر زائد حرف، حروفِ اصلیہ کی جنس سے ہو تو وزن میں اسی اصلی حرف کو مکرر لے آئیں، جیسے: مُعَظَّمٌ کا وزن مُفَعَّلٌ ہے اور مُغْرَوْرِقٌ کا وزن مُفْعَوْعِلٌ ہے۔ دونوں مثالوں میں عینِ کلمہ کو مکرر لایا گیا ہے اور اِسْوِدَادٌ کا وزن اِفْعِلَالٌ ہے، اس میں لامِ کلمہ کو مکرر لایا گیا ہے۔

|6| اگر زائد حرف تائے افتعال کا بدل ہو تو وزن میں تاء ہی کو ذکر کیا جائے گا، جیسے اِضْطَرَبَ کا وزن اِفْتَعَلَ ہے نہ کہ اِفْطَعَلَ.

|7| اگر موزون میں کوئی حرف حذف ہوگیا ہو تو وزن میں بھی اس کے مقابل حرف کو حذف کردیا جائے، جیسے: صِفَةٌ کا وزن عِلَةٌ (فائے کلمہ حذف)، قُلْ کا وزن فُلْ (عینِ کلمہ حذف) اور قَاضٍ کا وزن فَاعٍ ہے (لامِ کلمہ حذف)

|8| اگر موزون میں قلب ہوگیا ہو تو وزن میں بھی قلب ہوگا، جیسے: أَيِسَ بروزن عَفِلَ ہے کیونکہ أَيِسَ اصل میں يَئِسَ ہے اور اس میں قلب ہوا ہے۔

|9| حروفِ زیادت "سَأَلْتُمُونِيهَا" ہیں۔ جو حرف زائد ہوگا وہ ان میں سے ہوگا لیکن یہ ضروری نہیں کہ یہ ہر وقت زائد ہوں، یہ زائد بھی ہوتے ہیں اور اصلی بھی لیکن جو زائد ہوگا وہ انھی میں سے ہوگا۔

مذکورہ طریقے سے واضح ہوا کہ موزون کے حرفوں کا مقابلہ وزن (میزان) کے حرفوں سے ترتیب وار کیا جاتا ہے، جیسے: ضَرَبَ بروزن فَعَلَ، ضَارَبَ بروزن فَاعَلَ، اسی طرح حرکات وسکنات کے موافق ہونے کا بھی لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس طریقے کے مطابق جو حروف ف، ع، ل کے مقابلے میں آئیں وہ اصلی ہوں گے اور جو ان کے مقابلے میں نہ ہوں وہ زائد ہوں گے۔

ثلاثی		رباعی		خماسی	
موزون	وزن	موزون	وزن	موزون	وزن
نَصَرَ	فَعَلَ	دَحْرَجَ	فَعْلَلَ	سَفَرْجَلٌ	فَعَلَّلٌ (فَعَلْلَلٌ)

زَمَنٌ	فَعَلٌ	جَعْفَرٌ	فَعْلَلٌ		

یہ تمام مجرد کہلائیں گے کیونکہ وزن اور موزون میں تمام حروف اصلی ہیں۔

ثلاثی		رباعی		خماسی	
موزون	وزن	موزون	وزن	موزون	وزن
ضَارَبَ	فَاعَلَ	تَدَحْرَجَ	تَفَعْلَلَ	عَضْرَفُوطٌ	فَعْلَلُولٌ
زَمَانٌ	فَعَالٌ	قِنْدِيلٌ	فِعْلِيلٌ		

یہ تمام مزید فیہ کہلائیں گے کیونکہ موزون میں کچھ حروف زائد بھی ہیں جن کا علم میزان کے ذریعے وزن کرنے سے ہوا۔

میزان صرفی کے فوائد: میزان صرفی کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

|1| اسماء کے ثلاثی، رباعی اور خماسی ہونے اور افعال کے ثلاثی یا رباعی ہونے کے بارے میں علم ہوتا ہے۔

|2| حروفِ اصلیہ اور زائدہ کی شناخت ہوتی ہے۔

|3| یہ پتا چلتا ہے کہ کلمے میں کوئی حرف حذف تو نہیں۔

سوالات و تدریبات

1. میزانِ صرفی سے کیا مراد ہے؟ بیان کریں۔
2. بنیادی میزان کتنے حروف پر مشتمل ہوتی ہے؟
3. خماسی مجرد کا وزن کتنے اور کون سے حروف پر مشتمل ہوتا ہے؟
4. میزانِ صرفی کے فوائد بیان کریں۔
5. کلمہ میں کوئی حرف کب اصلی ہوگا اور کب زائد؟ مثالیں دے کر بیان کریں۔
6. مندرجہ ذیل افعال کا وزن معلوم کریں:

يُسْتَنْصَرُونَ ...... يُقَاتِلْنَ ...... دَعَوْا ...... رَمَتْ ...... لَا أَسْمَعُ

بِعْتُ ...... لِيَسْمَعْ ...... حَاسِبِي ...... لَا تُحَاسِبْ ...... لِيَنْصُرْنَانِّ.

مختلف اعتبار سے فعل کی تقسیم

زمانے اور وقت کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: 1 ماضی 2 مضارع 3 امر [1]

مفعول بہ چاہنے اور نہ چاہنے کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 لازم 2 متعدی

فعل لازم: وہ فعل جس کا اثر فاعل تک ہی محدود رہے اور وہ بذات خود مفعول بہ کو نصب نہ دے سکے، جیسے:

ذَهَبَ خَالِدٌ. ''خالد چلا گیا۔'' جَلَسَ مُعَلِّمٌ. ''معلم بیٹھا۔''

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے اسم مفعول تام براہ راست (بلا واسطہ) نہیں آتا۔

فعل متعدی: وہ فعل جس کا اثر فاعل سے تجاوز کر کے مفعول بہ تک جائے اور وہ بذات خود مفعول بہ کو نصب دے، جیسے: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ. ''اللہ (تعالیٰ) نے آدم کو پیدا کیا۔''

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے اسم مفعول تام براہ راست، یعنی بلا واسطہ آ جاتا ہے۔

فعل متعدی کی اقسام

فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں:

1 **متعدی بہ یک مفعول بہ:** وہ فعل جو ایک مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: أَكَلْتُ خُبْزًا. ''میں نے روٹی کھائی۔'' قَرَأْتُ الدَّرْسَ. ''میں نے سبق پڑھا۔'' ان مثالوں میں خُبْزًا اور دَرْسًا مفعول بہ ہیں۔

[1] ان کا تفصیلی بیان آگے آرہا ہے۔

عربی زبان کے اکثر افعال، متعدی بہ یک مفعول بہ ہیں۔

|2| **متعدی بہ دو مفعول بہ:** وہ فعل جو دو مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: ظَنَنْتُ زَيْدًا عَالِمًا. ''میں نے زید کو عالم گمان کیا۔'' مَنَحْتُ مُحَمَّدًا كِتَابًا. ''میں نے محمد کو کتاب دی۔'' پہلی مثال میں زَيْدًا اور عَالِمًا اور دوسری میں مُحَمَّدًا اور كِتَابًا مفعول بہ ہیں۔

|3| **متعدی بہ سہ مفعول بہ:** وہ فعل جو تین مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا عَالِمًا. ''میں نے زید کو آگاہ کیا کہ عمرو عالم ہے۔'' اس مثال میں زَيْدًا، عَمْرًا اور عَالِمًا مفعول بہ ہیں۔

فعل معروف اور مجہول

نسبت کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 معروف 2 مجہول

فعل معروف: وہ فعل جس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو، جیسے: خَلَقَ اللّٰهُ ''اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔'' يَخْلُقُ ''وہ (اللہ عزوجل) پیدا کرتا ہے / کرے گا۔'' اسے فعل مبني للفاعل بھی کہتے ہیں۔

فعل مجہول: وہ فعل جس کی نسبت نائبِ فاعل کی طرف کی گئی ہو، جیسے: يُنْصَرُ زَيْدٌ ''زید کی مدد کی جاتی ہے / کی جائے گی۔'' اسے فعل مبني للمفعول بھی کہتے ہیں۔

فعل مثبت اور منفی

نفی اور اثبات کے اعتبار سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 مثبت 2 منفی

فعل مُثْبَت: وہ فعل جس کے شروع میں اداتِ نفی (مَا، لَا وغیرہ) نہ ہو، مثلاً: نَصَرَ ''اس نے مدد کی۔'' يَنْصُرُ ''وہ مدد کرتا ہے / مدد کرے گا۔''

فعل منفی: وہ فعل ہے جس کے شروع میں اداتِ نفی میں سے کوئی ایک ہو، مثلاً: مَا كَتَبَ ''اس نے نہیں لکھا۔'' لَا يَكْتُبُ ''وہ نہیں لکھتا۔''

فعل مؤکد اور غیر مؤکد

فعل مؤکد: وہ فعل جس پر نونِ تاکید داخل ہو، جیسے: ﴿لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ﴾، ﴿لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ

الصّٰغِرِيْنَ ﴾.

فعل غیر مؤکد: وہ فعل جس پر نونِ تاکید داخل نہ ہو، جیسے: تَدْخُلُوْنَ، يُسْجَنُ، يَكُوْنُ.

فعل مجرد اور مزید فیہ

حروف اصلیہ اور زائدہ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 مجرد 2 مزید فیہ

فعل مجرد: وہ فعل جس کے تمام حروف، اصلی ہوں، کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: دَخَلَ، دَحْرَجَ.

فعل مزید فیہ: وہ فعل جس میں حروفِ اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: أَخْرَجَ، تَدَحْرَجَ.

فعل جامد اور متصرف

گردان ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے بھی فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 جامد 2 متصرف

فعل جامد: وہ فعل جو ایک ہی صورت پر برقرار رہتا ہے اور اس سے ماضی، مضارع اور امر تمام افعال کے صیغے نہیں آتے بلکہ یا تو صرف ماضی کے صیغے آتے ہیں، جیسے: لَيْسَ، نِعْمَ، عَسٰى وغیرہ، یا صرف فعل امر، جیسے: هَبْ "فرض کر، شمار کر" تَعَلَّمْ "جان لے۔"

فعل متصرف: وہ فعل جو ایک ہی صورت پر برقرار نہیں رہتا، اس کی دو قسمیں ہیں:

1 **تام التصرف:** وہ فعل جس سے تمام افعال: ماضی، مضارع، امر اور اسمائے مشتقہ کی گردانیں اور صیغے آتے ہیں، جیسے: نَصَرَ، يَنْصُرُ، اُنْصُرْ، نَاصِرٌ، مَنْصُوْرٌ. ضَرَبَ، يَضْرِبُ، اِضْرِبْ، ضَارِبٌ، مَضْرُوْبٌ. دَحْرَجَ، يُدَحْرِجُ، دَحْرِجْ، مُدَحْرِجٌ، مُدَحْرَجٌ.

2 **ناقص التصرف:** وہ فعل جس سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں، جیسے: كَادَ، يَكَادُ، مَازَالَ، لَا يَزَالُ

سوالات و تدریبات

1 مندرجہ ذیل کی تعریف کریں اور مثالیں دیں:

فعل مجہول ...... فعل مثبت ...... فعل مؤکد ...... فعل مزید فیہ

2 فعل لازم و متعدی کی تعریف مع مثال لکھیں، نیز فعل متعدی کی اقسام بیان کریں۔

3 جمود و تصرف کے اعتبار سے فعل کی قسمیں بیان کریں۔

④ مندرجہ ذیل کی تعریف کریں اور مثالیں ذکر کریں:

فعل منفی ...... فعل جامد...... فعل مؤکد ...... فعل مثبت

⑤ فعل معروف اور فعل مجہول کا فرق بیان کریں۔

سوال⑥ خالی جگہ مناسب لفظ سے پر کریں:

① جس فعل کو پوری بات ظاہر کرنے کے لیے مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو، اسے .... کہتے ہیں۔

② فعل .... سے اسم مفعول تام براہ راست آتا ہے۔

③ جس فعل کی نسبت، نائب فاعل کی طرف ہو، اسے .... کہتے ہیں۔

④ جس فعل سے تمام افعال کے صیغے آتے ہیں، اسے .... کہتے ہیں۔

سوال⑦ مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں سے فعل لازم ومتعدی کی شناخت کریں:

﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ﴾ ﴿لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾ ﴿وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى﴾

﴿خَلَقَ الْاِنْسٰنَ مِنْ عَلَقٍ﴾ قَرَأْتُ الدَّرْسَ. ضَعُفَ الْوَلَدُ.

شُرِبَ الدَّوَاءُ. أَخَذْتُ الْكِتَابَ. أُكِلَ الطَّعَامُ.

سوال⑧ مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں سے فعل معروف اور مجہول کو الگ الگ کریں:

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ﴾ ﴿وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ﴾ ﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ﴾

شَرِبْتُ الدَّوَاءَ. نُصِرَ الْمَظْلُومُ. يَفْحَصُ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ.

سوال⑨ دیے گئے جملوں میں سے فعل مثبت ومنفی اور مؤکد وغیر مؤکد کو پہچانیں:

لَأَحْفَظَنَّ الدَّرْسَ. مَا كَتَبْتَ وَاجِبَاتِكَ. لَيَغْلِبَنَّ الْمُؤْمِنُونَ.

مَا أَكَلْتُ الطَّعَامَ. خَالِدٌ يَحْتَرِمُ مُعَلِّمِيهِ. لَيَنْهَزِمَنَّ الْكَافِرُونَ.

سبق 6:

فعل ماضی کا بیان

اَلْفِعْلُ الْمَاضِي: هُوَ مَا دَلَّ عَلٰی حُدُوثِ شَيْءٍ قَبْلَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ. ''فعل ماضی وہ فعل ہے جو زمانۂ تکلم سے قبل کسی چیز کے واقع ہونے پر دلالت کرے۔'' جیسے: كَتَبَ، شَرِبَ، ذَهَبَ.

وضاحت: فعل ماضی ایسا فعل ہے جو متکلم کے بات کرنے کے وقت سے پہلے، یعنی گزشتہ زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے، جیسے: متکلم زمانۂ حال میں کہتا ہے: ذَهَبَ حَامِدٌ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ زمانۂ تکلم سے پہلے حامد چلا گیا ہے۔

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں تائے فاعل (ضمیرِ مرفوع بارز) اور تائے تانیث ساکنہ آسکتی ہے، جیسے: قَرَأْتَ اور قَرَأَتْ.

فعل ماضی معروف بنانے کا طریقہ: فعل ماضی، ثلاثی مجرد کے مصدر سے حروفِ زائدہ کو حذف کر کے اس کی فائے کلمہ کو فتحہ اور عینِ کلمہ کو کبھی فتحہ، کبھی کسرہ اور کبھی ضمہ دینے اور لامِ کلمہ کو فتحہ دینے سے بنتا ہے، جیسے: نَصْرٌ سے نَصَرَ، دُخُولٌ سے دَخَلَ، جُلُوسٌ سے جَلَسَ، شُرْبٌ سے شَرِبَ، شَرَفٌ سے شَرُفَ اور لُطْفٌ/ لَطَافَةٌ سے لَطُفَ.

فعل ماضی کے کل اٹھارہ صیغے ہوتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ ہر فعل کے لیے فاعل ہوتا ہے اور فاعل کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں، یعنی فاعل یا تو متکلم ہوگا یا مخاطب یا غائب۔ پھر ان میں سے ہر ایک مذکر ہوگا یا مؤنث۔ اوران صورتوں میں وہ واحد ہوگا یا تثنیہ یا جمع، اس طرح فاعل میں تبدیلی کی وجہ سے فعل کا صیغہ بھی تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ پس اس لحاظ سے کل اٹھارہ صورتیں بنتی ہیں، چنانچہ فعل کے درج ذیل اٹھارہ صیغے ہونے چاہییں تھے:

- 3 صیغے مذکر متکلم کے لیے اور 3 صیغے مؤنث متکلم کے لیے۔
- 3 صیغے مذکر مخاطب کے لیے اور 3 صیغے مؤنث مخاطب کے لیے۔

✲ 3 صیغے مذکر غائب کے لیےاور 3 صیغے مؤنث غائب کے لیے۔

لیکن متکلم میں واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم کے لیے ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے اور تثنیہ مذکر متکلم اور جمع مذکر متکلم، تثنیہ مؤنث متکلم اور جمع مؤنث متکلم کے لیے بھی ایک ہی صیغہ استعمال ہوتا ہے، اس لیے متکلم کے چھ صیغوں کے بجائے دو صیغے استعمال ہوئے ہیں، چنانچہ فعل ماضی کے جو صیغے استعمال ہوتے ہیں وہ کل چودہ ہیں۔

ملاحظہ ثلاثی مجرد فعل ماضی کے عینِ کلمہ پر فتحہ، کسرہ، ضمہ تینوں حرکتیں آتی ہیں، جیسے: نَصَرَ، سَمِعَ، کَرُمَ. تینوں کے لحاظ سے گردانیں الگ الگ ذکر کی جاتی ہیں۔

گردان فعل ماضی معروف اور صیغوں کی شناخت

وزن فَعَلَ	وزن فَعِلَ	وزن فَعُلَ	صیغوں کی شناخت اور علامتیں
نَصَرَ [1]	سَمِعَ [2]	کَرُمَ [3]	یہ صیغہ سب علامتوں سے خالی ہوتا ہے۔
نَصَرَا	سَمِعَا	کَرُمَا	آخر میں ''ا'' تثنیہ مذکر غائب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرُوا	سَمِعُوا	کَرُمُوا	آخر میں ''و'' جمع مذکر کی علامت اور ضمیرِ فاعل ہے۔
نَصَرَتْ	سَمِعَتْ	کَرُمَتْ	تائے ساکن ''تْ'' واحد مؤنث غائب کی علامت ہے۔
نَصَرَتَا	سَمِعَتَا	کَرُمَتَا	اس میں ''ت'' علامتِ تانیث اور ''ا'' علامتِ تثنیہ اور ضمیرِ فاعل ہے۔
نَصَرْنَ	سَمِعْنَ	کَرُمْنَ	نونِ مفتوح ''نَ'' جمع مؤنث غائب کی علامت اور ضمیرِ فاعل ہے۔
نَصَرْتَ	سَمِعْتَ	کَرُمْتَ	تائے مفتوح ''تَ'' واحد مذکر مخاطب کی علامت اور ضمیرِ فاعل ہے۔
نَصَرْتُمَا	سَمِعْتُمَا	کَرُمْتُمَا	''تُمَا'' تثنیہ مذکر ومؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیرِ فاعل ہے۔
نَصَرْتُمْ	سَمِعْتُمْ	کَرُمْتُمْ	''تُمْ'' جمع مذکر مخاطب کی علامت اور ضمیرِ فاعل ہے۔
نَصَرْتِ	سَمِعْتِ	کَرُمْتِ	تائے مکسور ''تِ'' واحد مؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیرِ فاعل ہے۔
نَصَرْتُمَا	سَمِعْتُمَا	کَرُمْتُمَا	''تُمَا'' تثنیہ مذکر ومؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیرِ فاعل ہے۔

[1] اس ایک مرد نے مدد کی۔ [2] اس ایک مرد نے سُنا۔ [3] وہ ایک مرد معزز ہوا۔

نَصَرْتُنَّ	سَمِعْتُنَّ	کَرُمْتُنَّ	''تُنَّ'' جمع مؤنث مخاطب کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْتُ	سَمِعْتُ	کَرُمْتُ	تائے مضموم ''تُ'' واحد مذکر و مؤنث متکلم کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔
نَصَرْنَا	سَمِعْنَا	کَرُمْنَا	''نَا'' تثنیہ وجمع مذکر ومؤنث متکلم کی علامت اور ضمیر فاعل ہے۔

فعل ماضی مجہول

فعل ماضی مجہول بنانے کا طریقہ: ماضی مجہول ماضی معروف سے بنتا ہے، بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے:

1 اگر فعل ماضی ہمزہ وصلی اور تائے زائدہ سے شروع نہ ہو اور عینِ کلمہ الف بھی نہ ہو تو اس کے پہلے حرف کو ضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دیا جائے گا، خواہ وہ کسرہ تقدیراً ہی کیوں نہ ہو، جیسے: ضُرِبَ حَامِدٌ اور رُدَّ الْمَبِيعُ. جب باب مُفَاعَلَه کی ماضی مجہول بنائی جائے گی تو فائے کلمہ پر ضمہ کی وجہ سے الف مفاعلہ واؤ سے بدل جائے گا، جیسے: قَاتَلَ سے قُوتِلَ.

2 اگر فعل ماضی تائے زائدہ سے شروع ہو تو پہلے حرف کے ساتھ ساتھ دوسرے حرف کو بھی ضمہ دیا جائے گا اور باب تَفَاعُل کے الف کو ماقبل ضمہ کی وجہ سے واؤ سے بدل دیا جائے گا، جیسے: تُعُلِّمَ الْحِسَابُ وَ تُقُوتِلَ مَعَ زَيْدٍ.

3 اگر فعل ماضی ہمزۂ وصلی کے ساتھ شروع کیا گیا ہو تو پہلے حرف کے ساتھ تیسرے حرف کو بھی ضمہ دیا جائے گا، جیسے: اُنْطُلِقَ بِزَيْدٍ اور اُسْتُخْرِجَ الْمَعْدِنُ.

4 اگر فعل ماضی کا عینِ کلمہ الف ہو تو اسے یاء سے بدل دیا جائے گا اور اس الف سے پہلے حرف کو کسرہ دیا جائے گا، جیسے: قَالَ سے قِيلَ، اِنْقَادَ سے اُنْقِيدَ، اِخْتَارَ سے اُخْتِيرَ وغیرہ۔

فعل لازم سے ماضی مجہول بنانے کا طریقہ: فعل لازم (جَلَسَ، خَرَجَ، کَرُمَ، بَعُدَ وغیرہ) سے فعل مجہول براہ راست نہیں آتا کیونکہ مجہول میں فعل کی نسبت نائبِ فاعل (مفعول بہ وغیرہ) کی طرف ہوتی ہے اور فعل لازم کا مفعول بہ نہیں آتا۔ اگر فعل لازم کو مجہول بنانا ہو تو اسے حرف جر ''ب'' عَلٰی اور فِي وغیرہ کے ذریعے مجہول بناتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ حرفِ جر کو اسم ظاہر یا اسمِ ضمیر پر داخل کریں، فعل کا صیغہ واحد مذکر غائب کی شکل پر ہی رہے گا البتہ اسم ظاہر یا ضمیر میں واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث کے لحاظ سے تبدیلی ہوتی رہے گی۔ ''ب'' کے ساتھ متعدی ہونے کی مثال: 1 اذُهِبَ بِزَيْدٍ، ذُهِبَ بِزَيْنَبَ، ذُهِبَ بِكَ، ذُهِبَ بِنَا، ذُهِبَ بِهِمَا، ذُهِبَ بِرَجُلَيْنِ، ذُهِبَ بِرِجَالٍ. 2 اعَلٰی کے ساتھ متعدی ہونے کی مثال: مُرَّ عَلَيْهِ. 3 افِي کے

ساتھ متعدی ہونے کی مثال: ﴿ وَلَمَّا سُقِطَ فِيٓ أَيۡدِيهِمۡ ﴾ (الأعراف 149:7)، نُظِرَ فِي الْأَمْرِ.
تفصیل درج ذیل گردان سے واضح ہو جائے گی:

گردان فعل ماضی مجہول (لازم و متعدی)

وزن فُعِلَ	وزن فُعِلَ	وزن فُعِلَ	صیغہ
نُصِرَ [1]	سُمِعَ [2]	ذُهِبَ بِهِ [3]	واحد مذکر غائب
نُصِرَا	سُمِعَا	ذُهِبَ بِهِمَا	تثنیہ مذکر غائب
نُصِرُوا	سُمِعُوا	ذُهِبَ بِهِمْ	جمع مذکر غائب
نُصِرَتْ	سُمِعَتْ	ذُهِبَ بِهَا	واحد مؤنث غائب
نُصِرَتَا	سُمِعَتَا	ذُهِبَ بِهِمَا	تثنیہ مؤنث غائب
نُصِرْنَ	سُمِعْنَ	ذُهِبَ بِهِنَّ	جمع مؤنث غائب
نُصِرْتَ	سُمِعْتَ	ذُهِبَ بِكَ	واحد مذکر مخاطب
نُصِرْتُمَا	سُمِعْتُمَا	ذُهِبَ بِكُمَا	تثنیہ مذکر مخاطب
نُصِرْتُمْ	سُمِعْتُمْ	ذُهِبَ بِكُمْ	جمع مذکر مخاطب
نُصِرْتِ	سُمِعْتِ	ذُهِبَ بِكِ	واحد مؤنث مخاطب
نُصِرْتُمَا	سُمِعْتُمَا	ذُهِبَ بِكُمَا	تثنیہ مؤنث مخاطب
نُصِرْتُنَّ	سُمِعْتُنَّ	ذُهِبَ بِكُنَّ	جمع مؤنث مخاطب
نُصِرْتُ	سُمِعْتُ	ذُهِبَ بِي	واحد مذکر و مؤنث متکلم
نُصِرْنَا	سُمِعْنَا	ذُهِبَ بِنَا	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

[1] اس ایک مرد کی مدد کی گئی۔ [2] اس ایک مرد کی سنی گئی۔ [3] وہ ایک مرد لے جایا گیا۔

فعل ماضی منفی بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مثبت کے شروع میں مَا یا لَا لگا دینے سے فعل ماضی منفی بن جاتا ہے، ان کی وجہ سے فعل ماضی مثبت کے صیغوں میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی، صرف معنی میں تبدیلی آجاتی ہے کہ مثبت سے منفی بن جاتا ہے۔

مَا اور لَا کے استعمال میں فرق: ماضی منفی بناتے وقت مَا اکثر استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَا فَعَلَ ''اس نے نہیں کیا'' جبکہ فعل ماضی کے ساتھ لَا اس وقت استعمال ہوتا ہے جب لَا اور فعل ماضی دونوں مکرر ہوں، جیسے: ﴿فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی﴾ (القیامة 31:75) ''نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔'' یا دعا، بددعا کا موقع ہو، جیسے: لَا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ. ''تجھ پر اللہ (تعالیٰ) کا غضب نہ ہو۔'' لَا رَحِمَكَ اللّٰهُ. ''اللہ (تعالیٰ) تجھ پر رحم نہ کرے۔'' یا فعل ماضی جوابِ قسم میں واقع ہو، جیسے: عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَلَّا سَافَرْتَ. ''میں تجھ پر قسم ڈالتا ہوں کہ تو سفر پر نہ جا۔''

سوالات و تدریبات

1. فعل ماضی کی تعریف، مثال اور علامت بیان کریں۔
2. فعل ماضی معروف اور فعل ماضی مجہول بنانے کا طریقہ لکھیں۔
3. فعل لازم سے فعل مجہول بنانے کا طریقہ بیان کریں۔
4. فعل ماضی منفی بنانے کا کیا طریقہ ہے؟ مَا اور لَا کے استعمال میں فرق بیان کریں۔
5. مندرجہ ذیل لازم افعال سے ماضی مجہول کی گردان کریں:

کَرُمَ ''وہ معزز ہوا'' حَسُنَ ''وہ خوبصورت ہوا'' شَرُفَ ''وہ بلند مرتبہ ہوا''

6. نمونے کے مطابق دیے گئے جملوں میں موجود فعلِ معروف کو فعلِ مجہول میں بدلیں اور مناسب تبدیلی کریں:

	فعل معروف	فعل مجہول
نمونہ	شَرِبَ الرَّجُلُ الدَّوَاءَ.	شُرِبَ الدَّوَاءُ.
	حَفِظَتْ طَالِبَةٌ قَصِيدَةً.	

نَشَرَتْ جَرِيدَةٌ الْخَبَرَ.	
كَسَرَ حَامِدٌ الزُّجَاجَ.	
شَرِبَ الْوَلَدُ لَبَنًا.	
فَتَحَ الْحَارِسُ بَابَ الْمَدْرَسَةِ.	

سوال 7 عربی میں ترجمہ کریں:

حامد کو بازار لے جایا گیا۔ کپڑا دھویا گیا۔ اسد نے سیب کاٹا۔
سعد نے اپنے ہاتھ دھوئے۔ پھل کاٹا گیا۔ قلم توڑا گیا۔

فعل ماضی کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 **ماضی قریب:** وہ فعل جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانۂ قریب میں ہوا ہے۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں قَدْ بڑھا دینے سے اکثر ماضی قریب کا معنی پیدا جاتا ہے، جیسے: قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ إِلَى السُّوقِ ''زید (ابھی) بازار گیا ہے۔'' یعنی کچھ دیر پہلے، قَدْ كَتَبْتُ ''میں نے (ابھی) لکھا ہے۔''

2 **ماضی بعید:** وہ فعل جو بتائے کہ یہ کام گزشتہ زمانۂ بعید میں ہوا ہے۔

بنانے کا طریقہ: فعل ماضی مطلق کے شروع میں كَانَ لگانے سے فعل ماضی بعید بن جاتا ہے، جیسے: كَانَ كَتَبَ ''اس نے لکھا تھا۔'' ماضی کے صیغے کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ كَانَ کا صیغہ بھی بدلتا رہتا ہے۔

﴿فائدہ﴾ جس فعل ماضی کے ساتھ قریب وبعید وغیرہ کی قید نہ ہو، اسے فعل ماضی مطلق کہا جاتا ہے۔ معنی کا فرق ان مثالوں پر غور کرنے سے واضح ہوجاتا ہے، مثلاً: كَتَبَ ''اس نے لکھا'' قَدْكَتَبَ ''اس نے لکھا ہے۔'' كَانَ كَتَبَ ''اس نے لکھا تھا۔''

3 **ماضی استمراری:** وہ فعل جو گزشتہ زمانے میں کام کے جاری رہنے پر دلالت کرے۔

بنانے کا طریقہ: فعل مضارع کے شروع میں كَانَ لگانے سے فعل ماضی استمراری بن جاتا ہے، جیسے: كَانَ أَحْمَدُ يَكْتُبُ دُرُوسَهٗ. ''احمد اپنے اسباق لکھتا تھا۔'' ماضی بعید کی طرح یہاں بھی كَانَ کا صیغہ بدلتا رہتا ہے۔

4 **ماضی تمنائی:** وہ فعل جس میں ایک شخص زمانۂ حال میں آرزو کرے کہ کاش زمانۂ ماضی میں یہ کام ہوا ہوتا۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لَيْتَمَا لگانے سے ماضی تمنائی بن جاتی ہے، جیسے: لَيْتَمَا سَمِعَ

’’کاش کہ اس نے سنا ہوتا۔‘‘ لَيْتَمَا نَجَحْتُ ’’کاش کہ میں کامیاب ہو جاتا۔‘‘

5 **ماضی احتمالی یا ماضی شکّیہ:** وہ فعل جس میں زمانۂ ماضی میں واقع ہونے والے کسی کام کو شک کے ساتھ بیان کیا جائے۔

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لَعَلَّمَا لگانے سے ماضی احتمالی (شکّیہ) کا معنی پیدا ہوتا ہے، جیسے:

لَعَلَّمَا سَمِعَ ’’شاید اس نے سنا ہوگا۔‘‘

اقسام ماضی کی گردان

ماضی مطلق	ماضی قریب	ماضی بعید	ماضی استمراری	ماضی تمنائی	ماضی احتمالی
فَعَلَ	قَدْ فَعَلَ	كَانَ فَعَلَ	كَانَ يَفْعَلُ	لَيْتَمَا فَعَلَ	لَعَلَّمَا فَعَلَ
فَعَلَا	قَدْ فَعَلَا	كَانَا فَعَلَا	كَانَا يَفْعَلَانِ	لَيْتَمَا فَعَلَا	لَعَلَّمَا فَعَلَا
فَعَلُوا	قَدْ فَعَلُوا	كَانُوا فَعَلُوا	كَانُوا يَفْعَلُونَ	لَيْتَمَا فَعَلُوا	لَعَلَّمَا فَعَلُوا
فَعَلَتْ	قَدْ فَعَلَتْ	كَانَتْ فَعَلَتْ	كَانَتْ تَفْعَلُ	لَيْتَمَا فَعَلَتْ	لَعَلَّمَا فَعَلَتْ
فَعَلَتَا	قَدْ فَعَلَتَا	كَانَتَا فَعَلَتَا	كَانَتَا تَفْعَلَانِ	لَيْتَمَا فَعَلَتَا	لَعَلَّمَا فَعَلَتَا
فَعَلْنَ	قَدْ فَعَلْنَ	كُنَّ فَعَلْنَ	كُنَّ يَفْعَلْنَ	لَيْتَمَا فَعَلْنَ	لَعَلَّمَا فَعَلْنَ
فَعَلْتَ	قَدْ فَعَلْتَ	كُنْتَ فَعَلْتَ	كُنْتَ تَفْعَلُ	لَيْتَمَا فَعَلْتَ	لَعَلَّمَا فَعَلْتَ
فَعَلْتُمَا	قَدْ فَعَلْتُمَا	كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	لَيْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا
فَعَلْتُمْ	قَدْ فَعَلْتُمْ	كُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	كُنْتُمْ تَفْعَلُونَ	لَيْتَمَا فَعَلْتُمْ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمْ
فَعَلْتِ	قَدْ فَعَلْتِ	كُنْتِ فَعَلْتِ	كُنْتِ تَفْعَلِينَ	لَيْتَمَا فَعَلْتِ	لَعَلَّمَا فَعَلْتِ
فَعَلْتُمَا	قَدْ فَعَلْتُمَا	كُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	لَيْتَمَا فَعَلْتُمَا	لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا
فَعَلْتُنَّ	قَدْ فَعَلْتُنَّ	كُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	لَيْتَمَا فَعَلْتُنَّ	لَعَلَّمَا فَعَلْتُنَّ

لَعَلَّمَا فَعُلْتُ	لَيْتَمَا فَعُلْتُ	كُنْتُ أَفْعُلُ	كُنْتُ فَعُلْتُ	قَدْ فَعُلْتُ	فَعُلْتُ
لَعَلَّمَا فَعُلْنَا	لَيْتَمَا فَعُلْنَا	كُنَّانَفْعُلُ	كُنَّا فَعُلْنَا	قَدْ فَعُلْنَا	فَعُلْنَا

فعل ماضی کی دلالت

فعل ماضی اکثر احوال میں زمانۂ ماضی ہی پر دلالت کرتا ہے لیکن بعض صورتوں میں فعل ماضی زمانۂ حال یا استقبال پر بھی دلالت کرتا ہے، ان میں سے چند ایک صورتوں کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

|1| جب فعل ماضی سے اِخبار کی بجائے اِنشاء کا ارادہ کیا جائے تو اس صورت میں فعل ماضی زمانۂ حال میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرتا ہے، یہ لفظاً تو ماضی ہوتا ہے لیکن معناً نہیں، جیسے الفاظ عقود ہیں، مثلاً: بِعْتُ ''میں فروخت کرتا ہوں۔'' اِشْتَرَيْتُ ''میں خریدتا ہوں۔'' أَنْكَحْتُ، زَوَّجْتُ ''میں نکاح میں دیتا ہوں۔'' قَبِلْتُ ''میں قبول کرتا ہوں۔'' ان سے زمانۂ حال ہی میں عقد کا إحداث و إنشاء مراد ہوتا ہے۔

|2| درج ذیل صورتوں میں فعل ماضی زمانۂ مستقبل میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرتا ہے:

① جب فعل ماضی میں طلب کا معنی پایا جائے، مثلاً: دُعا یا بددعا کے وقت، جیسے: رَحِمَكَ اللّٰهُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

② جب فعل ماضی کا عطف اس فعل مضارع پر ہو جو مستقبل کا معنی دیتا ہو، جیسے: ﴿يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ﴾ (ھود11:98) ''وہ (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا، پس انھیں آگ میں جا داخل کرے گا۔'' ﴿وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ﴾ (النمل27:87) ''اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے، گھبرا جائے گا۔''

③ جب فعل ماضی پر ادوات شرط جازمہ (إِنْ، مَنْ، أَيْنَ وغیرہ) داخل ہوں اور فعل ماضی ان کی شرط واقع ہو یا جواب شرط، جیسے: إِنْ غَابَ عَلِيٌّ غَابَ مَحْمُودٌ. ''اگر علی غائب ہو جائے تو محمود بھی غائب ہو جائے گا۔''

④ جب فعل ماضی پر إِذَا داخل ہو، جیسے ﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ (النحل16:98) ''پس جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کریں۔''

⑤ جب فعل ماضی ادواتِ تحضیض (ترغیب و درخواست): لَوْلَا، لَوْمَا، هَلَّا وغیرہ کے بعد واقع ہو، جیسے:
﴿لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ﴾ (المنافقون 10:63) ''تو مجھے قریبی مدت تک مہلت کیوں نہیں دیتا!'' هَلَّا سَاعَدتَّ الْمُحْتَاجَ! ''تو محتاج کی مدد کیوں نہیں کرتا!'' یعنی محتاج کی مدد کر۔

فائدہ اگر ان ادوات سے تحضیض کے بجائے زجر و توبیخ مراد ہو تو بمعنی ماضی ہی ہوگا، جیسے: هَلَّا أَكْرَمْتَ الْوَالِدَ! ''تو نے والد کا اکرام کیوں نہیں کیا!''

سوالات و تدریبات

① فعل ماضی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ ہر ایک کی تعریف، مثال اور بنانے کا طریقہ لکھیں۔

② ماضی قریب اور ماضی بعید کے معنی میں فرق مثال دے کر بیان کریں۔

③ فعل ماضی کن حالتوں میں زمانہ حال یا استقبال پر دلالت کرتا ہے؟ بیان کریں۔

④ خالی جگہیں مناسب لفظ سے پر کریں:

① ماضی مطلق کے شروع میں .... لگانے سے ماضی بعید کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔

② جو فعل گزشتہ زمانے میں کام کے جاری رہنے پر دلالت کرے، اسے .... کہتے ہیں۔

③ جب فعل ماضی میں طلب کا معنی پایا جائے تو وہ زمانہ .... میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرتا ہے۔

④ جب فعل ماضی سے اِخبار کی بجائے اِنشاء کا ارادہ کیا جائے تو وہ زمانہ .... میں کسی کام کے وقوع پر دلالت کرتا ہے۔

⑤ درج ذیل مصادر سے ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی اور ماضی تمنائی کی گردان کریں:

اَلْغَلَبَةُ ...... اَلْقَتْلُ ...... اَلْفَتْحُ ...... اَلْقُرْبُ ...... اَلْعِلْمُ ...... اَلْقِرَاءَةُ.

⑥ مندرجہ ذیل خالی جگہیں کَانَ کے صیغے میں مناسب تبدیلی کر کے پُر کریں:

① .... أَحْفَظُ سُورَةَ الرَّحْمٰنِ.

② .... أُخْتِي خَدِيجَةُ تُرَاجِعُ دُرُوسَهَا.

③ .... نَلْعَبُ هٰهُنَا.

④ .... تَكْتُبُ الْوَاجِبَ الْمَنْزِلِيَّ.

⑤ اَلطَّالِبَاتُ .... يَكْتُبْنَ دُرُوسَهُنَّ .

⑦ عربی میں ترجمہ کریں:

کاش میں سبق یاد کرتا۔ ساجد گھر گیا ہے۔ ہم بازار جاتے تھے۔

شاید وہ سکول گیا ہے۔ احمد نے کھانا کھایا تھا۔ کاش خالد حاضر ہوتا۔

سبق 8:

فعل مضارع کا بیان

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ: هُوَ مَا دَلَّ عَلٰى حُدُوثِ شَيْءٍ فِي زَمَنِ التَّكَلُّمِ أَوْ بَعْدَهٗ. ''فعل مضارع وہ فعل ہے جو زمانۂ تکلم (حال) میں یا اس کے بعد (مستقبل میں) کسی چیز کے واقع ہونے پر دلالت کرے۔'' جیسے: يَكْتُبُ حَامِدٌ ''حامد لکھتا ہے، یا حامد لکھے گا۔''

وضاحت: فعل مضارع وہ ہے جو زمانۂ حال اور مستقبل میں سے کسی ایک میں کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ اس پر سین ، سَوْفَ، لَمْ، اور لَنْ کا آنا درست ہو، جیسے: سَيَكْتُبُ، سَوْفَ يَكْتُبُ، لَمْ يَكْتُبْ، لَنْ يَّكْتُبَ.

اس کے شروع میں حروف: أَتَيْنَ (أَنَيْتُ) میں سے کوئی ایک حرف ہوگا۔

مضارع بنانے کا طریقہ

|1| ماضی کے شروع میں علاماتِ مضارع: أَتَيْنَ (أَنَيْتُ) میں سے کوئی حرف بڑھا دیں اور آخر کو رفع دیں۔

|2| علامتِ مضارع چار حرفی ماضی میں مضموم اور باقی میں مفتوح ہوتی ہے، جیسے: يُقَاتِلُ، يَسْمَعُ، يَجْتَنِبُ.

|3| اگر ماضی تین حرفی ہے تو فائے کلمہ کو ساکن کر دیں اور عینِ کلمہ کو باب اور لغت کے لحاظ سے ضمہ، فتحہ یا کسرہ دیں، جیسے: يَنْصُرُ، يَفْتَحُ، يَضْرِبُ.

|4| اگر ماضی تین حرفی نہیں اور تائے زائدہ سے شروع ہو تو اپنی حالت پر رہنے دیں، جیسے: يَتَشَارَكُ، يَتَعَلَّمُ، يَتَدَحْرَجُ.

|5| اگر تائے زائدہ سے شروع نہ ہو تو ماقبلِ آخر کو کسرہ دے دیں، جیسے: یُعَظِّمُ، یُقَاتِلُ.

|6| اگر ماضی کے شروع میں ہمزہ زائد ہو تو اسے حذف کر دیں، جیسے: أَکْرَمَ سے یُکْرِمُ اور اِسْتَخْرَجَ سے یَسْتَخْرِجُ.

علاماتِ مضارع کا استعمال: مضارع کے مختلف صیغوں میں علاماتِ مضارع کا استعمال مندرجہ ذیل ہے:

ي: چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے۔ (تین مذکر غائب اور ایک جمع مؤنث غائب)

ت: آٹھ صیغوں کے شروع میں آتی ہے۔ (دو مؤنث غائب اور چھ مذکر و مؤنث مخاطب)

أ (ہمزہ): ایک صیغے کے شروع میں آتا ہے۔ (واحد متکلم)

ن: ایک صیغے کے شروع میں آتا ہے۔ (جمع متکلم مع الغیر)

لامِ کلمہ کے بعد تثنیہ کے چار صیغوں: تثنیہ مذکر غائب، تثنیہ مؤنث غائب، تثنیہ مذکر مخاطب اور تثنیہ مؤنث مخاطب میں علامت تثنیہ ''ا''، جمع مذکر غائب و مخاطب کے صیغوں میں ''و'' ماقبل مضموم، واحد مؤنث مخاطب میں ''ي'' ماقبل مکسور کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اور جمع مؤنث غائب و مخاطب میں نون مفتوح (نَ) بڑھا دیا جاتا ہے جس کا ماقبل ساکن ہوتا ہے۔

فعل مضارع کے پانچ صیغوں کے آخر میں رفع کی علامت ضمّہ (پیش) ہوتا ہے۔ خواہ وہ لفظاً ہو یا تقدیراً۔

چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب ومخاطب اور واحد مؤنث مخاطب کے آخر میں نون بطورِ علامتِ رفع بڑھایا جاتا ہے، اسے ''نونِ اعرابي'' کہا جاتا ہے۔ نونِ اعرابي الف کے بعد مکسور اور باقی جگہوں پر مفتوح ہوتا ہے۔

ملاحظہ جمع مؤنث غائب و مخاطب کے آخر میں جو نون مفتوح آتا ہے وہ نونِ اعرابی نہیں ہوتا بلکہ ضمیرِ فاعل ہوتا ہے اور کبھی ساقط نہیں ہوتا، اسے نونِ ضمیر یا نونِ جمع یا نُونُ النِّسْوَۃِ کہتے ہیں۔

ماضی کی طرح مضارع کے بھی چودہ صیغے پڑھے اور یاد کیے جاتے ہیں۔

نوٹ ثلاثی مجرد فعل مضارع کے عینِ کلمہ پر ضمہ، فتحہ اور کسرہ تینوں حرکات آتی ہیں، جیسے: یَنْصُرُ، یَضْرِبُ، یَسْمَعُ. تینوں کے لحاظ سے الگ الگ گردانیں ذکر کی جاتی ہیں۔

گردان فعل مضارع معروف اور صیغوں کی شناخت

وزن یَفْعُلُ	وزن یَفْعِلُ	وزن یَفْعَلُ	شناخت
یَنْصُرُ	یَضْرِبُ	یَسْمَعُ	''ي'' حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے۔
یَنْصُرَانِ	یَضْرِبَانِ	یَسْمَعَانِ	''ي'' حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے، ''ا'' (الف) علامتِ تثنیہ مذکر اور ضمیرِ فاعل اور ''ن'' نونِ اعرابی ہے۔
یَنْصُرُونَ	یَضْرِبُونَ	یَسْمَعُونَ	''ي'' حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے، ''و'' علامتِ جمع مذکر اور ضمیرِ فاعل ہے اور ''ن'' نونِ اعرابی ہے۔
تَنْصُرُ	تَضْرِبُ	تَسْمَعُ	''ت'' حرفِ مضارع اور مؤنث غائب کی علامت ہے۔
تَنْصُرَانِ	تَضْرِبَانِ	تَسْمَعَانِ	''ت'' حرفِ مضارع اور مؤنث غائب کی علامت ہے، ''ا'' (الف) علامتِ تثنیہ وضمیر فاعل اور ''ن'' نونِ اعرابی ہے۔
یَنْصُرْنَ	یَضْرِبْنَ	یَسْمَعْنَ	''ي'' حرفِ مضارع اور غائب کی علامت ہے اور ''ن'' علامتِ جمع مؤنث اور ضمیرِ فاعل ہے۔
تَنْصُرُ	تَضْرِبُ	تَسْمَعُ	''ت'' حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب ہے۔
تَنْصُرَانِ	تَضْرِبَانِ	تَسْمَعَانِ	''ت'' حرفِ مضارع وعلامتِ مخاطب ہے، ''ا'' (الف) علامتِ تثنیہ مذکر وضمیر فاعل ہے اور ''ن'' نونِ اعرابی ہے۔
تَنْصُرُونَ	تَضْرِبُونَ	تَسْمَعُونَ	''ت'' حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب ہے اور ''و نَ'' یَنْصُرُونَ کے ''و ن'' کی مثل ہیں۔
تَنْصُرِینَ	تَضْرِبِینَ	تَسْمَعِینَ	''ت'' حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب ہے، ''ي'' علامتِ واحد مؤنث مخاطب اور ضمیر فاعل ہے اور ''ن'' نونِ اعرابی ہے۔
تَنْصُرَانِ	تَضْرِبَانِ	تَسْمَعَانِ	''ت'' حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب ہے اور ''ان'' یَنْصُرَانِ کے ''ان'' کی مثل ہیں۔

تَنْصُرْنَ	تَضْرِبْنَ	تَسْمَعْنَ	''ت'' حرفِ مضارع اور علامتِ مخاطب ہے اور''ن'' يَنْصُرْنَ کے نون کی مثل ہے۔
أَنْصُرُ	أَضْرِبُ	أَسْمَعُ	''أ'' (ہمزہ) حرفِ مضارع اور علامتِ واحد متکلم ہے۔
نَنْصُرُ	نَضْرِبُ	نَسْمَعُ	''ن'' حرفِ مضارع اور علامتِ جمع متکلم مع الغیر ہے۔

فعل مضارع مجہول

مضارع مجہول بنانے کا طریقہ: فعل مضارع مجہول، مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دے دیں، آخری حرف کو اپنی حالت پر برقرار رکھیں، جیسے: يَفْتَحُ الْبَابَ سے يُفْتَحُ الْبَابُ، يَنْصُرُونَ سے يُنْصَرُونَ.

فعل لازم سے مضارع مجہول بنانے کا طریقہ: فعل مضارع معروف لازم سے فعل مضارع مجہول بنانے کا بھی وہی طریقہ ہے جو فعل ماضی معروف لازم سے فعل ماضی مجہول بنانے کا ہے، یعنی مضارع معروف کو مجہول میں بدل کر اسمِ ظاہر یا اسمِ ضمیر پر حرفِ جر وغیرہ داخل کریں، فعل کا صیغہ واحد مذکر غائب کی شکل پر ہی رہے گا، البتہ اسمِ ظاہر یا اسمِ ضمیر میں تبدیلی ہوتی رہے گی، جیسے: يُذْهَبُ بِرَجُلٍ، يُذْهَبُ بِرَجُلَيْنِ، يُذْهَبُ بِرِجَالٍ، يُذْهَبُ بِامْرَأَةٍ، يُذْهَبُ بِهِ، يُكْرَمُ بِكَ وغیرہ۔

فائدہ ثلاثی مجرد میں فعل مضارع مجہول کا عینِ کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

فعل مضارع مجہول لازم ومتعدی کی گردان

اصل وزن يَفْعُلُ	اصل وزن يَفْعِلُ	اصل وزن يَفْعَلُ	فعل لازم	صیغہ
يُنْصَرُ [1]	يُضْرَبُ [2]	يُسْمَعُ [3]	يُذْهَبُ بِهِ [4]	واحد مذکر غائب
يُنْصَرَانِ	يُضْرَبَانِ	يُسْمَعَانِ	يُذْهَبُ بِهِمَا	تثنیہ مذکر غائب

[1] اس ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے/کی جائے گی۔ [2] وہ ایک مرد مارا جاتا ہے/ مارا جائے گا۔ [3] اس ایک مرد کی سنی جاتی ہے/سنی جائے گی۔ [4] اس ایک مرد کو لے جایا جاتا ہے/ لے جایا جائے گا۔

يُنْصَرُونَ	يُضْرَبُونَ	يُسْمَعُونَ	يُذْهَبُ بِهِمْ	جمع مذکر غائب
تُنْصَرُ	تُضْرَبُ	تُسْمَعُ	يُذْهَبُ بِهَا	واحد مؤنث غائب
تُنْصَرَانِ	تُضْرَبَانِ	تُسْمَعَانِ	يُذْهَبُ بِهِمَا	تثنیہ مؤنث غائب
يُنْصَرْنَ	يُضْرَبْنَ	يُسْمَعْنَ	يُذْهَبُ بِهِنَّ	جمع مؤنث غائب
تُنْصَرُ	تُضْرَبُ	تُسْمَعُ	يُذْهَبُ بِكَ	واحد مذکر مخاطب
تُنْصَرَانِ	تُضْرَبَانِ	تُسْمَعَانِ	يُذْهَبُ بِكُمَا	تثنیہ مذکر مخاطب
تُنْصَرُونَ	تُضْرَبُونَ	تُسْمَعُونَ	يُذْهَبُ بِكُمْ	جمع مذکر مخاطب
تُنْصَرِينَ	تُضْرَبِينَ	تُسْمَعِينَ	يُذْهَبُ بِكِ	واحد مؤنث مخاطب
تُنْصَرَانِ	تُضْرَبَانِ	تُسْمَعَانِ	يُذْهَبُ بِكُمَا	تثنیہ مؤنث مخاطب
تُنْصَرْنَ	تُضْرَبْنَ	تُسْمَعْنَ	يُذْهَبُ بِكُنَّ	جمع مؤنث مخاطب
أُنْصَرُ	أُضْرَبُ	أُسْمَعُ	يُذْهَبُ بِي	واحد مذکر و مؤنث متکلم
نُنْصَرُ	نُضْرَبُ	نُسْمَعُ	يُذْهَبُ بِنَا	تثنیہ و جمع، مذکر و مؤنث متکلم

مضارع منفی بنانے کا طریقہ: مضارع پر جب حرفِ نفی ''لَا'' یا ''مَا'' لگایا جاتا ہے تو مثبت سے منفی بن جاتا ہے مگر اس سے لفظوں میں کچھ تغیر نہیں ہوتا البتہ مضارع زمانۂ حال کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے، جیسے: لَا يَفْتَحُ الْبَابَ. ''وہ دروازہ نہیں کھولتا۔'' مَا يَفْتَحُ النَّافِذَةَ. ''وہ کھڑکی نہیں کھولتا۔'' مَا تُفْتَحُ النَّافِذَةُ. ''کھڑکی نہیں کھولی جاتی۔'' لَا يُفْتَحُ الْبَابُ. ''دروازہ نہیں کھولا جاتا۔'' ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ﴾ (یونس 10:40) ''اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے۔'' ﴿وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ﴾ (یوسف 12:106) ''اور ان کے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر اس حال میں کہ وہ مشرک ہوتے ہیں۔''

﴿فائدہ﴾ ثلاثی مجرد فعل مضارع معروف کا عینِ کلمہ مفتوح، مکسور اور مضموم تینوں طرح آتا ہے مگر مضارع مجہول کا

عینِ کلمہ ہمیشہ مفتوح آتا ہے۔

سوالات و تدریبات

① فعل مضارع کی تعریف، مثال اور علامت بیان کریں۔

② فعل مضارع بنانے کا طریقہ تحریر کریں۔

③ مضارع معروف سے مضارع مجہول کیسے بنتا ہے؟ بیان کریں۔

④ مضارع پر مَا یا لَا لگانے سے لفظی و معنوی طور پر کیا تبدیلی آتی ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

⑤ خالی جگہ پڑھے ہوئے قواعد کی مدد سے مناسب لفظ سے پر کریں:

① علامتِ مضارع ماضی چار حرفی میں .... اور باقی میں مفتوح ہوتی ہے۔

② فعل مضارع مجہول میں عینِ کلمہ ہمیشہ .... ہوتا ہے۔

③ جمع مؤنث غائب ومخاطب کے آخر میں آنے والے نون کو .... کہتے ہیں۔

④ نونِ اعرابی الف کے بعد .... اور باقی جگہوں پر .... ہوتا ہے۔

⑥ ذیل میں فعل مضارع کے عینِ کلمہ کی تینوں حرکات کے لحاظ سے الگ الگ مثالیں لکھی جاتی ہیں، تمام سے مجہول کی گردانیں کریں:

يَفْعَلُ: يَذْهَبُ يَفْتَحُ يَشْرَبُ يَسْمَعُ.

يَفْعِلُ: يَجْلِسُ يَحْسِبُ يَغْسِلُ يَضْرِبُ.

يَفْعُلُ: يَدْخُلُ يَأْكُلُ يَكْرُمُ يَنْصُرُ.

⑦ درج ذیل کلمات کے صیغے اور معانی بتائیں:

يَجْعَلُونَ ...... يَخْطَفُ ...... لَا يَعْلَمَانِ ...... تَضْحَكِينَ

نَعْبُدُ ...... تَكْفُرُونَ ...... تَعْلَمُونَ ...... يَأْكُلْنَ ...... تَرْكَعْنَ

تَسْجُدِينَ ...... يُشْرَبُ ...... يُعْرَفُونَ ...... لَا أَمْلِكُ ...... لَا نَكْفُرُ .

⑧ درج ذیل خالی جگہوں میں فعل مضارع يَفْتَحُ کا مناسب صیغہ لکھیں اور ترجمہ کریں:

① خَالِدٌ .... الْبَابَ.

2) زَيْنَبُ .... الثَّلَّاجَةَ.

3) عُمَرُ وَ أَكْرَمُ .... الْمَصْنَعَ.

4) أَنْتُمْ .... الْمَحْفَظَةَ.

9) مندرجہ ذیل خالی جگہوں میں فعل مضارع منفی لَا يَعْلَمُ کا مناسب صیغہ لکھیں:

1) اَلْمُدِيرُ يَعْلَمُ، وَ أَنْتَ ....

2) خَوْلَةُ تَعْلَمُ، وَ أَنْتِ ....

3) اَلْمُعَلِّمُ يَعْلَمُ، وَ نَحْنُ................

4) لَعَلَّكَ تَعْلَمُ، وَ هُمْ ....

5) هُمْ يَعْلَمُونَ، وَأَنْتُمْ ....

6) أَنَا أَعْلَمُ، وَ أَنْتُمَا.........................

10) درج ذیل کا عربی میں ترجمہ کریں:

وہ دو مرد سوتے ہیں۔	تو خط لکھتی ہے۔	تم دونوں کھانا کھاتے ہو۔
کتاب پڑھی جاتی ہے۔	میں داخل ہوتا ہوں۔	دروازہ کھولا جاتا ہے۔
تم کئی مرد جانتے ہو۔	کھانا پکایا جاتا ہے۔	ہم کئی عورتیں پانی پیتی ہیں۔

آپ کے علم میں ہے کہ افعال میں سے صرف فعل مضارع معرب ہے، فعل ماضی اور فعل امر حاضر دونوں مبنی ہوتے ہیں۔ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ معرب اسے کہتے ہیں کہ اس پر آنے والے عوامل کی تبدیلی سے اس کا آخر مختلف ہو جائے اور مبنی وہ ہے کہ عوامل کی تبدیلی کے باوجود اس کا آخر مختلف نہ ہو۔

فعل مضارع کا اعراب

اعراب کے اعتبار سے مضارع کی تین قسمیں بنتی ہیں: مرفوع، منصوب اور مجزوم۔

1 مضارع مرفوع: جب فعل مضارع سے پہلے کوئی ناصب یا جازم نہ آئے تو یہ مرفوع ہوتا ہے۔

اس صورت میں اس کے پانچ صیغوں: يَنْصُرُ، تَنْصُرُ، تَنْصُرُ، أَنْصُرُ، نَنْصُرُ کے آخر میں ضمہ اور سات صیغوں: يَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، يَنْصُرُونَ، تَنْصُرُونَ، تَنْصُرِينَ کے آخر میں متصل ضمیروں کے بعد نونِ اعرابی آتا ہے۔ یہ نون رفع کی علامت اور ضمہ کا نائب ہوتا ہے، اس لیے اسے نونِ رفع بھی کہہ دیتے ہیں۔ مضارع کے دو صیغے: جمع مؤنث غائب و مخاطب (يَنْصُرْنَ، تَنْصُرْنَ) میں عوامل کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں آتی کیونکہ وہ مبنی ہوتے ہیں، اس لیے ان کا اعراب محلی ہوتا ہے۔

2 مضارع منصوب: جب فعل مضارع سے پہلے کوئی ناصب آجائے تو وہ اسے نصب دیتا ہے، یعنی جن پانچ صیغوں پر ضمہ تھا ان پر نصب کی علامت فتحہ آجاتی ہے، سات صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے مگر دو صیغے: جمع مؤنث غائب و مخاطب مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر برقرار رہتے ہیں۔

نواصب چار ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ.

3 مضارع مجزوم: جب فعل مضارع سے پہلے کوئی جازم آجائے تو فعل مضارع مجزوم ہو جاتا ہے، یعنی اس

کے پانچ صیغوں پر جزم کی علامت سکون آجاتا ہے۔ اگر آخری حرف حرفِ علت ہو تو وہ ساقط ہو جاتا ہے۔ سات صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے، مگر جمع مؤنث کے دو صیغے مبنی ہونے کی وجہ سے اپنے حال پر رہتے ہیں۔

جوازم کی دو قسمیں ہیں، جن کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

فعل مضارع کے عوامل

آپ کو معلوم ہے کہ فعل مضارع میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں۔ یاد رکھیں اگر دونوں زمانوں میں سے کسی ایک زمانے کے ساتھ خاص ہونے کا کوئی قرینہ موجود نہ ہو تو فعل مضارع میں زمانۂ حال کا اعتبار کرنا زیادہ راجح ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمانۂ ماضی کے لیے بھی خاص صیغہ (فعل ماضی) موجود ہے۔ زمانۂ مستقبل کے لیے بھی خاص صیغہ (فعل امر) ہے، مگر زمانۂ حال کے لیے کوئی خاص صیغہ نہیں، اس لیے قرائن نہ ہونے کی صورت میں فعل مضارع کی زمانۂ حال پر دلالت کو ترجیح دینا اولیٰ ہے لیکن اس پر بعض حروف (قرائن وعوامل) کے آنے سے اس کا معنی زمانۂ حال یا مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔

ان میں سے بعض حروف وہ ہیں جن کے آنے سے لفظی و معنوی دونوں طرح کی تبدیلی آتی ہے اور بعض کے آنے سے صرف معنوی تبدیلی۔

صرف معنوی تبدیلی لانے والے عوامل: صرف معنوی تبدیلی لانے والے عوامل دو طرح کے ہیں:

1 وہ عوامل جو فعل مضارع کو زمانۂ حال کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں، دو ہیں:

[1] **لامِ ابتدا:** فعل مضارع پر جب لامِ ابتدا (لامِ مفتوح) آجائے تو اسے زمانۂ حال کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: ﴿لَيَحْزُنُنِيٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ﴾ ''البتہ تمھارا اسے لے جانا مجھے غمگین کرتا ہے۔'' لَيَدْرُسُ حَامِدٌ. ''البتہ حامد پڑھتا ہے۔''

[2] **حروف مشابہ بہ لَيْسَ:** یہ تین حروف ہیں: مَا، لَا اور إِنْ، یہ تینوں بھی لَيْسَ کی طرح فعل مضارع کو زمانۂ حال کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں، جیسے: ﴿لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ (النسآء 148:4) ''اللہ (تعالیٰ) بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا۔'' ﴿وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾

(لقمٰن 34:31) ''کوئی نفس نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کرے گا۔'' إِنْ يَّخْرُجْ أَحْمَدُ. ''احمد نہیں نکلتا۔''

2 وہ عوامل جو مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

|1| **سین و سَوْفَ:** یہ دونوں فعل مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں، جیسے: ﴿سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ﴾ (البقرة 142:2) ''عنقریب لوگوں میں سے بے وقوف کہیں گے۔'' ﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التكاثر 4:102) ''عنقریب تم جان لو گے۔''

﴿فائدہ﴾ عام طور پر سین مستقبل قریب کے لیے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے لیے آتا ہے۔ کبھی یہ ایک دوسرے کی جگہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

|2| جب فعل مضارع پر إِذَا یا دیگر مستقبل والے ظروف داخل ہوں، مثلاً: أَزُوْرُكَ إِذَا تَزُوْرُنِي. ''میں تیری ملاقات کے لیے آؤں گا جب تو میری ملاقات کے لیے آئے گا۔''

|3| جب فعل مضارع سے پہلے هَلْ آ جائے، جیسے: ﴿هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ﴾ (الصف 10:61) ''کیا میں تمھیں ایسی تجارت کی رہنمائی کروں؟''

|4| جب فعل مضارع میں طلب والا معنی پایا جائے، جیسے: ﴿وَالْوٰلِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾ (البقرة 233:2) ''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔'' یہاں يُرْضِعْنَ فعل مضارع ہے جو امر کے معنی میں ہو کر مستقبل کے ساتھ خاص ہو گیا ہے۔

لفظی و معنوی دونوں طرح کی تبدیلی لانے والے عوامل

ان کی دو قسمیں ہیں: 1 نواصب 2 جوازم

1 **نواصب:** حروفِ ناصبہ چار ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ.

لفظی عمل: جب ان حروف میں سے کوئی ایک، فعل مضارع کے شروع میں آ جائے تو اسے نصب دیتا ہے۔[1]

معنوی عمل: ہر حرف کا معنوی عمل مختلف ہوتا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

أَنْ (کہ): اسے حرفِ نصب، حرفِ مصدریت اور حرفِ استقبال کہتے ہیں۔ حرفِ نصب اس لیے کہ یہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ حرفِ مصدریت اس لیے کہتے ہیں کہ اپنے مابعد فعل مضارع کو مصدر کی

[1] نصب کی تفصیل گزر چکی ہے۔

تاویل میں کر دیتا ہے، یعنی اسے مصدرِ مؤول میں بدل دیتا ہے۔ اور حرفِ استقبال اس لیے کہتے ہیں کہ یہ فعل مضارع کو، جو حال اور استقبال دونوں کا احتمال رکھتا ہے، زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: أُرِيدُ أَنْ أَشْكُرَ الْأُسْتَاذَ. ''میں استاد کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔'' نُحِبُّ أَنْ نَقْرَأَ الْقُرْآنَ. ''ہم قرآن پڑھنا پسند کرتے ہیں۔'' ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ﴾ ''اللہ (تعالیٰ) تم سے تخفیف کرنا چاہتا ہے۔'' ﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ ''اور تمھارا روزہ رکھنا تمھارے لیے بہتر ہے۔'' ان مثالوں میں أَنْ کی وجہ سے فعل مضارع مصدر کی تاویل میں ہے، یعنی عبارت یوں ہے: أُرِيدُ شُكْرَ الْأُسْتَاذِ، نُحِبُّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ، يُرِيدُ اللّٰهُ التَّخْفِيفَ عَنْكُمْ اور صَوْمُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ.

لَنْ (ہرگز نہیں، نہیں): یہ حرفِ نفی، حرفِ نصب اور حرفِ استقبال ہے۔ یہ فعل مضارع مثبت کو مستقبل منفی مؤکد میں بدل دیتا ہے، یعنی نفی کے معنی میں تاکید پیدا کر کے فعل کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: لَنْ يَّكْذِبَ حَامِدٌ. ''حامد ہرگز جھوٹ نہیں بولے گا۔'' ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ﴾ (آل عمرٰن 3:92) ''تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکو گے۔''

كَيْ (تاکہ): یہ حرفِ مصدریت، حرفِ نصب اور حرفِ استقبال ہے۔ یہ دوسرے جملے کے شروع میں پہلے جملے کی وجہ اور سبب بیان کرنے کے لیے آتا ہے اور أَنْ کی طرح فعل مضارع کو مصدر مؤول میں بدلتے ہوئے اسے مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے: أَدْرُسُ الْقَوَاعِدَ الْعَرَبِيَّةَ كَيْ أَفْهَمَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ. ''میں قرآن و سنت کو سمجھنے کے لیے عربی گرامر پڑھتا ہوں۔'' یعنی أَدْرُسُ الْقَوَاعِدَ الْعَرَبِيَّةَ لِفَهْمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ.

كَيْ سے پہلے لامِ جر آتا ہے جو تعلیل اور سبب بیان کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ یہ لامِ جر برائے تعلیل کبھی تو لفظاً ہوتا ہے جیسے مذکورہ مثال ہے۔ اور کبھی تقدیراً، جیسے: أَمَرْتُكَ كَيْ تَدْرُسَ أَيْ: أَمَرْتُكَ لِكَيْ تَدْرُسَ. ﴿لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ﴾ (آل عمرٰن 3:153) ''تاکہ تم غمگین نہ ہو جاؤ اس پر جو تم سے رہ گیا ہے۔'' کبھی لامِ جر ظاہر نہیں ہوتا بلکہ مقدر ہوتا ہے جیسا کہ پہلی مثال میں ہے۔

إِذَنْ (اس وقت، تب): اسے حرفِ جواب، حرفِ جزا، حرفِ نصب اور حرفِ استقبال کہتے ہیں۔ یہ پہلے جملے کے جواب یا نتیجے اور جزا پر مشتمل دوسرے جملے کے شروع میں آتا ہے اور فعل مضارع کو زمانۂ مستقبل کے

ساتھ خاص کر دیتا ہے، جیسے کوئی کہے: أَنَا أُكَرِّرُ دُرُوسِي. ''میں اپنے اسباق دہراتا ہوں۔'' تو اس کے جواب میں کہا جائے: إِذَنْ تَحْفَظَهَا. ''تب آپ انھیں یاد کر لیں گے۔''

گردان فعل مضارع منفی مؤکد بِلَنْ

مضارع مطلق	منفی مؤکد بِلَنْ معروف	منفی مؤکد بِلَنْ مجہول	علامتِ نصب
يَنْصُرُ	لَنْ يَّنْصُرَ	لَنْ يُّنْصَرَ	فتحۂ آخر
يَنْصُرَانِ	لَنْ يَّنْصُرَا	لَنْ يُّنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
يَنْصُرُونَ	لَنْ يَّنْصُرُوا	لَنْ يُّنْصَرُوا	// //
تَنْصُرُ	لَنْ تَنْصُرَ	لَنْ تُنْصَرَ	فتحۂ آخر
تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَنْ تُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
يَنْصُرْنَ	لَنْ يَّنْصُرْنَ	لَنْ يُّنْصَرْنَ	لفظاً کوئی عمل نہیں محلاً منصوب
تَنْصُرُ	لَنْ تَنْصُرَ	لَنْ تُنْصَرَ	فتحۂ آخر
تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَنْ تُنْصَرَا	سقوطِ نون اعرابی
تَنْصُرُونَ	لَنْ تَنْصُرُوا	لَنْ تُنْصَرُوا	// //
تَنْصُرِينَ	لَنْ تَنْصُرِي	لَنْ تُنْصَرِي	// //
تَنْصُرَانِ	لَنْ تَنْصُرَا	لَنْ تُنْصَرَا	// //
تَنْصُرْنَ	لَنْ تَنْصُرْنَ	لَنْ تُنْصَرْنَ	لفظاً کوئی عمل نہیں محلاً منصوب
أَنْصُرُ	لَنْ أَنْصُرَ	لَنْ أُنْصَرَ	فتحۂ آخر
نَنْصُرُ	لَنْ نَنْصُرَ	لَنْ نُنْصَرَ	//

2 جوازم: ان کی دو قسمیں ہیں: |1| جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں |2| جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔

① جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

لَمْ ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نھی.

لفظی عمل: یہ حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔[1]

معنوی عمل: ہر حرف کا معنوی عمل مختلف ہوتا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

لَمْ اور لَمَّا: انھیں حرفِ نفی، حرفِ جزم اور حرفِ قلب کہتے ہیں، اس لیے کہ یہ دونوں فعل مضارع مثبت کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں، جیسے: ﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا﴾ (الحج 71:22) ''اور وہ اللہ (تعالیٰ) کے سوا اس چیز کی عبادت کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔'' ﴿لَمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ﴾ (صٓ 8:38) ''انھوں نے ابھی تک میرا عذاب نہیں چکھا۔''

لَمْ اور لَمَّا میں فرق: لَمْ اور لَمَّا میں فرق یہ ہے کہ لَمَّا کی نفی زمانۂ ماضی میں شروع ہوکر عام طور پر زمانۂ حال تک جاری رہتی ہے، جیسے: ﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ﴾ (الحجرات 14:49) ''اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔'' اور لَمْ کی نفی زمانۂ ماضی میں شروع ہوکر عام طور پر زمانۂ ماضی ہی میں ختم ہوجاتی ہے، جیسے: لَمْ أَفْهَمْ كَلَامَكَ. ''میں آپ کی بات نہیں سمجھا۔''

فائدہ: کبھی لَمَّا لَمْ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: ﴿كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ﴾ (عبس 23:80) ''ہرگز نہیں، اس نے ادا نہیں کیا (وہ فرض) جس کا اس نے اسے حکم دیا تھا۔'' یہاں لَمَّا لَمْ کے معنی میں ہے۔ اسی طرح بعض اوقات لَمْ نفیِ دوام کے لیے بھی استعمال ہوجاتا ہے، جیسے: ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ (الإخلاص 4,3:112) ''نہ اس نے (کسی کو) جنا ہے اور نہ وہ (کسی سے) جنا گیا ہے اور اس کے لیے کوئی ہمسر نہیں۔''

لامِ امر: لامِ امر کے ذریعے سے کسی کام کے کرنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ یہ لام مضارع معروف کے صرف غائب و متکلم کے صیغوں پر آتا ہے مگر مضارع مجہول کے تمام صیغوں پر آسکتا ہے۔ فعل مضارع پر اس کے آنے سے

[1] جزم کی تفصیل گزر چکی ہے۔

اس کا صیغہ، امر کے معنی میں زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اور اسے ''مضارع بہ لامِ امر'' کہتے ہیں، جیسے: لِیَکْتُبْ حَامِدٌ دَرْسَ الصَّرْفِ. ''حامد صرف کا سبق لکھے۔'' ﴿ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ﴾ (الطلاق 7:65) ''وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔'' ﴿ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ﴾ (البقرۃ 282:2) ''اور ایک لکھنے والا تمھارے درمیان انصاف کے ساتھ لکھے۔''

لائے نہی: لائے نہی کے ذریعے سے ترکِ فعل کا مطالبہ ہوتا ہے، اس کے آنے سے فعل مضارع نہی کے معنی میں زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے اور اسے ''مضارع بہ لائے نہی'' کہا جاتا ہے، جیسے: ﴿ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ﴾ (بنیٓ إسرآء یل 37:17) ''اور زمین پر اکڑ کر مت چل۔'' ﴿ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ ﴾ (بنیٓ إسرآء یل 29:17) ''اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا کر لے۔''

لائے نہی اور لائے نفی میں فرق: فعل مضارع پر دو قسم کے لَا آتے ہیں۔ ایک کو لائے نفی اور دوسری کو لائے نہی کہتے ہیں۔ لائے نفی غیر عاملہ ہے، یعنی اس سے فعل مضارع میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں آتی، البتہ اس سے اس کا معنی منفی بن جاتا ہے، جبکہ لائے نہی عاملہ ہے اور اس سے لفظی تبدیلی کے ساتھ معنی میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے، جیسے: لَا تَقْرَأُ کا معنی ہے: ''تو نہیں پڑھتا'' جبکہ لَا تَقْرَأْ کا معنی ہے: ''تو مت پڑھ۔'' پہلی مثال میں لَا نافیہ اور دوسری میں ناہیہ ہے۔

﴿فائدہ﴾ لامِ امر مکسور ہوتا ہے لیکن جب اس سے پہلے واؤ، فاء یا ثُمَّ آ جائے تو ساکن ہو جاتا ہے، جیسے: ﴿ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ﴾ (البقرۃ 283:2) ''اور وہ اللہ (تعالیٰ) سے ڈرے جو اس کا رب ہے۔'' ﴿ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ﴾ (البقرۃ 282:2) ''تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ لکھوا دے۔'' ﴿ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ ﴾ (سورۃ الحج 29:22) ''پھر وہ اپنا میل کچیل دور کر دیں۔''

|2| وہ جوازم جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں وہ إِنْ اور دیگر ادواتِ شرط و جزا ہیں، جیسے: مَنْ، أَیْنَ وغیرہ۔

لفظی عمل: یہ حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

معنوی عمل: یہ فعل مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں، جیسے: ﴿ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ ﴾ (محمد 7:47) ''اگر تم اللہ (تعالیٰ) کی مدد کرو گے تو وہ تمھاری مدد کرے گا۔'' مَنْ یَّجْتَهِدْ یَنْجَحْ ''جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا۔'' أَیْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ. ''جہاں تو بیٹھے گا وہاں میں بیٹھوں گا۔''

گردان فعل مضارع نفی جحد بَلَمْ، فعل مضارع بہ لامِ امر اور فعل مضارع بہ لائے نہی

نفی جحد بلَمْ معروف	مضارع معروف بہ لام امر	مضارع معروف بہ لائے نہی	علامتِ جزم
لَمْ يَنْصُرْ [1]	لِيَنْصُرْ [2]	لَا يَنْصُرْ [3]	سکونِ آخر
لَمْ يَنْصُرَا	لِيَنْصُرَا	لَا يَنْصُرَا	سقوطِ نون اعرابی
لَمْ يَنْصُرُوا	لِيَنْصُرُوا	لَا يَنْصُرُوا	// //
لَمْ تَنْصُرْ	لِتَنْصُرْ	لَا تَنْصُرْ	سکونِ آخر
لَمْ تَنْصُرَا	لِتَنْصُرَا	لَا تَنْصُرَا	سقوطِ نون اعرابی
لَمْ يَنْصُرْنَ	لِيَنْصُرْنَ	لَا يَنْصُرْنَ	لفظاً کوئی عمل نہیں محلًا مجزوم
لَمْ تَنْصُرْ	x	لَا تَنْصُرْ	سکونِ آخر
لَمْ تَنْصُرَا	x	لَا تَنْصُرَا	سقوطِ نون اعرابی
لَمْ تَنْصُرُوا	x	لَا تَنْصُرُوا	// //
لَمْ تَنْصُرِي	x	لَا تَنْصُرِي	// //
لَمْ تَنْصُرَا	x	لَا تَنْصُرَا	// //
لَمْ تَنْصُرْنَ	x	لَا تَنْصُرْنَ	لفظاً کوئی عمل نہیں محلًا مجزوم
لَمْ أَنْصُرْ	لِأَنْصُرْ	لَا أَنْصُرْ	سکونِ آخر
لَمْ نَنْصُرْ	لِنَنْصُرْ	لَا نَنْصُرْ	//

تنبیه : مجہول کی گردان معروف کی مثل ہی آتی ہے، جیسے:

نفی جحد بلم مجہول: لَمْ يُنْصَرْ، لَمْ يُنْصَرَا، لَمْ يُنْصَرُوا، لَمْ تُنْصَرْ، لَم تُنْصَرَا، لَمْ يُنْصَرْنَ ...... الخ.

[1] اس ایک مرد نے مدد نہیں کی۔ [2] وہ ایک مرد مدد کرے۔ [3] وہ ایک مرد مدد نہ کرے۔

مضارع بہ لامِ امر مجہول: لِيُنْصَرْ، لِيُنْصَرَا، لِيُنْصَرُوا، لِتُنْصَرْ، لِتُنْصَرَا، لِيُنْصَرْنَ ...... الخ.

مضارع بہ لائے نہی مجہول: لَا يُنْصَرْ، لَا يُنْصَرَا، لَا يُنْصَرُوا، لَا تُنْصَرْ، لَا تُنْصَرَا، لَا يُنْصَرْنَ ...... الخ.

سوالات و تدریبات

① اعراب کے لحاظ سے مضارع کی کتنی حالتیں ہوتی ہیں؟ بیان کریں۔

② فعل مضارع کب منصوب ہوتا ہے اور کب مجزوم؟

③ جوازم کے آنے سے فعل مضارع میں کونسی لفظی تبدیلی آتی ہے؟

④ فعل مضارع زمانۂ حال کے ساتھ کب خاص ہوتا ہے اور زمانہ مستقبل کے ساتھ کب؟ تفصیل سے بیان کریں۔

⑤ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں:

① حرف ...... فعل مضارع مثبت کو مستقبل منفی مؤکد میں بدل دیتا ہے۔

② اعراب کے لحاظ سے فعل مضارع کی ...... حالتیں ہیں۔

③ سین اور سوف فعل مضارع کو زمانہ ...... کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں۔

④ ...... کی نفی زمانۂ ماضی سے شروع ہو کر زمانۂ حال تک جاری رہتی ہے۔

⑤ ...... پہلے جملے کے نتیجے اور جواب پر مشتمل دوسرے جملے کے شروع میں آتا ہے۔

⑥ يَذْهَبُ، يَغْسِلُ اور يَنْصُرُ سے نفی جحد بلَمْ معروف و مجہول کی گردان کیجیے۔

⑦ يَشْرَبُ، يَضْرِبُ اور يَدْخُلُ سے نفی تاکید بلَنْ معروف و مجہول کی گردان کیجیے۔

⑧ درج ذیل صیغے اور ان کے معانی بتائیں:

لَمْ يَعْلَمُوا ...... لَمْ يَخْرُجْنَ ...... لَنْ تَخْلُقُوا ...... لَنْ نَصْبِرَ ...... لَمْ تَأْكُلِي ...... لَنْ يَّذْهَبَا .

⑨ مندرجہ ذیل خالی جگہیں فعل مضارع يَفْهَمُ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

① خَالِدٌ لَمْ .... كَلَامِي.

② لَعَلَّكَ لَمْ .... هٰذَا الْمَقَالَ.

③ أَنَا .... كَلَامَ الْأُسْتَاذِ.

4. هُمْ لَنْ .... هٰذَا الْكِتَابَ.

5. اِسْتَمِعْنَ لِكَلَامِ الْأُسْتَاذِ كَيْ .... الدَّرْسَ.

10. درج ذیل کی عربی بنائیں:

تم (دو مردوں) نے کھانا نہیں کھایا۔	ہم ہرگز جھوٹ نہیں بولیں گے۔	میں نے پانی نہیں پیا۔
تو (ایک عورت) ہرگز کپڑا نہیں دھوئے گی۔	تو (ایک مرد) نے ابھی تک سبق نہیں لکھا۔	میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔

فِعْلُ الْأَمْرِ: هُوَ مَا يُطْلَبُ بِهٖ حُصُولُ شَيْءٍ بَعْدَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ. ”فعل امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے سے زمانۂ تکلم کے بعد کسی چیز کے حصول کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔“ جیسے: اُكْتُبْ، اِجْتَهِدْ، اِسْمَعْ، اِسْعَ، اِقْضِ، اُنْصُرْ، اُنْصُرَا، اُنْصُرُوا، اُنْصُرِي.

وضاحت: فعل امر وہ فعل ہے جس میں متکلم زمانۂ حال میں مطالبہ کرتا ہے کہ زمانۂ تکلم کے بعد، یعنی مستقبل میں یہ کام کیا جائے۔

علامت: اس کی علامت یہ ہے کہ یہ طلب پر دلالت کرے اور اس کے ساتھ ساتھ اس پر نونِ تاکید اور یائے مخاطبہ کا آنا درست ہو، جیسے: اُنْصُرَنَّ، ﴿فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا﴾ (مریم 26:19) ”پس کھا اور پی تو (اے مریم!) اور تیری آنکھ ٹھنڈی ہو جائے۔“

فعل امر کی اقسام

فعل امر کی تین قسمیں بیان کی جاتی ہیں: 1 امر حاضر معروف 2 امر غائب و متکلم معروف 3 امر مجہول

آپ پڑھ چکے ہیں کہ امر حاضر معروف ہی حقیقت میں فعل امر ہوتا ہے جبکہ امر غائب و متکلم معروف اور امر مجہول حقیقت میں فعل مضارع ہوتا ہے جو لامِ امر کے داخل ہونے سے مجزوم ہو جاتا ہے۔ اس سبق میں ہم صرف فعلِ امر (امر حاضر معروف) کے بارے میں پڑھیں گے۔ امر غائب و متکلم معروف اور امر مجہول بنانے کا طریقہ ہم مضارع کے تغیرات و عوامل میں لامِ امر کے تحت پڑھ چکے ہیں۔

امر بنانے کا طریقہ: فعل امر مضارع حاضر معروف سے مندرجہ ذیل طریقے سے بنتا ہے:

| 1 | علامتِ مضارع کو گرا دیں۔

|2| اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف متحرک ہے تو شروع میں کسی تبدیلی یا اضافے کی ضرورت نہیں۔

|3| اگر علامتِ مضارع کے بعد والا حرف ساکن ہے تو شروع میں ہمزۂ وصل لگا دیں۔

|4| ہمزۂ وصل کی حرکت کے لیے عینِ کلمہ کو دیکھیں۔ اگر عینِ کلمہ مضموم ہو تو ہمزۂ وصل مضموم اور اگر مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزۂ وصل مکسور ہوگا۔

|5| اگر آخری حرف حرفِ صحیح ہے تو اسے ساکن کر دیں اور اگر حرفِ علت ہے تو اسے گرا دیں۔

|6| اگر آخر میں نونِ اعرابی ہو تو اسے گرا دیں، جیسے: تَضْرِبَانِ سے اِضْرِبَا، تَضْرِبُونَ سے اِضْرِبُوا، تَضْرِبِينَ سے اِضْرِبِي اور نونِ جمع مؤنث کو اپنی حالت پر رہنے دیں، جیسے: تَضْرِبْنَ سے اِضْرِبْنَ.

|7| صیغہ واحد مذکر حاضر میں اگر آخری حرف کو ساکن کرنے سے التقائے ساکنین ہو جائے تو پہلے ساکن کو گرا دیں، جیسے: تَقُولُ سے قُلْ اور تَسْتَجِيبُ سے اِسْتَجِبْ.

مثالیں: تَضَعُ سے ضَعْ، تَقِي سے قِ، تَتَعَلَّمُ سے تَعَلَّمْ، تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ، تَدْعُو سے اُدْعُ، تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَرْمِي سے اِرْمِ، تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ، تَخْشٰى سے اِخْشَ.

فعل امر کا ہمزہ: ثلاثی مجرد و غیر ثلاثی مجرد میں فعل امر کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے جو ماقبل سے ملنے کی صورت میں تلفظ سے گر جاتا ہے، جیسے: اِقْرَؤُوا اور اُكْتُبْ سے فَاقْرَؤُوا اور وَاكْتُبْ. مگر باب افعال کے امر کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے جو ماقبل سے ملنے کی صورت میں بھی تلفظ سے ساقط نہیں ہوتا بلکہ پڑھا جاتا ہے، جیسے: أَكْرِمْ، أَحْسِنْ، أَعْطِ سے فَأَكْرِمْ وَ أَحْسِنْ، ثُمَّ أَعْطِ وغیرہ۔

گردان فعل امر

گردان	معنی	صیغہ
اُنْصُرْ	تو ایک مرد مدد کر	واحد مذکر مخاطب
اُنْصُرَا	تم دو مرد مدد کرو	تثنیہ مذکر مخاطب
اُنْصُرُوا	تم کئی مرد مدد کرو	جمع مذکر مخاطب

گردان	معنی	صیغہ
اُنْصُرِي	تو ایک عورت مدد کر	واحد مؤنث مخاطب
اُنْصُرَا	تم دو عورتیں مدد کرو	تثنیہ مؤنث مخاطب
اُنْصُرْنَ	تم کئی عورتیں مدد کرو	جمع مؤنث مخاطب

فائدہ امر میں واحد مؤنث، تثنیہ مذکر و مؤنث اور جمع مذکر سے نونِ اعرابی ساقط ہو جاتا ہے، مگر جمع مؤنث میں نونِ جمع برقرار رہتا ہے۔ امر حاضر معروف کے تمام (چھ) صیغے مبنی ہوتے ہیں، جبکہ امر کی باقی قسمیں حقیقت میں فعل مضارع ہونے کی وجہ سے معرب ہوتی ہیں۔ سوائے ان صیغوں کے جن میں جمع مؤنث کا نون ہوتا ہے یا جن میں نونِ تاکید مباشرتاً لاحق ہوتا ہے۔

سوالات و تدریبات

1. فعل امر کی تعریف، مثال اور علامت بیان کریں۔
2. امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ بتائیں۔
3. امر غائب و متکلم حقیقت میں کیا ہے؟ اس کی وضاحت کریں۔
4. بتائیں کہ فعل امر کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے یا قطعی؟ مثالیں بھی دیں۔
5. مندرجہ ذیل صیغوں سے امر حاضر معروف کی مکمل گردان کریں:

   اِذْهَبْ ...... اِجْلِسْ ...... اُدْخُلْ ...... اِجْتَنِبْ ...... أَقْبِلْ

6. اِذْهَبُوا، اِضْرِبِي، اُنْصُرْ کیا صیغے ہیں اور ان کے کیا معانی ہیں؟
7. پانچ جملے بنائیں جن میں اپنے کسی دوست کو پانچ کام کرنے کو کہیں۔
8. نمونے کے مطابق فعل امر حاضر معروف کی گردان کریں:

نمونہ	اَلذَّهَابُ	اِذْهَبْ	اِذْهَبَا	اِذْهَبُوا	اِذْهَبِي	اِذْهَبَا	اِذْهَبْنَ
	اَلشَّرَفُ	....	....	....	....	....	....
	اَلرَّمْيُ	....	....	....	....	....	....
	اَلتَّعْلِيمُ	....	....	....	....	....	....
	اَلِاسْتِخْرَاجُ	....	....	....	....	....	....
	اَلتَّرْجَمَةُ	....	....	....	....	....	....

9 مندرجہ ذیل خالی جگہ فعل امر حاضر معروف ضَعْ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

1 يَا إِبْرَاهِيمُ! .... الطَّعَامَ عَلَى الْمَائِدَةِ.

2 أَيُّهَا الطُّلَّابُ! .... الْمَصَاحِفَ عَلَى الرُّفُوفِ.

3 يَا مُسْفِرَةُ! .... كُتُبَكِ مُرَتَّبَةً.

4 يَا أَخَوَايَ! .... كُتُبَكُمَا مُرَتَّبَةً.

10 مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

تم کئی مرد معزز ہو جاؤ۔ تو ایک عورت قرآن پڑھ۔ تم دو عورتیں مارو۔

تم کئی عورتیں سبق لکھو۔ تم دو عورتیں کپڑے دھوؤ۔ تم دو مرد لوٹ جاؤ۔

فعل مؤکد

آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل مؤکد وہ فعل ہے جس پر نون تاکید (توکید) داخل ہو۔ اس سبق میں آپ نون تاکید اور اس کے احکام تفصیل کے ساتھ پڑھیں گے۔

نون تاکید: وہ نون جو فعل مضارع اور امر کے آخر میں معنی کی تاکید اور پختگی کے لیے لگایا جاتا ہے۔

نون تاکید کے احکام

نون تاکید کے بارے میں درج ذیل باتیں یاد رکھیں:

|1| عام طور پر فعل ماضی پر نون تاکید نہیں آتا۔ [1]

|2| فعل امر پر نونِ ثقیلہ وخفیفہ دونوں آسکتے ہیں، جیسے: اُكْتُبَنَّ، اِجْتَهِدَنْ.

|3| فعل مضارع پر نونِ تاکید کے آنے کی تین صورتیں ہیں: 1 وجوبی 2 جوازی 3 ممتنع

1 **وجوبی صورت:** فعل مضارع جب جوابِ قسم اور مثبت ہو، مستقبل کے معنی پر دلالت کرتا ہو، لامِ تاکید اور مضارع کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو تو اس پر نونِ تاکید کا لانا واجب ہے، جیسے: ﴿ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ (الأنبيآء 21:57) ''اللہ کی قسم! میں ضرور ہی تمھارے بتوں کے ساتھ خفیہ تدبیر کروں گا۔''

2 **جوازی صورت:** درج ذیل صورتوں میں نونِ تاکید کا لانا جائز ہے:

[1] بعض صرفیوں کے نزدیک جب فعل ماضی مستقبل کے معنی میں ہو تو اس پر بھی نون تاکید آسکتا ہے، ان کی دلیل مسند أحمد اور صحیح مسلم میں دجال کے متعلق یہ حدیث: «فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ أَحَدٌ». ''پس اگر کوئی (اسے) پا ہی لے۔'' اور یہ شعر ہے:

دَامَنَّ سَعْدُكِ لَوْ رَحِمْتِ مُتَيَّمًا	لَوْلَاكِ لَمْ يَكُ لِلصَّبَابَةِ جَانِحًا
تیری اقبال مندی ہمیشہ رہے اگر تو عاشق پر رحم کرے	اگر تو نہ ہوتی تو عشق کی طرف کوئی بھی مائل نہ ہوتا

|1| جب فعل مضارع اس إِنْ شرطیہ کے لیے شرط واقع ہو جس کے بعد مَا زائدہ ہو، جیسے: ﴿ وَإِمَّا[1] تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً ﴾ (الأنفال 58:8) ''اور اگر آپ کو کسی قوم سے خیانت کا واقعی اندیشہ ہو۔''

|2| جب فعل مضارع پر ادوات طلب آئے ہوں، جیسے:

لامِ امر: لِيُنْفِقْ / لِيُنفِقَنَّ زَيْدٌ.

لائے نہی: جیسے: ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غٰفِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾ (إبراهيم 42:14) ''اور آپ اللہ (تعالیٰ) کو ہرگز اس سے غافل گمان نہ کریں جو ظالم لوگ کر رہے ہیں۔''

اداتِ استفہام، جیسے: أَ تَجْهَرُ / تَجْهَرَنَّ بِرَأْيِكَ؟

اداتِ تمنی، جیسے: لَيْتَ الْعِلْمَ يَكْشِفُ / يَكْشِفَنَّ كُلَّ الْأَمْرَاضِ.

اداتِ ترجی، جیسے: لَعَلَّ الْعِلْمَ يُخْرِجُ / يُخْرِجَنَّ كُنُوزَ الصَّحَارٰى.

یا اداتِ نفی (مَا وَلَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو، جیسے: ﴿ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ﴾ (الأنفال 25:8) ''اور اس فتنے سے بچ جاؤ جو مخصوص طور پر صرف انھی لوگوں کو نہیں پہنچے گا جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا ہے۔''

3 ممتنع صورت: جب فعل پر نون تاکید لانا نہ واجب ہو نہ جائز ہو تو اس وقت نون تاکید لانا ممتنع ہوگا، مثلاً:

جب فعل مضارع منفی قسم کے جواب میں ہو اگرچہ نفی مقدر ہی کیوں نہ ہو، جیسے: تَاللّٰهِ لَا يَذْهَبُ الْعُرْفُ بَيْنَ اللّٰهِ وَ النَّاسِ. ''اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں اور لوگوں کے ہاں نیکی ضائع نہیں ہوتی۔''

نفی مقدر کی مثال: ﴿ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ ﴾ (يوسف 85:12) ''اللہ کی قسم! تو ہمیشہ یوسف کو یاد کرتا رہے گا۔''

نونِ تاکید کی اقسام

نون تاکید کی دو قسمیں ہیں: 1 نونِ ثقیلہ 2 نونِ خفیفہ

یہ دونوں مضارع کی معنوی تاکید کے لیے آتے ہیں اور مضارع کو زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتے ہیں۔

نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ مضارع کے آخر میں آتے ہیں، ان دونوں کے ساتھ مضارع کے شروع میں لامِ تاکید بھی آجاتا ہے[2] جو ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے، جیسے: ﴿ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ ''بلاشبہ میں ضرور تمھارے بتوں کے

[1] إِمَّا اصل میں إِنْ مَا ہے، إِنْ شرطیہ اور مَا زائدہ ہے۔ [2] نونِ تاکید کے ساتھ لامِ تاکید کا آنا ضروری نہیں۔

ساتھ خفیہ تدبیر کروں گا۔" ﴿ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ﴾ "بلاشبہ ہم ضرور پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔"

فائدہ لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ ہے، نونِ خفیفہ کو قرآنی رسم الخط کی وجہ سے الف کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ میں فرق: نونِ ثقیلہ اور نونِ خفیفہ میں فرق یہ ہے کہ نونِ ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں میں آتا ہے اور نونِ خفیفہ صرف آٹھ صیغوں میں آتا ہے۔ باقی چھ صیغے جن میں نونِ ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے ان صیغوں میں نونِ خفیفہ نہیں آتا کیونکہ ان صیغوں میں نونِ خفیفہ اور الف کے جمع ہو جانے سے دو ساکن جمع ہو جائیں گے اور یہ کلامِ عرب میں ثقیل اور دشوار ہے۔

نونِ ثقیلہ کی وجہ سے مضارع میں ہونے والی تبدیلیاں

نونِ ثقیلہ کے آنے سے فعل مضارع میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں:

1. سات صیغوں سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے، وہ سات صیغے یہ ہیں: چاروں تثنیہ، جمع مذکر غائب و مخاطب اور واحد مؤنث مخاطب۔
2. جمع مذکر غائب و مخاطب میں واؤ گر جاتا ہے اور اس سے پہلے ضمہ باقی رہتا ہے۔
3. واحد مؤنث مخاطب کی یاء گر جاتی ہے اور اس سے پہلے کسرہ باقی رہتا ہے۔
4. جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں آتی کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

نونِ ثقیلہ سے پہلے حرف کی حالت

1. پانچ صیغوں میں نونِ ثقیلہ سے پہلے حرف پر فتحہ آتا ہے، وہ پانچ صیغے یہ ہیں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم۔
2. دو صیغوں میں اس سے پہلے حرف پر ضمہ آتا ہے، یعنی جمع مذکر غائب اور جمع مذکر مخاطب۔
3. ایک صیغے میں نونِ ثقیلہ سے پہلے حرف پر کسرہ آتا ہے اور وہ واحد مؤنث مخاطب کا صیغہ ہے۔
4. چھ صیغوں میں نونِ ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے اور وہ یہ ہیں: چاروں تثنیہ، جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب۔

نونِ ثقیلہ کی حرکت

جن چھ صیغوں میں نونِ ثقیلہ سے پہلے الف آتا ہے، وہاں نونِ ثقیلہ مکسور اور باقی آٹھ صیغوں میں مفتوح ہوتا ہے۔

گردان فعل مؤکد با نون ثقیلہ وخفیفہ

مضارع معروف	مضارع معروف بہ لائے نہی	امر معروف	مضارع معروف	مضارع معروف بہ لائے نہی	امر معروف
بانون تاکید ثقیلہ			بانون تاکید خفیفہ		
لَيَنْصُرَنَّ	لَا يَنْصُرَنَّ	لِيَنْصُرَنَّ	لَيَنْصُرَنْ	لَا يَنْصُرَنْ	لِيَنْصُرَنْ
لَيَنْصُرَانِّ	لَا يَنْصُرَانِّ	لِيَنْصُرَانِّ	x	x	x
لَيَنْصُرُنَّ	لَا يَنْصُرُنَّ	لِيَنْصُرُنَّ	لَيَنْصُرُنْ	لَا يَنْصُرُنْ	لِيَنْصُرُنْ
لَتَنْصُرَنَّ	لَا تَنْصُرَنَّ	لِتَنْصُرَنَّ	لَتَنْصُرَنْ	لَا تَنْصُرَنْ	لِتَنْصُرَنْ
لَتَنْصُرَانِّ	لَا تَنْصُرَانِّ	لِتَنْصُرَانِّ	x	x	x
لَيَنْصُرْنَانِّ [1]	لَا يَنْصُرْنَانِّ	لِيَنْصُرْنَانِّ	x	x	x
لَتَنْصُرَنَّ	لَا تَنْصُرَنَّ	اُنْصُرَنَّ	لَتَنْصُرَنْ	لَا تَنْصُرَنْ	اُنْصُرَنْ
لَتَنْصُرَانِّ	لَا تَنْصُرَانِّ	اُنْصُرَانِّ	x	x	x
لَتَنْصُرُنَّ	لَا تَنْصُرُنَّ	اُنْصُرُنَّ	لَتَنْصُرُنْ	لَا تَنْصُرُنْ	اُنْصُرُنْ
لَتَنْصُرِنَّ	لَا تَنْصُرِنَّ	اُنْصُرِنَّ	لَتَنْصُرِنْ	لَا تَنْصُرِنْ	اُنْصُرِنْ
لَتَنْصُرَانِّ	لَا تَنْصُرَانِّ	اُنْصُرَانِّ	x	x	x
لَتَنْصُرْنَانِّ [1]	لَا تَنْصُرْنَانِّ	اُنْصُرْنَانِّ	x	x	x
لَأَنْصُرَنَّ	لَا أَنْصُرَنَّ	لِأَنْصُرَنَّ	لَأَنْصُرَنْ	لَا أَنْصُرَنْ	لِأَنْصُرَنْ
لَنَنْصُرَنَّ	لَا نَنْصُرَنَّ	لِنَنْصُرَنَّ	لَنَنْصُرَنْ	لَا نَنْصُرَنْ	لِنَنْصُرَنْ

[1] جمع مؤنث کے دونوں صیغوں میں نونِ ثقیلہ سے پہلے جو الف ہے، اسے ''الف فاصل'' کہتے ہیں کیونکہ یہ، نونِ جمع اور نونِ تاکید میں فصل (علیحدگی) کے لیے آتا ہے۔

سوالات و تدریبات

1. نونِ تاکید کی تعریف کریں اور اس کے احکام بیان کریں، نیز مضارع پر نونِ تو کید کے آنے کی وجوبی اور جوازی صورتیں لکھیں۔
2. نونِ تاکید ثقیلہ اور نونِ تاکید خفیفہ میں کیا فرق ہے؟ وضاحت سے بیان کریں۔
3. نونِ تاکید کون سے افعال پر آتا ہے؟
4. نونِ تاکید ثقیلہ کی وجہ سے مضارع میں کیا تبدیلیاں آتی ہیں؟ مفصل ذکر کریں۔
5. یَسْمَعُ اور یَجْلِسُ سے فعل مضارع معروف و مجہول بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ کی گردان کریں۔
6. درج ذیل افعال سے فعل مؤکد بانون ثقیلہ و خفیفہ کے دیے گئے صیغے بنائیں:

صیغے	یَدْرُسُ	یَطْمَئِنُّ	اِغْسِلْ	اُكْتُبْ	لِيَذْهَبْ	لَا تَسْمَعْ
جمع مذکر مخاطب	....	....	....	....	....	....
جمع مؤنث مخاطب	....	....	....	....	....	....
واحد مؤنث مخاطب	....	....	....	....	....	....

7. مندرجہ ذیل خالی جگہیں دیے گئے نمونے کے مطابق پُر کریں:

	مصدر	ماضی	مضارع	مضارع بانون ثقیلہ	امر	امر بانون ثقیلہ
نمونہ	عِلْمٌ	عَلِمَ	يَعْلَمُ	لَيَعْلَمَنَّ	اِعْلَمْ	اِعْلَمَنَّ
	كَرَمٌ	....	....	....	....	....
	فَتْحٌ	....	....	....	....	....
	سَمْعٌ	....	....	....	....	....
	نَفْخٌ	....	....	....	....	....

مَنْعٌ	....	....	....	....	....
مَدْحٌ	....	....	....	....	....

(8) درج ذیل عبارات میں ملوّن کلمات کے صیغے حل کریں:

﴿لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ ، ﴿اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْكِلٰهُمَا﴾ ، ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَىِٕذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ ، ﴿وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ﴾ ، ﴿وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ﴾ ، «لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ».

(9) مندرجہ ذیل کی عربی بنائیں:

وہ البتہ ضرور حاضر ہوں گے۔ — میں البتہ ضرور دودھ پیوں گا۔

وہ البتہ ضرور قرآن پڑھے گی۔ — تم البتہ ضرور کھانا کھاؤ گے۔

تم ضرور محنت کرو گی۔ — ہم سب ضرور کھیلیں گے۔

سب سے پہلے کلمے پر غور کریں کہ سہ اقسام میں سے کیا ہے؟ اسم ہے، فعل ہے یا حرف؟

اگر معلوم ہو جائے کہ یہ کلمہ حرف، فعلِ جامد، اسمِ مبنی یا عجمی علم ہے تو یہ صرف کا موضوع نہیں۔

اگر کلمہ فعل متصرف ہے تو اس کے متعلق درج ذیل باتیں معلوم کریں:

|1| ثلاثی ہے یا رباعی؟ |2| مجرد ہے یا مزید فیہ؟ |3| وزن اور باب کیا ہے؟ |4| صحیح و معتل میں سے کیا ہے؟ |5| فعل ماضی ہے یا مضارع، یا امر؟ |6| معروف ہے یا مجہول؟ |7| واحد کا صیغہ ہے یا تثنیہ، یا جمع کا؟ |8| مذکر کا صیغہ ہے یا مؤنث کا؟ |9| متکلم ہے، یا مخاطب، یا غائب؟ |10| اگر کلمے میں کوئی تغیر، تعلیل و حذف ہوا ہے تو صیغے کی اصل اور اس میں جاری ہونے والا قاعدہ بھی معلوم کریں۔

اگر کلمہ اسمِ معرب ہے تو اس کے بارے میں مندرجہ ذیل امور معلوم کریں:

|1| ثلاثی ہے یا رباعی، یا خماسی؟ |2| مجرد ہے یا مزید فیہ؟ |3| صحیح و معتل میں سے کیا ہے؟ |4| جامد ہے کہ مشتق؟ |5| جوامد میں سے مصدر ہے یا غیر مصدر؟ |6| مشتق ہے تو اسمائے مشتقہ میں سے کیا ہے؟ |7| اس مشتق کا وزن اور باب کیا ہے؟ |8| واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟ |9| مذکر ہے یا مؤنث؟ |10| اگر کلمے میں کوئی تغیر، تعلیل و حذف ہوا ہے تو صیغے کی اصل اور اس میں جاری ہونے والا قاعدہ بھی معلوم کریں۔

مثال |1| كَتَبَ کیا صیغہ ہے؟

جواب: كَتَبَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف، وزن فَعَلَ، باب نَصَرَ، صحیح و معتل میں سے سالم، شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد۔

مثال |2| اِسْتَخْرَجَ کیا صیغہ ہے؟

جواب: اِسْتَخْرَجَ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف، وزن اِسْتَفْعَلَ، باب استفعال، صحیح و معتل میں سے سالم، شش اقسام میں سے ثلاثی مزید فیہ۔

مثال |3| مَمْدُودٌ کیا صیغہ ہے؟

جواب: مَمْدُودٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول، بروزن مَفْعُولٌ، باب نَصَرَ، صحیح ومعتل میں سے مضاعف اور شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد۔

مثال |4| مُدَحْرِجٌ کیا صیغہ ہے؟

جواب: مُدَحْرِجٌ صیغہ واحد مذکر، اسم فاعل، بروزن مُفَعْلِلٌ، باب فَعْلَلَة، صحیح ومعتل میں سے سالم اور شش اقسام میں سے رباعی مجرد۔

مثال |5| رَجُلٌ کیا صیغہ ہے؟

جواب: رَجُلٌ صیغہ واحد مذکر، اسم جامد، بروزن فَعُلٌ، صحیح ومعتل میں سے سالم اور شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہے۔

مثال |6| ضَرْبٌ کیا صیغہ ہے؟

جواب: ضَرْبٌ صیغہ اسم جامد مصدر، بروزن فَعْلٌ، صحیح ومعتل میں سے سالم اور شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہے۔

مثال: |7| دَعَا کیا صیغہ ہے؟

جواب: دَعَا صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معروف بروزن فَعَلَ، باب نَصَرَ، صحیح ومعتل میں سے ناقص واوی اور شش اقسام میں سے ثلاثی مجرد ہے۔ اصل میں دَعَوَ تھا، قاعدۂ قَالَ کے تحت دَعَا ہوا۔

املاحظہ آئندہ اسباق میں صیغہ معلوم کرنے کے سوال کا جواب مذکورہ اسلوب کے مطابق ہی دیں۔

سوالات و تدریبات

1. صیغہ حل کرنے کا طریقہ بیان کریں۔
2. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

خَتَمَ ...... يَعْرِفُونَ ...... مَاكَسَبَتْ ...... كَانُوا يَعْمَلُونَ ...... لَاتَقْتُلُوا
يُنْظَرُونَ ...... يَنْعِقُ ...... لَايُعْرَفْنَ ...... يَلْعَنُ ......كُتِبَ
لَاتَقْرَبُوا ...... يَرْشُدُونَ ...... اِشْرَبُوا ...... يُرْزَقُونَ ...... اِهْبِطُوا
يَسْخَرُونَ ...... حَسِبْتُمْ ...... لَمْ يَلْبَثُوا ...... تَعْقِلُونَ ...... اِبْعَثْ
تَحْمِلُ ...... هَزَمُوا ...... لَاتَحْسَبَنَّ ...... لَنْ تَفْعَلُوا ...... لِيَصْفَحُوا.

افعال میں سے کوئی بھی فعل ایسا نہیں جو حقیقت میں تین حروف سے کم پر مشتمل ہو۔ بعض افعال جو بظاہر تین سے کم حروف پر مشتمل ہوتے ہیں وہ اصل میں ایسے نہیں ہوتے بلکہ ان کا کوئی حرف محذوف ہوتا ہے، جیسے: کُلْ اصل میں أُؤْکُلْ اور قِ اصل میں اِوْقِي تھا۔ حذف وتعلیل سے ان کی یہ شکلیں رہ گئی ہیں۔

فعل میں اصلی حروف چار تک ہوتے ہیں اور زائد مل کر چھ تک ہو سکتے ہیں، جیسے: اِسْتَغْفَرَ.

تعدادِ حروف کے لحاظ سے فعل کی اقسام

تعدادِ حروف کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: 1 ثلاثی 2 رباعی [1]

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: مُجرد اور مزید فیہ۔ اس طرح سے فعل کی چار قسمیں بن جاتی ہیں:

1 ثلاثی مجرد 2 ثلاثی مزید فیہ 3 رباعی مجرد 4 رباعی مزید فیہ

فعل ثلاثی مجرد: وہ فعل جس میں تینوں حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: دَخَلَ، نَصَرَ.

فعل ثلاثی مزید فیہ: وہ فعل جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: أَخْرَجَ (ہمزہ زائد ہے) اِنْصَرَفَ (ہمزہ اور نون زائد ہیں) اِسْتَخْرَجَ (اس میں ہمزہ، سین اور تاء زائد ہیں)

فعل رباعی مجرد: وہ فعل جس میں چاروں حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے: بَعْثَرَ، دَحْرَجَ.

فعل رباعی مزید فیہ: وہ فعل جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے: تَدَحْرَجَ (تاء زائد ہے) اِقْشَعَرَّ (ہمزہ اور دوسری راء زائد ہیں)

[1] فعل خماسی نہیں ہوتا۔

مجرد اور مزید فیہ کی شناخت

فعل مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کے لیے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب خاص ہے، اگر اس صیغے میں زائد حرف نہ ہو تو اسے اور اس کے مصدر و تمام مشتقات کو مجرد ہی کہیں گے، جیسے: یَخْرُجُ اپنی ماضی خَرَجَ کے لحاظ سے مجرد کہلائے گا کیونکہ اس کی ماضی میں کوئی حرف زائد نہیں، اسی طرح خَارِجٌ، اُخْرُجْ وغیرہ بھی مجرد ہی کہلائیں گے، البتہ یُخْرِجُ اپنی ماضی أَخْرَجَ کے لحاظ سے مزید فیہ کہلائے گا کیونکہ اس میں ایک حرف (ہمزہ) زائد ہے، لہٰذا اس کا مصدر اور مشتقات بھی مزید فیہ ہی کہلائیں گے۔

حرفِ اصلی اور زائد کا فرق

جو حرف کلمہ کے تمام تغیرات میں قائم رہے وہ اصلی ہوتا ہے اور جو ایک ہی مادہ کے بعض ابواب اور صیغوں میں موجود ہو اور بعض میں نہ ہو، وہ زائد ہوتا ہے، جیسے: کَرُمَ سے أَکْرَمَ، اس میں کَرُمَ کے تمام حروف اصلی ہیں اور أَکْرَمَ کا ہمزہ زائد ہے۔ اور قَبِلَ سے تَقَبَّلَ، اس میں قَبِلَ کے تمام حروف اصلی ہیں اور تَقَبَّلَ میں ت اور ایک ب زائد ہے، لہٰذا کَرُمَ اور قَبِلَ دونوں فعل ماضی، مجرد ہیں جبکہ أَکْرَمَ اور تَقَبَّلَ دونوں فعل ماضی، مزید فیہ ہیں۔ اسی طرح عَلِمَ، یَعْلَمُ، عَالِمٌ اور مَعْلُومٌ یہ سب مجرد ہی کہلائیں گے اگرچہ ان میں ع، ل اور م حروفِ اصلیہ اور ي، ا اور و زائد ہیں، اس لیے کہ ان کی ماضی میں کوئی حرف زائد نہیں۔

سوالات و تدریبات

1. تعدادِ حروف کے لحاظ سے فعل کی قسمیں تفصیلاً لکھیں۔
2. مجرد اور مزید فیہ کی شناخت کیسے کی جاتی ہے؟
3. حروف اصلیہ اور زائدہ میں فرق کیسے کیا جاتا ہے؟
4. مناسب لفظ سے خالی جگہیں پُر کریں:

   1. جس فعل میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، اسے .... کہتے ہیں۔
   2. جس فعل میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو، اسے .... کہتے ہیں۔
   3. فعل مجرد و مزید فیہ کی شناخت کے لیے ماضی معروف کا صیغہ........... خاص ہے۔
   4. فعل میں کم از کم .... اور زیادہ سے زیادہ ....حرف ہوتے ہیں۔

باب: باب کا لغوی معنی ہے: دروازہ ۔ اصطلاحاً: ثلاثی مجرد میں فعل ماضی اور فعل مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کے مجموعے کو اور غیر ثلاثی مجرد میں مصدر کے وزن کو ''باب'' کہتے ہیں۔

ثلاثی مجرد میں فعل ماضی کے تین وزن ہیں اور مضارع کے بھی تین وزن آتے ہیں۔ اس طرح تین کو تین میں ضرب دینے سے کل نو باب بنتے ہیں لیکن ان میں سے چھ ابواب استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں تین کے ماضی و مضارع کے عینِ کلمہ کی حرکت مختلف اور تین کی متفق ہوتی ہے۔ جن کی حرکات مختلف ہوتی ہیں، انھیں کثرتِ استعمال کی بنا پر ''اصول'' اور جن کی مختلف ہوتی ہیں، انھیں ''فروع'' کہتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

	نمبر شمار	باب	وزن
اصول	1	نَصَرَ يَنْصُرُ	فَعَلَ يَفْعُلُ
	2	ضَرَبَ يَضْرِبُ	فَعَلَ يَفْعِلُ
	3	سَمِعَ يَسْمَعُ	فَعِلَ يَفْعَلُ
فروع	1	فَتَحَ يَفْتَحُ	فَعَلَ يَفْعَلُ
	2	كَرُمَ يَكْرُمُ	فَعُلَ يَفْعُلُ
	3	حَسِبَ يَحْسِبُ	فَعِلَ يَفْعِلُ

سوالات و تدریبات

① باب کی لغوی و اصطلاحی تعریف بیان کریں۔

② ثلاثی مجرد کے کتنے باب آتے ہیں؟ مع مثال ذکر کریں۔

③ اصول کے ابواب سے دیے گئے نمونے کے موافق صرف صغیر لکھیں:

مصدر	ماضی معروف	مضارع معروف	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	امر	نہی	اسم ظرف	اسم آلہ	اسم تفضیل
اَلنَّصْرُ	نَصَرَ	يَنْصُرُ	نَاصِرٌ	نُصِرَ	يُنْصَرُ	مَنْصُورٌ	اُنْصُرْ	لَا تَنْصُرْ	مَنْصَرٌ	مِنْصَرٌ	أَنْصَرُ
① باب نَصَرَ وزن فَعَلَ يَفْعُلُ											
اَلطَّلَبُ	طَلَبَ	يَطْلُبُ	طَالِبٌ	طُلِبَ	يُطْلَبُ	مَطْلُوبٌ	اُطْلُبْ	لَا تَطْلُبْ	مَطْلَبٌ	مِطْلَبٌ	أَطْلَبُ
اَلْقَتْلُ	قَتَلَ	يَقْتُلُ	قَاتِلٌ	قُتِلَ	يُقْتَلُ	مَقْتُولٌ	اُقْتُلْ	لَا تَقْتُلْ	مَقْتَلٌ	مِقْتَلٌ	أَقْتَلُ
اَلدُّخُولُ	دَخَلَ	يَدْخُلُ	دَاخِلٌ	دُخِلَ	يُدْخَلُ	مَدْخُولٌ	اُدْخُلْ	لَا تَدْخُلْ	مَدْخَلٌ	مِدْخَلٌ	أَدْخَلُ
② باب ضَرَبَ وزن فَعَلَ يَفْعِلُ											
اَلْغَلَبَةُ	غَلَبَ	يَغْلِبُ	غَالِبٌ	غُلِبَ	يُغْلَبُ	مَغْلُوبٌ	اِغْلِبْ	لَا تَغْلِبْ	مَغْلِبٌ	مِغْلَبٌ	أَغْلَبُ
اَلظُّلْمُ	ظَلَمَ	يَظْلِمُ	ظَالِمٌ	ظُلِمَ	يُظْلَمُ	مَظْلُومٌ	اِظْلِمْ	لَا تَظْلِمْ	مَظْلِمٌ	مِظْلَمٌ	أَظْلَمُ
اَلْكَذِبُ	كَذَبَ	يَكْذِبُ	كَاذِبٌ	كُذِبَ	يُكْذَبُ	مَكْذُوبٌ	اِكْذِبْ	لَا تَكْذِبْ	مَكْذِبٌ	مِكْذَبٌ	أَكْذَبُ
③ باب سَمِعَ وزن فَعِلَ يَفْعَلُ											
اَلْعِلْمُ	عَلِمَ	يَعْلَمُ	عَالِمٌ	عُلِمَ	يُعْلَمُ	مَعْلُومٌ	اِعْلَمْ	لَا تَعْلَمْ	مَعْلَمٌ	مِعْلَمٌ	أَعْلَمُ
اَلشَّهَادَةُ	شَهِدَ	يَشْهَدُ	شَاهِدٌ	شُهِدَ	يُشْهَدُ	مَشْهُودٌ	اِشْهَدْ	لَا تَشْهَدْ	مَشْهَدٌ	مِشْهَدٌ	أَشْهَدُ

اَلسَّمْعُ	......سَمِعَ	......يَسْمَعُ	......سَامِعٌ	......سُمِعَ	......يُسْمَعُ	......مَسْمُوْعٌ	......اِسْمَعْ	......لَا تَسْمَعْ	......مَسْمَعٌ	......مِسْمَعٌ	......اَسْمَعُ

4. فروع کے ابواب سے مندرجہ ذیل کی ماضی، مضارع اور امر کی گردان کیجیے:

   1. باب فَتَحَ سے: اَلْجَرْحُ، اَلْمَنْعُ، اَلصَّبْغُ.
   2. باب كَرُمَ سے: اَللُّطْفُ اَلْقُرْبُ ، اَلْكَثْرَةُ.
   3. باب حَسِبَ سے: اَلْحِسْبَانُ ، اَلنِّعْمَةُ.

ابوابِ غیر ثلاثی مجرد

1 ابوابِ ثلاثی مزید فیہ

فعل ثلاثی مزید فیہ کے بارہ باب ہیں جن کے نام یہ ہیں: |1| إفعال |2| تفعیل |3| مفاعلہ |4| تفعّل |5| تفاعل |6| افتعال |7| انفعال |8| افعلال |9| افعیلال |10| استفعال |11| افعیعال |12| افعوّال.

ان بارہ ابواب میں سے سات ابواب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے، انھیں باہمزہ وصل کہتے ہیں اور پانچ ابواب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی نہیں آتا، انھیں بے ہمزہ وصل کہتے ہیں۔

ملاحظہ باب افعال کے شروع میں آنے والا ہمزہ قطعی ہوتا ہے۔

ہمزۂ وصلی اور قطعی میں فرق

ہمزۂ وصلی اور قطعی دونوں زائد ہوتے ہیں، فرق یہ ہے کہ ہمزۂ وصلی وسطِ کلام میں تلفظ سے گر جاتا ہے، جیسے: ﴿ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ﴾ (یونس 10:102) میں فَانْتَظِرُوا کی ''ف'' کے بعد والا ہمزہ۔ اور ہمزۂ قطعی وسطِ کلام میں بھی تلفظ سے ساقط نہیں ہوتا، جیسے: ﴿ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾ (الشعرآء 26:214) میں أَنْذِرْ کا ہمزہ اور الْأَقْرَبِینَ کا دوسرا ہمزہ۔

بنانے کا طریقہ: یہ ابواب ثلاثی مجرد کی ماضی معروف کے شروع یا وسط میں ایک، دو یا تین حروف بڑھانے سے بنتے ہیں، ان کی تین قسمیں ہیں:

|1| ثلاثی مزید فیہ کے وہ ابواب جو ایک حرف بڑھانے سے بنتے ہیں، تین ہیں:

	باب	بنانے کا طریقہ	مثال	معنی
①	إِفْعَالٌ	مجرد کی فائے کلمہ سے پہلے ہمزہ قطعی بڑھانے سے	كَرُمَ سے أَكْرَمَ يُكْرِمُ إِكْرَامًا	عزت کرنا

<table>
<tr><td colspan="5">مزید مثالیں: أَخْرَجَ ''نکالنا'' أَسْلَمَ ''فرمانبرداری کرنا/ اسلام لانا'' اٰمَنَ ''ایمان لانا'' أَنْزَلَ ''اتارنا''</td></tr>
<tr><td>②</td><td>تَفْعِيلٌ</td><td>مجرد کے عینِ کلمہ کو مشدّد کرنے سے</td><td>صَرَفَ سے صَرَّفَ يُصَرِّفُ تَصْرِيفًا</td><td>پھیر دینا</td></tr>
<tr><td colspan="5">مزید مثالیں: فَرَّحَ ''خوش کرنا'' سَبَّحَ ''سبحان اللہ کہنا'' كَثَّرَ ''زیادہ کرنا'' شَرَّفَ ''شرف بخشا'' كَبَّرَ ''اللہ اکبر کہنا''</td></tr>
<tr><td>③</td><td>مُفَاعَلَةٌ</td><td>مجرد کی فائے کلمہ کے بعد ''ا'' بڑھانے سے</td><td>قَتَلَ سے قَاتَلَ يُقَاتِلُ مُقَاتَلَةً</td><td>لڑائی کرنا</td></tr>
<tr><td colspan="5">مزید مثالیں: ضَارَبَ ''ایک دوسرے کو مارنا'' سَالَمَ ''مصالحت کرنا'' ذَاكَرَ ''مذاکرہ کرنا'' سَافَرَ ''سفر کرنا''</td></tr>
</table>

2 | وہ ابواب جو دو حروف بڑھانے سے بنتے ہیں، پانچ ہیں۔

<table>
<tr><td>①</td><td>تَفَعُّلٌ</td><td>مجرد کے شروع میں ''ت'' لگانے اور عینِ کلمہ کو مشدد کرنے سے</td><td>قَبِلَ سے تَقَبَّلَ يَتَقَبَّلُ تَقَبُّلًا</td><td>قبول کرنا</td></tr>
<tr><td colspan="5">مزید مثالیں: تَعَلَّمَ ''سیکھنا'' تَكَلَّمَ ''گفتگو کرنا'' تَسَلَّمَ ''وصول کرنا/ قبضہ کرنا'' تَطَهَّرَ ''خوب طہارت حاصل کرنا / پاک ہونا/ پاکی حاصل کرنا'' تَذَكَّرَ ''یاد کرنا''</td></tr>
<tr><td>②</td><td>تَفَاعُلٌ</td><td>مجرد کے شروع میں ''ت'' اور فائے کلمہ کے بعد ''ا'' لگانے سے</td><td>قَبِلَ سے تَقَابَلَ يَتَقَابَلُ تَقَابُلًا</td><td>مقابلہ کرنا</td></tr>
<tr><td colspan="5">مزید مثالیں: تَضَارَبَ ''ایک دوسرے کو مارنا'' تَدَاخَلَ ''ایک دوسرے میں داخل ہونا'' تَعَامَلَ ''ایک دوسرے سے معاملہ کرنا'' تَبَاعَدَ ''ایک دوسرے سے دور ہونا''</td></tr>
<tr><td>③</td><td>اِفْتِعَالٌ</td><td>مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور فائے کلمہ کے بعد ''ت'' لگانے سے</td><td>جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ يَجْتَنِبُ اِجْتِنَابًا</td><td>اجتناب کرنا</td></tr>
<tr><td colspan="5">مزید مثالیں: اِجْتَمَعَ ''جمع ہونا'' اِكْتَسَبَ ''حاصل کرنا/ کمانا'' اِفْتَتَحَ ''آغاز کرنا'' اِحْتَكَرَ ''ذخیرہ کرنا''</td></tr>
<tr><td>④</td><td>اِنْفِعَالٌ</td><td>مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور ''ن'' لگانے سے</td><td>فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ يَنْفَطِرُ اِنْفِطَارًا</td><td>پھٹنا</td></tr>
</table>

مزید مثالیں: اِنْفَتَحَ ''کھلنا/کشادہ ہونا'' اِنْکَسَرَ ''ٹوٹنا'' اِنْطَلَقَ ''چلنا، آزاد ہونا'' اِنْقَلَبَ ''پلٹنا''

⑤	اِفْعِلَالٌ	مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی لگانے اور لامِ کلمہ کو مشدد کرنے سے	حَمِرَ سے اِحْمَرَّ يَحْمَرُّ اِحْمِرَارًا	سرخ ہونا

مزید مثالیں: اِعْوَرَّ ''کانا ہونا'' اِخْضَرَّ ''سبز ہونا'' اِسْوَدَّ ''بتدریج سیاہ ہونا''

|3| وہ ابواب جن میں تین حرف بڑھائے جاتے ہیں، چار ہیں:

①	اِفْعِيلَالٌ	مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور عینِ کلمہ کے بعد ''ا'' بڑھانے اور لامِ کلمہ کو مشدّد کرنے سے	دَهِمَ سے اِدْهَامَّ يَدْهَامُّ اِدْهِيمَامًا	بتدریج سیاہ ہونا

مزید مثالیں: اِحْمَارَّ ''بتدریج سرخ ہونا'' اِخْضَارَّ ''بتدریج سرسبز ہونا'' اِسْوَادَّ ''بتدریج سیاہ ہونا''

②	اِسْتِفْعَالٌ	مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی ''س'' اور ''ت'' لگانے سے	نَصَرَ سے اِسْتَنْصَرَ يَسْتَنْصِرُ اِسْتِنْصَارًا	مدد طلب کرنا

مزید مثالیں: اِسْتَخْرَجَ ''نکالنا'' اِسْتَدْرَجَ ''درجہ بہ درجہ ترقی دینا'' اِسْتَدْرَكَ ''تدارک کرنا'' اِسْتَعْمَلَ ''عامل بنانا/کسی سے کام لینا''

③	اِفْعِيعَالٌ	مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور عینِ کلمہ کے بعد ''و'' بڑھانے اور عینِ کلمہ کو مکرر لانے سے	خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ يَخْشَوْشِنُ اِخْشِيشَانًا	سخت کھردرا ہونا

مزید مثالیں: اِخْضَوْضَبَ ''سرسبز ہونا'' اِعْشَوْشَبَ ''سبز گھاس والا ہونا'' اِحْدَوْدَبَ ''ابھرا ہونا/کبڑا ہونا''

④	اِفْعِوَّالٌ	شروع میں ہمزہ وصلی لگانے اور عینِ کلمہ کے بعد ''و'' مشدد لگانے سے	اِجْلَوَّذَ يَجْلَوِّذُ اِجْلِوَّاذًا	تیز چلنا

مزید مثالیں: اِخْرَوَّطَ ''(راستے کا) طویل ہونا/سفر کا لمبا ہونا'' اِعْلَوَّطَ الْبَعِيرُ ''اونٹ کی گردن سے لٹک کر سوار ہونا''

2 باب رباعی مجرد

رباعی مجرد کا صرف ایک باب ہے: فَعْلَلَةٌ: جیسے: دَحْرَجَ يُدَحْرِجُ دَحْرَجَةً "لڑھکانا"

مزید مثالیں: دَرْبَخَ "خوف سے بھاگنا" بَعْثَرَ "بکھیرنا" عَرْقَبَ "حیلہ کرنا"

3 ابواب رباعی مزید فیہ

رباعی مزید فیہ کے تین ابواب ہیں اور ثلاثی مزید فیہ کی طرح رباعی مجرد کے فعل ماضی میں ایک یا دو حرف بڑھانے سے بنتے ہیں اور یہ دو حصوں میں منقسم ہیں:

|1| جو ایک حرف بڑھانے سے بنتا ہے، وہ صرف ایک ہے:

①	تَفَعْلُلٌ	مجرد کے شروع میں "ت" بڑھانے سے	دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ يَتَدَحْرَجُ تَدَحْرُجًا	لڑھکنا
مزید مثالیں: تَحَصْحَصَ "زمین سے چمٹ کر سیدھا ہو جانا" تَطَأْطَأَ "جھکنا" تَمَضْمَضَ "کلی کرنا"				

|2| وہ باب جن میں دو حرف بڑھائے جاتے ہیں، دو ہیں:

①	اِفْعِنْلَالٌ	مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی لانے اور عینِ کلمہ کے بعد "ن" لگانے سے	حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ يَحْرَنْجِمُ اِحْرِنْجَامًا	جمع ہونا/کسی کام کا ارادہ کرکے پھر اس سے مڑنا
مزید مثالیں: اِفْرَنْقَعَ "انگلیوں کو چٹخنا، عنه: دور ہونا" اِقْرَنْفَطَ "سمٹنا"				
②	اِفْعِلَّالٌ	مجرد کے شروع میں ہمزہ وصلی اور دوسرے لامِ کلمہ کو مشدد کرنے سے	قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ يَقْشَعِرُّ اِقْشِعْرَارًا	کپکپی طاری ہونا/رونگٹے کھڑے ہونا
مزید مثالیں: اِكْفَهَرَّ "تیوری چڑھانا" اِضْمَحَلَّ "کمزور ہونا/نیست و نابود ہونا/ختم ہو جانا" اِدْلَهَمَّ "بہت زیادہ اندھیرا ہونا"				

سوالات و تدریبات

① ثلاثی مزید فیہ کے کل کتنے ابواب ہیں؟

② ثلاثی مجرد سے بابِ إفعال، مفاعلہ اور تفعّل کیسے بنتے ہیں؟

③ وہ ابواب جن میں تین حروف زائد ہوتے ہیں وہ کون سے ہیں؟

④ رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے کتنے باب ہیں اور کون کون سے ہیں؟

⑤ ہمزہ وصلی اور قطعی میں فرق بیان کریں۔

⑥ صَرَفَ سے مندرجہ ذیل ابواب بنائیں:

إفعال، تفعیل، مفاعلہ، تفعّل، انفعال، استفعال.

⑦ مندرجہ ذیل کلمات کے باب بتائیں:

ضَاعَ ...... تَصَفَّقَ ...... اِزْرَقَّ ...... اِزْرَاقَّ ...... اِسْتَكْثَرَ

تَتَعْتَعَ ...... اِطْمَئَنَّ ...... اِعْلَنْكَسَ ...... طَأْطَأَ ...... تَمَاثَلَ.

⑧ دیے گئے نمونے کے مطابق صرف صغیر لکھیں:

مصدر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر	اسم مفعول	امر	نہی	اسم ظرف
اَلْإِكْرَامُ	أَكْرَمَ	يُكْرِمُ	إِكْرَامًا	مُكْرِمٌ	أُكْرِمَ	يُكْرَمُ	إِكْرَامًا	مُكْرَمٌ	أَكْرِمْ	لَا تُكْرِمْ	مُكْرَمٌ
اَلتَّصْرِيفُ	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلتَّصَرُّفُ	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلِاجْتِهَادُ	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلتَّرْجَمَةُ	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....

افعال غیر ثلاثی مجرد کے چند احکام

حرکاتِ ماضی مجہول

ثلاثی مجرد و غیر ثلاثی مجرد کے ابواب کی ماضی مجہول میں ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے، آخری حرف اگر صحیح ہو تو اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے اور اگر آخری حرف الف ہو تو ''ي'' سے بدل جاتا ہے، جیسے: دَعَا سے دُعِيَ، رَمٰی سے رُمِيَ، اِصْطَفٰی سے اُصْطُفِيَ خواہ وہ الف واؤ سے بدلا ہوا ہو یا یاء سے اور باقی متحرک حروف مضموم ہوتے ہیں، جیسے: اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ اور ضمہ کے بعد ''ا'' واقع ہو تو ''و'' سے بدل جاتا ہے، جیسے: قَابَلَ سے قُوبِلَ.

حرکاتِ مضارع معروف

إِفْعَال، تَفْعِيل، مُفَاعَلَه اور فَعْلَلَه، ان چار ابواب کی ماضی چار حرفی ہوتی ہے، مضارع معروف میں ان کی علامتِ مضارع، مضموم ہوتی ہے، جیسے: أَكْرَمَ سے يُكْرِمُ، صَرَّفَ سے يُصَرِّفُ، قَاتَلَ سے يُقَاتِلُ اور بَعْثَرَ سے يُبَعْثِرُ. جبکہ ان چار کے علاوہ باقی تمام ابواب میں علامتِ مضارع مفتوح ہوتی ہے۔

تَفَعُّل، تَفَاعُل، تَفَعْلُل، یہ تین ابواب وہ ہیں جن کی ماضی کے شروع میں ''ت'' زائدہ آتی ہے، مضارع کا ماقبلِ آخر ان تین ابواب میں مفتوح اور ان کے علاوہ باقی ابواب میں مکسور ہوتا ہے۔

حرکاتِ مضارع مجہول

تمام ابواب کے مضارع مجہول میں ماقبلِ آخر مفتوح اور علامتِ مضارع مضموم ہوتی ہے، لیکن باقی حرکات وسکنات بدستور سابقہ حال پر قائم رہتی ہیں، جیسے: يَجْتَنِبُ سے يُجْتَنَبُ، يُقَابِلُ سے يُقَابَلُ.

ہمزہ کا حذف

اِفْتِعَال، اِنْفِعَال، اِفْعِلَال، اِفْعِيلَال، اِسْتِفْعَال، اِفْعِيعَال، اِفْعِوَّال، اِفْعِنْلَال، اِفْعِلَّال، ان ابواب کی ماضی کے شروع میں جو ہمزہ وصل آتا ہے وہ علامتِ مضارع لاحق ہونے کے وقت حذف ہو جاتا ہے، جیسے: اِجْتَنَبَ سے يَجْتَنِبُ، اِنْفَطَرَ سے يَنْفَطِرُ وغیرہ، باب افعال کا ہمزہ اگرچہ قطعی ہے مگر مضارع میں وہ بھی حذف ہو جاتا ہے، جیسے: يُكْرِمُ اصل میں يُأَكْرِمُ تھا۔ [1]

سوالات و تدریبات

1. افعال غیر ثلاثی مجرد میں ماضی مجہول کی حرکات بیان کریں۔
2. افعال غیر ثلاثی مجرد میں مضارع معروف و مجہول کی حرکات بیان کریں۔
3. وہ کون سے ابواب ہیں جن کی ماضی کے شروع میں ہمزۂ وصل آتا ہے مگر یہ ہمزہ، علامتِ مضارع لاحق ہونے کے بعد حذف ہو جاتا ہے؟
4. بتائیں کہ درج ذیل ابواب میں کن ابواب کی علامتِ مضارع مضموم اور کن ابواب کی مفتوح ہوتی ہے؟

اِفْتِعَال ...... اِفْعِيعَال ...... فَعْلَلَة ...... تَفَاعُل ...... مُفَاعَلَة

تَفَعُّل ...... تَفْعِيل ...... تَفَعْلُل ...... اِنْفِعَال ...... إِفْعَال.

5. مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

لَيَسْتَخْلِفَنَّ ...... حُمِّلْتُمْ ...... سَلَّمُوا ...... لَمْ يُسْرِفُوا ...... أُرْسِلَ

يَخْتَصِمُونَ ...... أُزْلِفَتْ ...... لَيُغَيِّرُنَّ ...... لَا تُقَاتِلُونَ ...... يُسَبِّحُونَ

سَبِّحْ ...... لِيُدْحِضُوا ...... يَنْتَصِرُونَ ...... مَهِّلْ ...... يَتَخَطَّفُ

لَا تَنَازَعُوا ...... أَرْسِلْ ...... يَسْتَعْجِلُونَ ...... أَسْلِمُوا ...... أَطَعْنَا

[1] کیونکہ مضارع کے واحد متکلم کے صیغے أُأَكْرِمُ میں دو ہمزے جمع ہونے سے ثقل پیدا ہو جاتا ہے، اس لیے دوسرے ہمزہ کو تخفیفاً حذف کر دیا جاتا ہے اور واحد متکلم کی موافقت کرتے ہوئے باقی تمام صیغوں میں بھی ہمزہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

اَلْإِلْحَاقُ: أَنْ يُّزَادَ عَلٰى أَحْرُفِ كَلِمَةٍ لِتُوَازِنَ كَلِمَةً أُخْرٰى. ''الحاق یہ ہے کہ کسی کلمے کے حروف میں اس لیے اضافہ کیا جائے کہ وہ دوسرے کلمے کا ہم وزن ہو جائے۔''

ہم وزن ہو جانے کے بعد اس پر اس دوسرے کلمے کے تمام احکام لاگو ہو جاتے ہیں۔ جس کلمے میں اضافہ ہو اسے مُلْحَق اور جس کے ساتھ اِلحاق مقصود ہو اسے مُلْحَق بِہٖ کہتے ہیں۔

ملحق برباعی کا معنی ہے کہ ثلاثی مجرد میں کوئی حرف اس غرض سے بڑھایا جائے کہ وہ لفظ رباعی کا ہم وزن بن جائے، اسے ''ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی'' کہتے ہیں، مثلاً: جَلَبَ سے جَلْبَبَ. لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق و متحد ہو، لہٰذا أَکْرَمَ یُکْرِمُ اگرچہ دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ کے وزن پر ہے مگر چونکہ مصدر دونوں کا مختلف ہے، اس لیے أَکْرَمَ کو ملحق برباعی نہیں کہیں گے۔

ابوابِ ملحق برباعی

ملحق برباعی دَحْرَجَ (رباعی مجرد) کے سات، ملحق برباعی تَدَحْرَجَ (رباعی مزید فیہ) کے سات اور ملحق برباعی اِحْرَنْجَمَ کے دو باب آتے ہیں۔ اس طرح ملحق برباعی کے کل سولہ ابواب آتے ہیں۔

ملحق برباعی مجرد دَحْرَجَ

	وزن ملحق برباعی	مثال ملحق برباعی	معنی	ثلاثی مجرد
1	فَعْلَلَةٌ	جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ جَلْبَبَةً	چادر اوڑھانا	جَلَبَ
بنانے کا طریقہ: ثلاثی مجرد میں لامِ کلمہ کے بعد ایک اور لام بڑھائیں۔				

②	فَيْعَلَةٌ	سَيْطَرَ يُسَيْطِرُ سَيْطَرَةً	نگرانی کرنا	سَطَرَ
بنانے کا طریقہ: فائے کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھائیں۔				
③	فَوْعَلَةٌ	جَوْرَبَ يُجَوْرِبُ جَوْرَبَةً	جراب پہنانا	جَرِبَ
بنانے کا طریقہ: فائے کلمہ کے بعد ''و'' بڑھائیں۔				
④	فَعْنَلَةٌ	قَلْنَسَ يُقَلْنِسُ قَلْنَسَةً	ٹوپی پہنانا	قَلَسَ
بنانے کا طریقہ: عینِ کلمہ کے بعد ''ن'' بڑھائیں۔				
⑤	فَعْيَلَةٌ	رَهْيَأَ يُرَهْيِأُ رَهْيَأَةً	کمزور ہونا	رَهَأَ
بنانے کا طریقہ: عینِ کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھائیں۔				
⑥	فَعْوَلَةٌ	سَرْوَلَ يُسَرْوِلُ سَرْوَلَةً	شلوار پہنانا	سَرَلَ
بنانے کا طریقہ: عینِ کلمہ کے بعد ''و'' بڑھائیں۔				
⑦	فَعْلَاةٌ	قَلْسٰى يُقَلْسِي قَلْسَاةً	ٹوپی پہنانا	قَلَسَ
بنانے کا طریقہ: لامِ کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھائیں۔				

ملحق برباعی مزید فیہ تَدَحْرَجَ

①	تَفَعْلُلٌ	تَجَلْبَبَ يَتَجَلْبَبُ تَجَلْبُبًا	چادر اوڑھنا	جَلَبَ
بنانے کا طریقہ: شروع میں ''ت'' لائیں اور لامِ کلمہ کے بعد ایک اور ''ل'' بڑھائیں۔				
②	تَفَيْعُلٌ	تَسَيْطَرَ يَتَسَيْطَرُ تَسَيْطُرًا	نگران ہونا	سَطَرَ
بنانے کا طریقہ: شروع میں ''ت'' اور فائے کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھائیں۔				
③	تَفَوْعُلٌ	تَجَوْرَبَ يَتَجَوْرَبُ تَجَوْرُبًا	جراب پہننا	جَرِبَ
بنانے کا طریقہ: شروع میں ''ت'' اور فائے کلمہ کے بعد ''و'' بڑھائیں۔				
④	تَفَعْنُلٌ	تَقَلْنَسَ يَتَقَلْنَسُ تَقَلْنُسًا	ٹوپی پہننا	قَلَسَ

بنانے کا طریقہ: شروع میں ''ت'' اور عینِ کلمہ کے بعد ''ن'' بڑھائیں۔				
5	تَفَعْيُلٌ	تَرَهْيَأَ يَتَرَهْيَأُ تَرَهْيُأً	حرکت کرنا/مضطرب ہونا	رَهَأَ
بنانے کا طریقہ: شروع میں ''ت'' اور عینِ کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھائیں۔				
6	تَفَعْوُلٌ	تَسَرْوَلَ يَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلًا	شلوار پہننا	سَرَلَ
بنانے کا طریقہ: شروع میں ''ت'' اور عینِ کلمہ کے بعد ''و'' بڑھائیں۔				
7	تَفَعْلٍ	تَقَلْسٰى يَتَقَلْسٰى تَقَلْسِيًا	ٹوپی پہننا	قَلَسَ
بنانے کا طریقہ: شروع میں ''ت'' اور لامِ کلمہ کے بعد ''ي'' بڑھائیں۔				
ملحق برباعی مزید فیہ اِحْرَنْجَمَ				
1	اِفْعِنْلَالٌ	اِقْعَنْسَسَ يَقْعَنْسِسُ اِقْعِنْسَاسًا	بہت کبڑا ہونا	قَعَسَ
بنانے کا طریقہ: شروع میں ہمزۂ وصل، عینِ کلمہ کے بعد ''ن'' اور لامِ کلمہ کے بعد ایک اور ''ل'' بڑھائیں۔				
2	اِفْعِنْلَاءٌ	اِسْلَنْقٰى يَسْلَنْقِي اِسْلِنْقَاءً	چت سونا	سَلَقَ
بنانے کا طریقہ: شروع میں ہمزۂ وصل، عینِ کلمہ کے بعد ''ن'' اور آخر میں ''ي'' بڑھائیں۔				

سوالات و تدریبات

1. الحاق کسے کہتے ہیں؟ ملحق برباعی مجرد اور ملحق برباعی مزید فیہ کے ابواب اور ان کے بنانے کا طریقہ بیان کریں۔
2. پڑھے ہوئے قواعد کی مدد سے خالی جگہیں پر کریں:
   1. ثلاثی مجرد کے شروع میں ''ت'' اور لامِ کلمہ کے بعد ایک اور لام بڑھانے سے ملحق برباعی .... بن جاتا ہے۔
   2. ثلاثی مجرد میں فائے کلمہ کے بعد ''و'' بڑھانے سے ملحق برباعی .... بن جاتا ہے۔
   3. ملحق برباعی اِحْرَنْجَمَ کے دو باب .... اور .... ہیں۔

④ ملحق برباعی دَحْرَجَ کے............ باب آتے ہیں۔

③ مندرجہ ذیل کلمات میں ملحق برباعی مجرد دَحْرَجَ اور ملحق برباعی مزید فیہ تَدَحْرَجَ کی نشاندہی کریں:

اِعْلِنْكَاكٌ ...... تَسَلْقٍ ...... شَمْلَلَةٌ ...... تَجَلْبُبٌ

هَرْوَلَةٌ ...... تَرَهْوُكٌ ...... قَلْنَسَةٌ ...... تَقَلْنُسٌ.

④ مندرجہ ذیل مصادر سے دیے گئے نمونے کے مطابق صرف صغیر لکھیں:

اَلدَّحْرَجَةُ:	دَحْرَجَ	يُدَحْرِجُ	دَحْرَجَةً	مُدَحْرِجٌ	دُحْرِجَ	يُدَحْرَجُ	دَحْرَجَةً	مُدَحْرَجٌ	دَحْرِجْ	لَا تُدَحْرِجْ
اَلْجَلْبَبَةُ	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلسَّيْطَرَةُ	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلْجَوْرَبَةُ	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلرَّهْيَأَةُ	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....
اَلْقَلْسَاةُ	....	....	....	....	....	....	....	....	....	....

سبق:18

اسم کا بیان

اَلاِسْمُ: مَا وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى مَعْنًى مُسْتَقِلٍّ بِالْفَهْمِ غَيْرِ مُقْتَرِنٍ بِزَمَنٍ. ''اسم وہ کلمہ ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، جو بذاتِ خود سمجھ میں آنے والا ہو اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو۔''

جیسے: إِنْسَانٌ، عِلْمٌ، نَاصِرٌ وغیرہ۔

جمود و اشتقاق کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں: 1 جامد 2 مشتق [1]

1 **اسم جامد:** هُوَ مَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْ غَيْرِهٖ وَ دَلَّ عَلٰى حَدَثٍ أَوْ مَعْنًى مِنْ غَيْرِ مُلَاحَظَةِ صِفَةٍ. ''وہ اسم جو کسی سے مشتق نہ ہو اور کسی صفت کا لحاظ رکھے بنا کسی حدوث یا معنی پر دلالت کرے۔'' جیسے: شَجَرٌ، قَلَمٌ، أَسَدٌ، حَجَرٌ، ذَكَاءٌ، نُبُوغٌ [2] عِلْمٌ، سَمَاحَةٌ [3] وغیرہ۔

اسم جامد کی پھر دو قسمیں ہیں: 1 اسمِ ذات 2 اسم معنی

اسم ذات: وہ اسم جو (حواس سے) محسوس ہونے والی مجسم چیز پر دلالت کرے، جیسے: گزشتہ مثالوں میں پہلے چار اسماء۔

اسم معنی: وہ اسم جو خالص معنوی و عقلی شے پر دلالت کرے، یعنی جس کا ادراک صرف عقل کے ذریعے سے ہوتا ہو، دیگر حواس کا اس میں کوئی دخل نہ ہو، جیسے گزشتہ مثالوں میں بعد والے چار اسماء۔

2 **مشتق:** هُوَ مَا أُخِذَ مِنْ غَيْرِهٖ. ''یہ وہ اسم ہے جو اپنے غیر، یعنی مصدر سے بنایا گیا ہو۔'' اس کی کوئی نہ کوئی اصل ہوتی ہے جس کی طرف اس کی نسبت کی جاتی ہے، جیسے: نَصْرٌ سے نَاصِرٌ اور ضَرْبٌ سے ضَارِبٌ.

[1] بعض صرفی ایک تیسری قسم ''مصدر'' بھی بتاتے ہیں۔ [2] کمال/مہارت/فوقیت/فصاحت۔ [3] فیاضی/نرمی۔

مشتق کا مشتق منہ سے تعلق

مشتق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی اصل (مشتق منہ) کے ساتھ معنی میں قریب اور حروفِ اصلیہ میں شریک ہو اور معنی پر دلالت کے ساتھ ساتھ ذات پر دلالت کرے یا اس چیز پر دلالت کرے جس کے ساتھ اس معنی کا کسی بھی لحاظ سے تعلق ہو، یعنی یا تو وہ ذات اس معنی کا فاعل ہو، جیسے: اسمِ فاعل میں ہوتا ہے، یا اس ذات پر یہ معنی واقع ہو، جیسے: اسمِ مفعول میں ہوتا ہے، یا وہ اس معنی کے لیے زمان، مکان یا آلہ وغیرہ ہو، جیسے: اسمِ ظرف اور اسمِ آلہ میں ہوتا ہے، مثلاً: نَصْرٌ مصدر سے اسمِ فاعل ''نَاصِرٌ'' مشتق ہے تو نَاصِرٌ میں مصدر کے حروف اور معنی موجود ہیں، اسی طرح ''مَنْصُورٌ'' اسمِ مفعول میں مصدر کے حروف اور معنی باقی ہیں۔

فائدہ مصدر سے مشتق کلمات کل دس ہیں اور یہی مشتقاتِ اصلیہ ہیں۔ فعل ماضی، فعل مضارع، فعل امر، اسم فاعل، اسم مبالغہ، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم ظرف (ظرف زمان، ظرف مکان)، اور اسم آلہ۔ مشتقات میں سے تین کا، یعنی فعل ماضی، فعل مضارع اور فعل امر کا ذکر ہو چکا ہے، باقی مشتقات کا ذکر اب ہوگا۔

مصدر: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰی حَدَثٍ مُجَرَّدٍ عَنِ الزَّمَانِ. ''یہ وہ اسم ہے جو زمانے سے خالی کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔'' یعنی مصدر، صرف حَدَث (مجرد معنی اور وقوعِ شيئ) پر دلالت کرتا ہے، زمانے یا ذات وغیرہ پر دلالت نہیں کرتا، جیسے: نَصْرٌ ''مدد کرنا'' ضَرْبٌ ''مارنا'' عِلْمٌ ''جاننا''۔ اور راجح قول کے مطابق تمام مشتقاتِ اصلیہ کی اصل یہی ہے۔

ملاحظہ ❊ ثلاثی مجرد کے مصادر جوامد میں سے اور غیر ثلاثی مجرد کے مصادر مشتقات میں سے ہیں۔
❊ جوامد کی نسبت مشتق میں تصرف زیادہ ہوتا ہے اس لیے مشتقات کو پہلے بیان کیا جاتا ہے۔

سوالات و تدریبات

1. اسم جامد کی تعریف اور اس کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں۔
2. مشتق اور مشتق منہ کا تعلق بیان کریں۔

3. مشتقاتِ اصلیہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟

4. محققین کے نزدیک جمود واشتقاق کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

5. مندرجہ ذیل کلمات میں اسمِ ذات، اسمِ معنی، مصدر اور مشتق کی تعیین کریں:

أَسَدٌ ...... ظَبْيٌ ...... دَجَاجَةٌ ...... هِرَّةٌ ...... سَمَاحَةٌ ...... ذَكَاءٌ

عِلْمٌ ...... مَنْصُورٌ ...... مَعْلُومٌ ...... مِسْمَعٌ ...... أَسْمَعُ ...... مَوْعِدٌ.

اسمائے مشتقہ کی مندرجہ ذیل سات قسمیں ہیں:

1 اسم فاعل 2 اسم مبالغہ 3 اسم مفعول 4 صفت مشبہ 5 اسم تفضیل 6 اسم ظرف 7 اسم آلہ

اِسْمُ الْفَاعِلِ: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى مُجَرَّدٍ حَادِثٍ وَ عَلٰى فَاعِلِهٖ. ''اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو عارضی (بدلنے والے) مصدری معنی اور اس معنی کے فاعل پر دلالت کرے۔'' جیسے: نَاصِرٌ ''وہ شخص جس سے مدد صادر ہو'' یعنی مدد کرنے والا اور جَائِعٌ ''وہ شخص جسے بھوک لگی ہو، یعنی بھوکا۔''

تعریف کی وضاحت: اس تعریف سے معلوم ہوا کہ اسم فاعل کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں دو چیزوں پر دلالت کرے: مصدری معنی اور اس کے فاعل پر، جیسے: نَاصِرٌ. یہ بیک وقت دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے: 1 اَلنَّصْرُ ''مدد'' پر 2 اس ذات پر جس نے یہ مدد کی ہے یا جس کی طرف یہ منسوب ہے۔

ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ: یہ مصدر ثلاثی سے اس طرح بنتا ہے کہ مصدر سے حروفِ زائدہ حذف کرنے کے بعد اس کے حرفِ اول، یعنی فائے کلمہ اور عینِ کلمہ کے درمیان الف بڑھائیں اور عینِ کلمہ کو کسرہ دے دیں، جبکہ لامِ کلمہ کو تنوین لاحق کر دیں دوسرے لفظوں میں اسم فاعل تین حرفی ماضی متصرف کے مصدر سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، خواہ لازم ہو یا متعدی،[1] جیسے: نَصْرٌ سے نَاصِرٌ، ذَهَابٌ سے ذَاهِبٌ وغیرہ۔

[1] اسم فاعل کو فَاعِلٌ کے وزن پر بنانے کے لیے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے: ① اس کی ماضی ثلاثی مجرد متصرف ہو ② مصدر غیر دائمی معنی پر مشتمل ہو کیونکہ ماضیِ جامد، جیسے: نِعْمَ، عَسٰى اور لَيْسَ وغیرہ کا نہ تو مصدر ہوتا ہے اور نہ اسم فاعل و دیگر مشتقات اور خُلُودٌ، دَوَامٌ سے خَالِدٌ اور دَائِمٌ اسم فاعل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔

اور اگر عارضی معنی مراد ہو تو باب کَرُمَ سے بھی اسی وزن پر آتا ہے، جیسے: حُسْنٌ سے حَاسِنٌ ''عارضی خوبصورت'' کَرَمٌ سے کَارِمٌ ''عارضی معزز'' اور بُعْدٌ سے بَاعِدٌ ''جو وقتی طور پر دور ہو''

غیر ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ: اسم فاعل غیر ثلاثی مجرد سے اس باب کے فعل مضارع معروف سے بنایا جاتا ہے، اس طرح کہ علامتِ مضارع کو دور کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخری حرف سے پہلے حرف پر اگر کسرہ نہ ہو تو کسرہ لگائیں اور لامِ کلمہ کو تنوین لاحق کردیں، جیسے: يُكْرِمُ سے مُكْرِمٌ، يَجْتَنِبُ سے مُجْتَنِبٌ اور يَتَقَبَّلُ سے مُتَقَبِّلٌ وغیرہ۔ تثنیہ و جمع کی صورت میں اس کے آخر میں علامتِ تثنیہ و جمع لگادیں اور مؤنث ہونے کی صورت میں تائے تانیث مدورہ لگادیں۔

فائدہ بعض صورتوں میں لفظی یا معنوی قرینے کی وجہ سے اسم فاعل ثابت اور دائمی معنی پر دلالت کرتا ہے اس صورت میں اسم فاعل کے وزن پر ہونے کے باوجود وہ صفت مشبہ ہی شمار ہوتا ہے، مثلاً:

1 جب ثلاثی مجرد لازم اور غیر ثلاثی مجرد لازم کا صیغۂ اسم فاعل اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو تو یہ صفت مشبہ بن جاتا ہے، جیسے: رَاجِحُ الْعَقْلِ ''کامل عقل والا، پختہ عقل والا'' رَابِطُ الْجَأْشِ ''دلیر، قوی القلب'' حَاضِرُ الْبَدِيهَةِ ''ذہین، سریع الفکر'' ثلاثی مجرد لازم کی مثالیں ہیں، یہ اصل میں رَاجِحٌ عَقْلُهُ، رَابِطٌ جَأْشُهُ، حَاضِرَةٌ بَدِيهَتُهُ ہیں۔

اور اَلنَّجْمُ مُسْتَدِيرُ الشَّكْلِ، مُتَوَقِّدُ الْجِرْمِ، مُسْتَضِيءُ الْوَجْهِ[1] غیر ثلاثی مجرد لازم کی مثالیں ہیں، یہ اصل میں مُسْتَدِيرٌ شَكْلُهُ، مُتَوَقِّدٌ جِرْمُهُ، مُسْتَضِيءٌ وَجْهُهُ ہیں۔

2 جب صیغۂ اسم فاعل کے الفاظ خود دوام اور اثبات کے معنی پر دلالت کرتے ہوں، جیسے: خَالِدٌ، مُسْتَدِيمٌ، دَائِمٌ وغیرہ۔

3 جب صیغۂ اسم فاعل اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مقدسہ کے لیے استعمال ہو تو اس صورت میں بھی اسم فاعل معنی دائمی پر دلالت کی وجہ سے صفت مشبہ ہی ہوتا ہے، جیسے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ ''روزِ جزا کا مالک ہے۔'' خَالِقُ الْكَوْنِ ''کائنات کا خالق'' قَاهِرُ الطُّغَاةِ ''سرکشوں کو زیر کرنے اور دبانے والا'' غَافِرُ الذَّنْبِ ''گناہ بخشنے والا'' قَابِلُ التَّوْبِ ''توبہ قبول کرنے والا''

[1] ستارہ گول شکل والا، چمکدار جسم والا، روشن چہرے والا ہے۔

نوٹ ۱ ✤ غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بناتے وقت مضارع کے ماقبلِ آخر کو کسرہ دیا جاتا ہے لیکن اگر تعلیل ہو کر فعل مضارع کے آخر کا ماقبل الف یا یاء سے تبدیل ہوا ہو تو وہ اسی طرح اسم فاعل میں قائم رہے گا، جیسے:

یَخْتَارُ سے مُخْتَارٌ اور یَسْتَجِیبُ سے مُسْتَجِیبٌ وغیرہ۔

تین افعال سے اسم فاعل بروزن اسم مفعول آتا ہے، جیسے: یُسْهِبُ سے مُسْهَبٌ، یُحْصِنُ سے مُحْصَنٌ اور یُلْفِجُ سے مُلْفَجٌ (مُفْلِسٌ).

✤ کبھی اسم فاعل باب افعال سے بھی فَاعِلٌ کے وزن پر آجاتا ہے، جیسے: أَعْشَبَ الْمَكَانُ، فَهُوَ عَاشِبٌ، أَورَسَ الشَّجَرُ، فَهُوَ وَارِسٌ وَ أَيْفَعَ الْغُلَامُ فَهُوَ يَافِعٌ (جوان ہونے والا) لیکن یہ شاذ ہیں، انھیں قیاس کے مطابق مُعْشِبٌ، مُورِسٌ اور مُوفِعٌ پڑھنا جائز ہے جبکہ سماع پر اکتفا کرنا اولیٰ اور بہتر ہے۔

اسم فاعل کی گردان

صیغہ	مذکر			مؤنث		
	اسم فاعل	بروزن	معنی	اسم فاعل	بروزن	معنی
واحد	نَاصِرٌ	فَاعِلٌ	مدد کرنے والا ایک مرد	نَاصِرَةٌ	فَاعِلَةٌ	مدد کرنے والی ایک عورت
تثنیہ	نَاصِرَانِ	فَاعِلَانِ	مدد کرنے والے دو مرد	نَاصِرَتَانِ	فَاعِلَتَانِ	مدد کرنے والی دو عورتیں
جمع	نَاصِرُونَ	فَاعِلُونَ	مدد کرنے والے کئی مرد	نَاصِرَاتٌ	فَاعِلَاتٌ	مدد کرنے والی کئی عورتیں

اسم فاعل میں غائب، مخاطب اور متکلم کی گردان میں کوئی فرق نہیں۔ ان میں فرق ضمیروں سے ہوتا ہے، جیسے:

هُوَ نَاصِرٌ، هِيَ نَاصِرَةٌ، أَنْتَ نَاصِرٌ، نَحْنُ نَاصِرُونَ وغیرہ۔

سوالات و تدریبات

① اسم فاعل کی تعریف اور وضاحت مع مثال لکھیں۔

② ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ لکھیں۔

③ کن صورتوں میں اسم فاعل ثابت اور دائمی معنی پر دلالت کرتا ہے؟

④ اَلْفَتْحُ ''کھولنا'' اور اَلِاعْتِزَامُ ''کمر بستہ ہونا'' سے اسم فاعل بنا کر گردان کیجیے۔

⑤ مندرجہ ذیل کلمات سے اسم فاعل بنائیں:

يَتَحَوْقَلُ ...... يُبَيْطِرُ ...... يَنْضَمِرُ ...... يَتَضَامَنُ ...... يَسْتَطْلِقُ ...... يَعْلَوِّطُ ...... يُظَاهِرُ.

⑥ مندرجہ ذیل خالی جگہیں اسم فاعل مُتَرْجِمٌ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

① أَخِي .... فِي سِفَارَةٍ عَرَبِيَّةٍ.

② أُخْتِي .... لِلْكُتُبِ الْعَرَبِيَّةِ.

③ أَنَا وَ صَدِيقِي .... فِي الْمَحْكَمَةِ.

④ لَعَلَّهُمْ .... فِي سِفَارَةِ الْمَمْلَكَةِ الْعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ.

⑦ درج ذیل آیات میں اسم فاعل کی نشاندہی کریں اور ہر ایک کا باب بتائیں:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا ﴾ ، ﴿ قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا﴾ ، ﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا ﴾ ، ﴿ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ ، ﴿ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴾

اِسْمُ الْمُبَالَغَةِ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ اسْمُ الْفَاعِلِ مَعَ زِيَادَةِ الْمَعْنٰى وَ تَقْوِيَتِهٖ فِيهِ.

''اسم مبالغہ وہ اسم ہے جو (اسم فاعل میں) معنی کی زیادتی وتقویت کے ساتھ ساتھ اسی چیز پر دلالت کرتا ہے جس پر اسم فاعل دلالت کرتا ہے۔''

تعریف کی وضاحت: بعض اوقات اسم فاعل کے صیغے فَاعِلٌ کو دوسرے ایسے اوزان کی طرف پھیر دیا جاتا ہے جو اسم فاعل میں مصدری معنی کی کثرت، مبالغے اور اضافے پر دلالت کرتے ہیں، جبکہ اسم فاعل کا اپنا وزن فَاعِلٌ اس کثرت و مبالغے پر صراحتًا دلالت نہیں کر رہا ہوتا، مثلاً: ہم ایک شخص کے بارے میں، جو لکھتا ہے، کہتے ہیں: حَامِدٌ كَاتِبٌ دُرُوسَهٗ. ''حامد اپنے اسباق لکھنے والا ہے۔'' اس سے حامد کا ''کاتب'' ہونا ثابت ہوجاتا ہے لیکن جب ہم نہایت صراحت کے ساتھ یہ ثابت کرنا چاہیں کہ وہ کثرت کے ساتھ لکھتا ہے اور یہ وصف اس میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے، تو ہم کہیں گے حَامِدٌ كَتَّابٌ دُرُوسَهٗ. ''حامد اپنے اسباق کو بہت لکھنے والا ہے۔'' تو لفظ كَتَّابٌ كثرتِ کتابت اور مبالغے پر دلالت کرتا ہے جس پر لفظ كَاتِبٌ دلالت نہیں کرتا۔

اسم مبالغہ اور اسم فاعل میں فرق: اسم فاعل اور اسم مبالغہ دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل کا صیغہ معنی کی قلت و کثرت یا ضعف وقوت پر صراحتًا دلالت نہیں کرتا، بلکہ احتمالاً کرتا ہے، جیسے: كَاتِبٌ ''لکھنے والا۔'' جبکہ صیغۂ مبالغہ بصراحت معنی کی کثرت و مبالغے پر دلالت کرتا ہے، جیسے: كَتَّابٌ ''بہت لکھنے والا۔''

اسم مبالغہ کے مشہور اوزان پانچ ہیں:

وزن فَعَّالٌ							
كَتَّابٌ	بہت لکھنے والا	قَوَّالٌ	بہت بولنے والا	ضَرَّابٌ	بہت مارنے والا	عَبَّادٌ	بہت عبادت کرنے والا

وزن فَعُولٌ							
صَدُوقٌ	نہایت سچا	ضَرُوبٌ	بہت مارنے والا	ضَحُوكٌ	بہت ہنسنے والا	ظَلُومٌ	بہت ظلم کرنے والا
وزن فَعِيلٌ							
نَصِيرٌ	بہت مددگار	سَمِيعٌ	بہت سننے والا	كَرِيمٌ	نہایت معزز	حَسِيبٌ	بہت حساب کرنے والا
وزن فَعِلٌ							
مَزِقٌ	بہت ٹکڑے ٹکڑے کرنے والا	كَذِبٌ	بہت جھوٹ بولنے والا	فَطِنٌ	نہایت ذہین و فطین	حَذِرٌ	بہت بچنے والا/نہایت محتاط
وزن مِفْعَالٌ							
مِنْصَارٌ	بہت مدد کرنے والا	مِقْطَاعٌ	بہت کاٹنے والا	مِسْمَاعٌ	بہت سننے والا	مِحْذَارٌ	بہت بچنے والا/ بہت احتیاط کرنے والا

یہ آخری صیغہ مبالغہ اور اسمِ آلہ میں مشترک ہے، دونوں کا فرق قرائن سے ہوتا ہے۔

اسمِ مبالغہ کے مذکورہ پانچ اوزان قیاسی اور ان کے سوا باقی سماعی ہیں، چند ایک سماعی اوزان درج ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فُعُّولٌ	قُدُّوسٌ	بہت پاک	فُعَلَةٌ	هُمَزَةٌ	بہت عیب نکالنے والا
فُعَّلٌ	قُلَّبٌ	بہت پلٹنے والا/غیر مستقل مزاج	فَيْعُولٌ	قَيُّومٌ	سب چیزوں کی حفاظت ونگرانی کرنے والا
فُعَالٌ	عُجَابٌ	بہت عجیب	فِعِّيلٌ	صِدِّيقٌ	بہت سچا
فُعَّالٌ	كُبَّارٌ	بہت بڑا	فَعَّالَةٌ	عَلَّامَةٌ	بہت بڑا عالم (بہت جاننے والا)
فَاعُولٌ	فَارُوقٌ	بہت فرق کرنے والا			

تنبیہ: مبالغہ کے اوزان میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہوتا، یہ صیغے دونوں کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ کبھی کسی وزن میں تائے مدورہ (ۃ) بڑھا دی جاتی ہے تو وہ تانیث کی تاء نہیں ہوتی بلکہ مبالغے میں

مزید زیادتی پیدا کرنے کے لیے ہوتی ہے، جیسے: عَلَّامَةٌ ''بہت جاننے والا/ بہت جاننے والی''۔ البتہ التباس کے وقت فَعِيلٌ کے وزن پر آنے والے اسم مبالغہ میں تائے مدورہ ''ۃ'' کے ذریعے سے مذکر و مؤنث کا فرق کیا جاتا ہے، جیسے: رَجُلٌ أَلِيفٌ، اِمْرَأَةٌ أَلِيفَةٌ ''بہت الفت کرنے والا/ کرنے والی'' حَلِيفٌ، حَلِيفَةٌ ''باہم مدد کرنے کا عہد کرنے والا/ والی۔'' اور التباس کا خدشہ نہ ہو تو فرق نہیں کیا جاتا، جیسے: ﴿وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ﴾ (الأحزاب 63:33) ''اور تجھے کیا چیز معلوم کراتی ہے کہ شاید قیامت بہت قریب ہو۔'' مِلْحَفَةٌ جَدِيدٌ ''بہت نئی چادر'' رِيحٌ خَرِيقٌ ''بہت پھاڑنے والی ہوا۔''

سوالات و تدریبات

1. اسم مبالغہ کی تعریف اور وضاحت مع مثال بیان کریں۔
2. اسم مبالغہ کے قیاسی اوزان کتنے اور کون کون سے ہیں؟
3. اسم مبالغہ کے سماعی اوزان کتنے اور کون سے ہیں؟
4. اسم مبالغہ اور اسم فاعل میں فرق بیان کریں۔
5. بعض مرتبہ مبالغے کے صیغے میں تائے مدورہ کیوں بڑھائی جاتی ہے؟
6. درج ذیل آیات میں اسم مبالغہ کی نشاندہی کریں اور ہر ایک کا باب بھی بتائیں:

﴿وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ ، ﴿إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا﴾ ، ﴿وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صٰلِحًا﴾ ، ﴿إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ﴾ ، ﴿إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾

اِسْمُ الْمَفْعُولِ: هُوَاسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى مُجَرَّدٍ غَيْرِ دَائِمٍ وَ عَلَى الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهِ هٰذَا الْمَعْنٰى. ''اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو غیر دائمی، (عارضی) اور بدلنے والے مصدری معنی پر اور اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر یہ معنی واقع ہو۔'' جیسے: مَحْفُوظٌ ''محفوظ کیا ہوا'' مَنْصُورٌ ''مدد کیا ہوا'' مَقْتُولٌ ''قتل کیا ہوا۔''

تعریف کی وضاحت: تعریف سے یہ واضح ہوا کہ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول بھی ایک ہی وقت میں دو چیزوں پر لازماً دلالت کرے گا: 1 مصدری معنی پر 2 اس ذات پر جس پر یہ معنی واقع ہو، جیسے: مَحْفُوظٌ. یہ دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے: 1 حِفْظٌ ''حفاظت'' پر 2 اس ذات پر جس پر یہ حفاظت واقع ہو۔

ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ: اسم مفعول ثلاثی مجرد متصرف کے مصدر سے مَفْعُولٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: حِفْظٌ سے مَحْفُوظٌ اور نَصْرٌ سے مَنْصُورٌ.

غیر ثلاثی مجرد سے بنانے کا طریقہ: غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول اس باب کے فعل مضارع مجہول کے صیغے سے بنایا جاتا ہے، اس طرح کہ علامتِ مضارع کی جگہ میم مضموم لگائیں اور آخر میں تنوین لاحق کر دیں، مثلاً: يُسَارَعُ فعل مضارع مجہول سے علامت مضارع ''ي'' کو حذف کر کے اس کی جگہ میم مضموم لگایا تو مُسَارَعُ بن گیا، پھر تنوین لاحق ہونے کے بعد مُسَارَعٌ بن گیا۔ اسی طرح يُكْرَمُ مضارع مجہول سے مُكْرَمٌ اور يُسْتَخْرَجُ مضارع مجہول سے مُسْتَخْرَجٌ بنا۔

افعالِ لازمہ سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ: اگر افعال لازمہ سے اسم مفعول بنانا مقصود ہو تو ثلاثی مجرد سے وزن مَفْعُولٌ اور غیر ثلاثی سے اسم مفعول کا جو وزن ہوتا ہے اسے لا کر ان کے بعد ظرف یا مصدر یا حرف جر مجرور سمیت لائیں، جیسے: مَجْلُوسٌ فِيهِ یا مَذْهُوبٌ بِهَا، مُنْطَلَقٌ أَمَامَهٗ، مَغْضُوبٌ ضَرْبُهٗ وغیرہ۔

نوٹ تثنیہ جمع اور مذکر و مؤنث بنانے کے لیے صرف ضمیریں تبدیل ہوں گی، جیسے: مَغْضُوبٌ عَلَيْهِ، مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمَا، مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ، مَغْضُوبٌ عَلَيْهَا، مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمَا، مَغْضُوبٌ عَلَيْهِنَّ.

اسم مفعول کی گردان

صیغہ	اسم مفعول مذکر	معنی	اسم مفعول مؤنث	معنی
واحد	مَنْصُورٌ	مدد کیا ہوا ایک مرد	مَنْصُورَةٌ	مدد کی ہوئی ایک عورت
تثنیہ	مَنْصُورَانِ	مدد کیے ہوئے دو مرد	مَنْصُورَتَانِ	مدد کی ہوئی دو عورتیں
جمع	مَنْصُورُونَ	مدد کیے ہوئے کئی مرد	مَنْصُورَاتٌ	مدد کی ہوئی کئی عورتیں

فائدہ غیر ثلاثی مجرد کے اسم مفعول میں آخری حرف سے پہلے حرف پر فتحہ کبھی ظاہر ہوتا ہے، جیسا کہ گزشتہ مثالوں میں ہے اور کبھی یہ فتحہ مقدر ہوتا ہے، جیسے: مُسْتَعَانٌ، مُنْقَادٌ میں ہے۔ یہ اصل میں مُسْتَعْوَنٌ، مُنْقَوَدٌ تھے۔صرفی قاعدے کی وجہ سے ''و'' کو ''ا'' سے بدلا تو مُسْتَعَانٌ اور مُنْقَادٌ ہوئے۔

اسم مفعول کی دلالت: اسم مفعول کی دلالت اپنے معنی پر قرینے کے بغیر صرف زمانۂ حال تک محدود ہوتی ہے، اس کا تعلق نہ تو ماضی کے ساتھ ہوتا ہے نہ مستقبل کے ساتھ اور نہ دوام ہی کا فائدہ دیتا ہے، مثلاً: هُوَ مَنْصُورٌ ''وہ مدد کیا ہوا ہے۔'' یہاں حال ہی کا معنی ہوگا، کیونکہ زمانۂ ماضی، مستقبل یا دوام پر دلالت کرنے والا قرینہ موجود نہیں۔ زمانۂ ماضی، مستقبل یا دوام پر اس کی دلالت اس صورت میں ہوگی جب کوئی قرینہ موجود ہو، جیسے: هُوَ مَنْصُورٌ أَمْسِ ''وہ گزشتہ کل مدد کیا ہوا تھا۔'' ''أَمْسِ'' زمانۂ ماضی پر دلالت کا قرینہ ہے۔ هُوَ مَنْصُورٌ غَدًا ''وہ آئندہ کل مدد کیا ہوا ہوگا۔'' یہاں غَدًا زمانۂ مستقبل پر دلالت کا قرینہ ہے۔ هُوَمَنْصُورٌ كُلَّ يَوْمٍ ''وہ ہر روز مدد کیا ہوا ہے۔'' كُلَّ يَوْمٍ دوام کا قرینہ ہے۔

اسم مفعول کے سماعی اوزان

بعض صیغے ایسے بھی ہیں جو ثلاثی مجرد کے اسم مفعول کا معنی دیتے ہیں لیکن اس کے قیاسی وزن پر نہیں ہوتے۔ یہ صیغے ذات اور معنی پر دلالت کرنے میں مَفْعُولٌ کے نائب ہوتے ہیں۔ یہ صیغے سماعی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

|1| فَعِيلٌ: جو مَفْعُولٌ کے معنی میں ہو، جیسے: کَحِيلٌ بمعنی مَكْحُولٌ ''سرمہ ڈالا ہوا۔''

|2| فِعْلٌ: جیسے: ذِبْحٌ بمعنی مَذْبُوحٌ ''ذبح کیا ہوا۔''

|3| فَعَلٌ: جیسے: قَنَصٌ بمعنی مَقْنُوصٌ ''شکار کیا ہوا (پرندہ یا جانور)''

|4| فُعْلَةٌ: جیسے: غُرْفَةٌ، مُضْغَةٌ اور أُكْلَةٌ بالترتیب مَغْرُوفَةٌ، مَمْضُوغَةٌ اور مَأْكُولَةٌ کے معنی میں ہیں۔

فائدہ بعض صیغے مَفْعُولٌ کے وزن پر عرب سے مسموع ہیں، وہ اسم مفعول نہیں بلکہ مصادر ہیں جو مفعول کے وزن پر آئے ہیں، جیسے: مَيْسُورٌ، مَعْسُورٌ، مَفْتُونٌ، مَعْقُولٌ. یہ يُسْرٌ، عُسْرٌ، فِتْنَةٌ، عَقْلٌ کے معنی میں ہیں۔

سوالات و تدریبات

1. اسم مفعول کی تعریف اور وضاحت مع مثال بیان کریں۔
2. ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ بیان کریں۔
3. وہ کون سے صیغے ہیں جو اسم مفعول کے معروف وزن پر نہ ہونے کے باوجود اسم مفعول کا معنی دیتے ہیں؟
4. وہ کون سے صیغے ہیں جو مَفْعُولٌ کے وزن پر ہیں مگر مصدر کا معنی دیتے ہیں؟
5. اسم مفعول کس زمانے پر دلالت کرتا ہے؟ واضح کریں۔
6. اسم مفعول کے سماعی اوزان مع امثلہ بیان کریں۔
7. درج ذیل اسمائے مفعول کے معنی لکھیں اور ان کے افعال ماضیہ ذکر کریں:

مَحْمُولٌ ...... مَقْرُوءٌ ...... مُنَاصَرٌ ...... مُؤَلَّفٌ

مُنْتَظَرٌ ...... مُتَدَاوَلٌ ...... مُدَحْرَجٌ ...... مَنْصُوبٌ.

8. مندرجہ ذیل خالی جگہیں اسم مفعول مُتَرْجَمٌ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:

1. أَهٰذَا الْكِتَابُ .... عَنِ الْعَرَبِيَّةِ؟.
2. عِنْدِي كِتَابَانِ .... عَنِ الْعَرَبِيَّةِ.
3. قَرَأْتُ مَقَالَةً .... عَنِ الْعَرَبِيَّةِ.

9. درج ذیل آیات میں اسم مفعول کی نشاندہی کریں اور ہر ایک کا باب بھی بتائیں:

﴿فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ۝ وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ﴾ ﴿وَحُورٌ عِينٌ ۝ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ﴾ ، ﴿وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝ وَّمَاءٍ مَّسْكُوبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ﴾

10. درج ذیل کلمات میں سے اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم مبالغہ کے صیغے الگ الگ کریں:

غَيُورٌ ...... ضَاحِكَاتٌ ...... طَلُوبٌ ...... مَبْعُوثُونَ ...... عَجُولٌ ...... أَفَّاكٌ
أَثِيمٌ ...... مِقْدَامٌ ...... كَتَّابٌ ...... مَكْتُوبٌ ...... نَاصِرٌ ...... فَاتِحٌ ...... فَتَّاحٌ.

اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلٰى ثُبُوتِ صِفَةٍ لِصَاحِبِهَا ثُبُوتًا عَامًّا. "صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو صاحبِ صفت کے لیے صفت (مصدری معنی) کے ثبوت عام پر دلالت کرے۔" جیسے: جَمِيلٌ "خوبصورت" أَبْيَضُ "سفید" شَرِيفٌ "شرف والا" حُلْوٌ "میٹھا۔"

تعریف کی وضاحت: تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ صفت مشبہ ایسا اسم مشتق ہے جو بیک وقت تین امور پر دلالت کرتا ہے، مثلاً: لفظ جَمِيلٌ مندرجہ ذیل تین چیزوں پر دلالت کرتا ہے:

|1| مجرد معنی (مصدری معنی) پر جسے وصف یا صفت کہتے ہیں۔ یہاں یہ مجرد معنی جَمَال ہے۔

|2| اس موصوف پر جس کے ساتھ یہ "مجرد معنی" (وصف) قائم ہوتا ہے۔

کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ کوئی وصف موصوف کے بغیر موجود ہو۔ یہاں موصوف سے مراد وہ شخص یا شے ہے جس کی طرف ہم جمال کو منسوب کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اسے متصف قرار دیتے ہیں۔

|3| مصدری معنی (وصف) کا، صاحبِ معنی (موصوف) کے لیے تمام زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں ثابت ہونے پر۔

اسم فاعل کی طرح صفت مشبہ کے بھی چھ صیغے آتے ہیں:

گردان صفت مشبہ

صفت مشبہ						
فعل	مذکر			مؤنث		
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
حَمِرَ [1]	أَحْمَرُ	أَحْمَرَانِ	حُمْرٌ	حَمْرَاءُ	حَمْرَاوَانِ	حُمْرٌ
عَوِرَ [2]	أَعْوَرُ	أَعْوَرَانِ	عُوْرٌ	عَوْرَاءُ	عَوْرَاوَانِ	عُوْرٌ
عَيِنَ [3]	أَعْيَنُ	أَعْيَنَانِ	عِينٌ	عَيْنَاءُ	عَيْنَاوَانِ	عِينٌ
جَمُلَ	جَمِيلٌ	جَمِيلَانِ	جَمِيلُونَ	جَمِيلَةٌ	جَمِيلَتَانِ	جَمِيلَاتٌ

نوٹ صفت مشبہ کو غائب، مخاطب یا متکلم کے ساتھ خاص کرنے کے لیے ضمیریں لگائی جاتی ہیں، جیسے: هُوَ سَيِّدٌ ''وہ سردار ہے۔'' أَنْتَ أَحْمَرُ ''تو سرخ ہے۔'' أَنَا شَرِيفٌ ''میں شریف ہوں۔''

صفت مشبہ کی قیاسی اقسام

صفت مشبہ کی قیاسی قسمیں تین ہیں:

|1| اَلْأَصِيل: وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم ثلاثی مجرد متصرف کے مصدر سے بنایا جاتا ہے۔ اس قسم کے لیے کئی اوزان اور صیغے ہیں جن کا ذکر آرہا ہے۔

|2| مُلْحَق بِالْأَصِيل: وہ اسم مشتق ہے جو اسم فاعل یا اسم مفعول کے وزن پر ہوتا ہے لیکن اسم فاعل یا اسم مفعول کا معنی نہیں دیتا بلکہ قرینے اور دلیل کی وجہ سے صفت مشبہ کا معنی دیتا ہے۔

|3| اَلْجَامِدُ الْمُؤَوَّلُ بِالْمُشْتَقِّ: وہ اسم جامد ہے جو مشتق کی تاویل میں ہو کر صفت مشبہ کے معنی پر دلالت کرے۔

[1] سرخ ہونا۔ (رنگ کی مثال) [2] کانا ہونا۔ (عیب کی مثال) [3] فراخ چشم ہونا۔ (حلیے کی مثال)

صفت مشبہ کے اوزان

اب ہم صفت مشبہ کی پہلی قسم اصیل کے اوزان و معانی کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔
یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ صفت مشبہ بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں اور نہ اس کے کوئی قیاسی اوزان ہی ہیں۔ اس کی پہچان کا تعلق قدیم عربوں سے سماع کے ساتھ ہے۔ البتہ اہل فن نے کچھ ایسے ضوابط بیان کیے ہیں جن سے صفت مشبہ کے اوزان پر خوب روشنی پڑتی ہے۔
آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ صفت مشبہ (اصیل) فعل ماضی ثلاثی مجرد لازم متصرف کے مصدر سے بنایا جاتا ہے اور اس کا فعل عموماً مکسور العین یا مضموم العین ہوتا ہے، اب ہم اس کے متعلق چند ضابطے بیان کرتے ہیں:

|1| اگر ماضی مکسور العین (فَعِلَ) ہو اور خوشی یا غم پر دلالت کرے یا ایسی چیز پر دلالت کرے جو طاری ہو کر جلدی زائل ہو جاتی ہے لیکن بار بار پیش آتی ہے تو صفت مشبہ، مذکر کے لیے فَعِلٌ کے وزن پر اور مؤنث کے لیے فَعِلَةٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے:

صفت مشبہ

فعل	مذکر	معنی	مؤنث
فَرِحَ	فَرِحٌ	خوش	فَرِحَةٌ
طَرِبَ	طَرِبٌ	خوشی یا غم سے جھومنے والا	طَرِبَةٌ
بَطِرَ	بَطِرٌ	شیخی خور، اترانے والا	بَطِرَةٌ
حَذِرَ	حَذِرٌ	بچنے والا، چوکنا	حَذِرَةٌ
تَعِبَ	تَعِبٌ	تھکا ماندہ	تَعِبَةٌ

|2| اور اگر ماضی مکسور العین خُلُوّ (خالی ہونے) یا اِمْتِلَاء (بھر جانے) کے معنی پر دلالت کرے یا اسی کی مثل چیزوں پر جو تکرار سے طاری ہوتی ہیں لیکن دیر سے زائل ہوتی ہیں، تو صفت مشبہ، مذکر کے لیے فَعْلَانُ کے

وزن پر آتی ہے اور مؤنث کے لیے اکثر فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے، جیسے:

صفت مشبّہ

فعل	مذکر	معنی	مؤنث
عَطِشَ	عَطْشَانُ	پیاسا	عَطْشٰی
ظَمِئَ	ظَمْآنُ	سخت پیاسا	ظَمْأٰی
صَدِيَ	صَدْيَانُ	سخت پیاسا	صَدْيَا
شَبِعَ	شَبْعَانُ	شکم سیر مرد	شَبْعٰی
رَوِيَ	رَيَّانُ	سیراب مرد	رَيَّا

|3| اور اگر کسی ایسے امرِ خِلقی (پیدائشی) پر دلالت کرے جو باقی رہتا ہو اور دوام کے ساتھ ہو، جیسے: رنگ، عیب، حُلیہ تو صفت مشبہ مذکر کے لیے اکثر أَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کے لیے فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے، جیسے:

صفت مشبّہ

فعل	مذکر	معنی	مؤنث
حَمِرَ	أَحْمَرُ	سرخ	حَمْرَآءُ
خَضِرَ	أَخْضَرُ	سبز	خَضْرَآءُ
عَرِجَ	أَعْرَجُ	لنگڑا	عَرْجَاءُ
عَوِرَ	أَعْوَرُ	کانا	عَوْرَآءُ
حَوِرَ	أَحْوَرُ	وہ مرد جس کی آنکھوں کی سفیدی بہت سفید اور سیاہی بہت سیاہ ہو	حَوْرَآءُ
كَحِلَ	أَكْحَلُ	سرگیں	كَحْلَآءُ

فائدہ صفت مشبہ ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ ، فَعْلَانُ اور أَفْعَلُ کے علاوہ مندرجہ ذیل وزنوں پر بھی آتی ہے:

① فَعِيلٌ ، جیسے: بَخِلَ سے بَخِيلٌ ''کنجوس''

② فَعْلٌ ، جیسے: سَبِطَ سے سَبْطٌ ''نرم اور سیدھے بالوں والا''

③ فِعْلٌ ، جیسے: صَفِرَ سے صِفْرٌ ''خالی''

④ فُعْلٌ ، جیسے: حَرَّ[1] سے حُرٌّ ''آزاد مرد''

⑤ فَاعِلٌ ، جیسے: صَحِبَ سے صَاحِبٌ ''ساتھی''

|2| اگر فعل ماضی ثلاثی مجرد لازم فَعُلَ کے وزن پر ہو تو صفت مشبہ مندرجہ ذیل وزنوں پر آتی ہے:

① فَعِيلٌ ، جیسے: شَرُفَ سے شَرِيفٌ ، نَبُلَ سے نَبِيلٌ[2] اور قَبُحَ سے قَبِيحٌ.

② فَعْلٌ ، جیسے: ضَخُمَ سے ضَخْمٌ[3] ، شَهُمَ سے شَهْمٌ[4] ، صَعُبَ سے صَعْبٌ.[5]

③ فَعَلٌ ، جیسے: حَسُنَ سے حَسَنٌ ، بَطُلَ سے بَطَلٌ ''دلیر''

④ فَعَالٌ ، جیسے: جَبُنَ سے جَبَانٌ[6] ، رَزُنَتِ الْمَرْأَةُ سے رَزَانٌ[7] ، حَصُنَتْ سے حَصَانٌ[8] (آخری دو صفات عورتوں کے ساتھ خاص ہیں۔)

⑤ فُعَالٌ ، جیسے: شَجُعَ سے شُجَاعٌ ، فَرُتَ سے فُرَاتٌ ''میٹھا پانی''

⑥ فُعْلٌ ، جیسے: صَلُبَ سے صُلْبٌ ''سخت''

⑦ فِعْلٌ ، جیسے: مَلُحَ سے مِلْحٌ.

⑧ فَعِلٌ ، جیسے: نَجُسَ سے نَجِسٌ.

⑨ فَاعِلٌ ، جیسے: طَهُرَ سے طَاهِرٌ.

ملاحظہ مذکورہ بالا اوزان سے معلوم ہوا کہ أَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ ماضی مکسور العین (فَعِلَ) کے ساتھ اور فَعَلٌ ، فَعَالٌ اور فُعَالٌ ماضی مضموم العین (فَعُلَ) کے ساتھ خاص ہیں جبکہ فَعِلٌ ، فَعِيلٌ ، فَعْلٌ ، فُعْلٌ ، فِعْلٌ اور فَاعِلٌ کے اوزان دونوں (فَعِلَ اور فَعُلَ) میں مشترک ہیں۔

|3| ثلاثی مجرد لازم فَعَلَ (مفتوح العین) سے صفت مشبہ بہت ہی کم آتی ہے، اور جو آتی ہے وہ فَيْعِلٌ کے وزن

[1] اصل میں حَرِرَ تھا۔ [2] شرافت ونجابت والا۔ [3] موٹا۔ [4] تیز فہم۔ [5] دشوار۔ [6] بزدل۔ [7] وقار والی۔ [8] عفت والی۔

پر ہوتی ہے، جیسے: مَاتَ (مَوَتَ) سے مَيِّتٌ اور سَادَ (سَوَدَ) سے سَيِّدٌ.

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق

1 اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں مصدری معنی عارضی طور پر پائے جاتے ہیں اور صفت مشبہ میں پائیداری اور دوام کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔

2 صفت مشبہ عموماً فعل لازم سے آتی ہے اور اسم فاعل لازم و متعدی دونوں سے آتا ہے، چنانچہ جَالِسٌ کسی شخص کے بارے میں اس وقت کہا جائے گا جب وہ بیٹھا ہو، اسی طرح ذَاهِبٌ کسی شخص کو اس وقت کہا جائے گا جب اس سے یہ صفت صادر ہو رہی ہو، یعنی چل رہا ہو اور اگر یہ چلنے سے رک جائے اور بیٹھا ہوا شخص کھڑا ہو جائے تو اسے ذَاهِبٌ اور جَالِسٌ نہیں کہیں گے۔ اور جَمِيلٌ وہ ہے جس میں جمال کی صفت دائمی طور پر پائی جائے، شُجَاعٌ وہ ہے جس میں دلیری کی صفت عارضی نہ ہو بلکہ دائمی ہو۔

سوالات و تدریبات

1. صفت مشبہ کی تعریف مع مثال اور وضاحت بیان کریں۔
2. صفت مشبہ کی قیاسی اقسام اور اوزان بیان کریں۔
3. اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق واضح کریں۔
4. درج ذیل خالی جگہیں صفت مشبہ بَرِيءٌ کے مناسب صیغے سے پُر کریں:
   1. لَعَلَّكَ .... مِنْ هٰذِهِ التُّهْمَةِ.
   2. لَعَلَّكُمْ .... مِنَ هٰذِهِ التُّهْمَةِ.
   3. فَاطِمَةُ .... مِنْ هٰذِهِ التُّهْمَةِ.
   4. خَالِدٌ وَسَعِيدٌ .... مِنْ هٰذِهِ التُّهْمَةِ.
5. درج ذیل کلمات میں سے اسم فاعل اور صفت مشبہ کو الگ الگ کریں:

عَسِيرٌ ...... سَكْرَانُ ...... زَرْقَاءُ ...... طَاهِرٌ ...... شَدِيدٌ ...... قَاتِلَانِ

رَاجِحُ الْعَقْلِ ...... رَابِطُ الْجَأْشِ ...... ضَارِبٌ ...... خَالِدٌ.

⑥ درج ذیل جملوں میں صفت مشبہ کی نشاندہی کریں:

① اَلذَّهَبُ أَصْفَرُ وَالْفِضَّةُ بَيْضَاءُ.

② اَلْعُشْبُ أَخْضَرُ وَالتِّبْنُ أَصْفَرُ.

③ اَلْوَرْدُ أَحْمَرُ اللَّوْنِ، طَيِّبُ الرَّائِحَةِ.

④ اَلْكُفَّارُ هُمْ صُمٌّ، بُكْمٌ، فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ.

اِسْمُ التَّفْضِيل: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ عَلٰى وَزْنِ ـ **أَفْعَل** ـ يَدُلُّ ـ فِي الْأَغْلَبِ ـ عَلٰى أَنَّ شَيْئَيْنِ اشْتَرَكَا فِي مَعْنًى وَزَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فِيهِ. ''اسم تفضیل أَفْعَلُ کے وزن پر وہ اسم مشتق ہے جو اکثر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو (یا دو سے زیادہ) چیزیں ایک معنی (وصف) میں شریک ہیں اور ان میں سے ایک شے دوسری سے اس وصف میں بڑھ کر ہے۔'' مثلاً: زَيْدٌ أَعْلَمُ مِنْ حَامِدٍ. ''زید حامد سے زیادہ عالم ہے۔'' اس مثال میں أَعْلَمُ اسم تفضیل ہے اور یہ دلالت کرتا ہے کہ زید اور حامد دونوں صفتِ علم سے متصف ہیں لیکن زید اس وصف میں حامد سے بڑھ کر ہے۔

جو چیز اس معنی میں بڑھ کر ہے، اسے مُفَضَّل اور جس چیز سے بڑھ کر ہے، اسے مُفَضَّل عَلیه یا مَفْضُول کہتے ہیں۔

مذکورہ تعریف سے معلوم ہوا کہ تفضیلِ اصطلاحی کے تین ارکان ہیں:

|1| أَفْعَلُ کا صیغہ جو کہ اسم مشتق ہے۔

|2| دو چیزوں کا ایک خاص معنی میں شریک ہونا۔

|3| اس خاص معنی میں ایک چیز کا دوسرے سے بڑھ جانا۔

بنانے کا طریقہ: اسم تفضیل کا صیغۂ مذکر أَفْعَلُ اور صیغۂ مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے۔ غیر منصرف ہونے کی وجہ سے اس کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔ تثنیہ وجمع کی حالت میں آخر میں تثنیہ وجمع کی علامتیں لگا دیتے ہیں۔

اسم تفضیل کی شرائط: جس فعل کے مصدر سے اسم تفضیل بنانا مقصود ہو اس میں درج ذیل سات شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

|1| یہ فعل ثلاثی مجرد ہو۔ |2| متصرف ہو، جامد نہ ہو۔ |3| تام ہو، ناقص نہ ہو۔ |4| معروف ہو، مجہول نہ ہو۔

|5| مثبت ہو، منفی نہ ہو۔ |6| اس کا معنی تفاضل اور زیادت کے قابل ہو۔ |7| اس فعل سے صفت مشبہ مذکر کا صیغہ، أَفْعَلُ اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر نہ آتا ہو، یعنی جس فعل میں رنگ، عیب یا حلیے کا معنی پایا جاتا ہو ان سے بھی اسم تفضیل مذکورہ وزن پر نہیں آتا۔

گردان اسم تفضیل

مذکر					مؤنث				
واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر	تصغیر	واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر	تصغیر
أَجْمَلُ[1]	أَجْمَلَانِ	أَجْمَلُونَ	أَجَامِلُ	أُجَيْمِلُ	جُمْلٰى	جُمْلَيَانِ	جُمْلَيَاتٌ	جُمَلٌ	جُمَيْلٰى

فائدہ اسم تفضیل عام طور پر استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے، دوام اور استمرار میں یہ صفت مشبہ کی طرح ہے۔ بعض اوقات قرینہ ہونے کی صورت میں دوام و استمرار کے بجائے حدوث، یعنی عارضی معنی پر بھی دلالت کرتا ہے۔

اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق: اسم مبالغہ اور اسم تفضیل دونوں میں معنی کی زیادتی اور کثرت پائی جاتی ہے، البتہ اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق یہ ہے کہ اسم مبالغہ میں زیادتی اپنی ذات کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسم تفضیل میں دوسرے کے مقابلے میں ہوتی ہے، جیسے: خَالِدٌ عَلَّامَةٌ. ''خالد بہت بڑا عالم ہے۔'' اس میں کسی دوسرے کا لحاظ نہیں اور خالد میں علم کی زیادتی بذاتِ خود عَلَّامَةٌ کے لفظ سے ظاہر ہوتی ہے۔ خَالِدٌ أَعْلَمُ مِنْ سَعِيدٍ. ''خالد سعید سے زیادہ عالم ہے۔'' یہاں أَعْلَمُ کے لفظ سے ثابت ہورہا ہے کہ خالد میں ''علم'' کی زیادتی ''سعید'' کے مقابلے میں ہے۔

فائدہ ✦ اسم تفضیل اکثر فاعلیت میں زیادتی کا معنی دیتا ہے، جیسے: أَنْصَرُ ''زیادہ مدد کرنے والا'' لیکن کبھی مفعولیت میں زیادتی کا معنی بھی دیتا ہے، جیسے: أَشْهَرُ ''زیادہ مشہور'' أَشْغَلُ ''زیادہ مشغول۔''

✦ شَرٌّ، خَيْرٌ اور حَبٌّ ان تین کلمات اسم تفضیل سے کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ کو گرا دیا جاتا ہے اور کبھی اصل کے اعتبار سے ذکر بھی کیا جاتا ہے۔

[1] زیادہ خوبصورت۔

لون وعیب اور حلیے پر دلالت کرنے والے، غیر ثلاثی مجرد افعال سے اسم تفضیل

واضح رہے کہ وہ افعال جو غیر ثلاثی مجرد ہوں یا لون (رنگ)، عیب اور حلیے کے معنی میں ہوں، ان سے اسم تفضیل اس وزن پر نہیں آتا، لہٰذا أَسْوَدُ ''سیاہ رنگ والا'' أَعْوَرُ ''کانا'' أَكْحَلُ ''سرگیں آنکھوں والا'' اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں۔[1] ان سے اگر اسم تفضیل کا معنی ادا کرنا ہو تو ان افعال کے مصدر کے شروع میں أَشَدُّ، أَكْبَرُ، أَضْعَفُ یا ان کے ہم معنی و ہم وزن کوئی لفظ بڑھا دیا جائے اور مصدر کو منصوب کیا جائے، جیسے: أَشَدُّ اجْتِنَابًا ''زیادہ بچنے والا'' أَشَدُّ حُمْرَةً ''زیادہ سرخ۔''

سوالات و تدریبات

1. اسم تفضیل کی تعریف مع مثال لکھیں۔
2. تفضیلِ اصطلاحی کے ارکان کتنے ہیں؟
3. غیر ثلاثی مجرد افعال سے اسم تفضیل بنانے کا طریقہ لکھیں۔
4. أَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل کا صیغہ بنانے کے لیے کیا شرائط ہیں؟
5. اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق بیان کریں۔
6. أَكْبَرُ اور أَحْمَرُ میں کیا فرق ہے اور ان کا صیغۂ مؤنث کیا ہوگا؟
7. مندرجہ ذیل کلمات کے صیغے بتائیں؟

عَرْجَاءُ ...... أَسْوَدُ ...... حُورٌ ...... أَحْوَلُ ...... أَشْرَفُ ...... أَشْجَعُونَ ...... نُصْرٰى.

8. درج ذیل آیات میں اسم تفضیل کی نشاندہی کریں:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقٰكُمْ﴾ ، ﴿وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ﴾ ، ﴿قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ﴾ ، ﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ﴾ ، ﴿إِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ﴾ ﴿هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيْمٰنِ﴾ ، ﴿وَاللّٰهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَّأَشَدُّ تَنْكِيْلًا﴾

[1] ایک قول کے مطابق رنگ اور عیب سے بھی أَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آجاتا ہے پھر سیاق فیصلہ کرتا ہے کہ یہ أَفْعَل کا وزن اسم تفضیل کے لیے ہے یا صفت مشبہ کے لیے، مثلاً: هُوَ أَسْوَدُ مِنَ الْغُرَابِ ''وہ کوے سے زیادہ کالا ہے۔'' یہاں لفظ ''أَسْوَدُ'' اسم تفضیل ہے۔

اِسْمُ الظَّرْفِ: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ وَ زَمَانِهٖ أَوْ مَكَانِهٖ. ''اسمِ ظرف وہ اسمِ مشتق ہے جو معنی مجرد (مصدری معنی) پر اور اس (معنی) کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے۔'' جیسے: مَنْصَرٌ ''مدد کرنے کا وقت یا جگہ'' ﴿قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ﴾ (طٰہٰ 59:20) ''اس (موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: تمھارے وعدے کا وقت جشن کا دن ہے۔''

بنانے کا طریقہ: یہ ثلاثی مجرد کے مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ مصدر میں مطلوبہ تبدیلیاں کرکے اسے مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ کے وزن پر لے آتے ہیں، جیسے: نَصْرٌ سے مَنْصَرٌ اور ضَرْبٌ سے مَضْرِبٌ. اور غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ ظرف اسمِ مفعول کے وزن پر آتا ہے، جیسے: مُجْتَمَعٌ ''جمع ہونے کی جگہ'' مُسْتَشْفًى ''علاج کی جگہ (ہسپتال)''

اسمِ ظرف کے اوزان

ثلاثی مجرد سے اسمِ ظرف کے دو وزن ہیں:

|1| مَفْعِلٌ (عین کے کسرہ کے ساتھ) |2| مَفْعَلٌ (عین کے فتحہ کے ساتھ)

درج ذیل صورتوں میں اسمِ ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے:

|1| ثلاثی مجرد کی ماضی کے تینوں حرف ''صحیح'' ہوں اور مضارع مکسور العین ہو، جیسے: جَلَسَ يَجْلِسُ سے مَجْلِسٌ، رَجَعَ يَرْجِعُ سے مَرْجِعٌ، قَصَدَ يَقْصِدُ سے مَقْصِدٌ، حَلَّ يَحِلُّ سے مَحِلٌّ، قَرَّ يَقِرُّ سے مَقِرٌّ.

|2| ماضی مثال واوی صحیح اللام ہو اور مضارع مکسور العین ہو، جیسے: وَعَدَ يَعِدُ سے مَوْعِدٌ، وَثِقَ يَثِقُ سے مَوْثِقٌ.

3 اسمِ ظرف اجوف یائی مضارع مکسور العین سے بھی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: یَبِیعُ سے مَبِیعٌ، یَقِیلُ سے مَقِیلٌ[1] وغیرہ۔

4 اگر ماضی مثال واوی صحیح اللام اور مضارع مفتوح العین ہو تو اس کا اسمِ ظرف مکسور العین (مَفْعِلٌ) اور مفتوح العین (مَفْعَلٌ) دونوں طرح آتا ہے، جیسے: وَجِلَ، یَوْجَلُ[2] وَحِلَ، یَوْحَلُ[3] کا اسمِ ظرف مَوْجِلٌ/ مَوْجَلٌ اور مَوْحِلٌ/ مَوْحَلٌ آتا ہے۔

مذکورہ صورتوں کے علاوہ اسمِ ظرف مَفْعَلٌ ہی کے وزن پر آئے گا، جیسے: مَنْصَرٌ (ن)، مَسْمَعٌ (س)، مَجْرًی (ض) ناقص یائی، مَطْوًی (ض) لفیف مقرون، مَقَرٌّ (س) ، مَیْقَظٌ (ن) ''جاگنے کا وقت/ جگہ'' وغیرہ۔[4]

گردان اسم ظرف

اسمِ ظرف بروزن مَفْعِلٌ			اسمِ ظرف بروزن مَفْعَلٌ			
معنی	وزن	گردان	معنی	وزن	گردان	صیغہ
بیٹھنے کا ایک وقت یا جگہ	مَفْعِلٌ	مَجْلِسٌ	مدد کرنے کا ایک وقت یا جگہ	مَفْعَلٌ	مَنْصَرٌ	واحد
بیٹھنے کے دو وقت یا دو جگہیں	مَفْعِلَانِ	مَجْلِسَانِ	مدد کرنے کے دو وقت یا دو جگہیں	مَفْعَلَانِ	مَنْصَرَانِ	تثنیہ
بیٹھنے کے کئی وقت یا جگہیں	مَفَاعِلُ	مَجَالِسُ	مدد کرنے کے کئی وقت یا جگہیں	مَفَاعِلُ	مَنَاصِرُ	جمع
بیٹھنے کا ایک چھوٹا وقت یا جگہ	مُفَیْعِلٌ	مُجَیْلِسٌ	مدد کرنے کا ایک چھوٹا وقت یا جگہ	مُفَیْعِلٌ	مُنَیْصِرٌ	تصغیر

اسمِ ظرف کے سماعی اوزان

چند لفظ ایسے بھی ہیں جن کا اسمِ ظرف قاعدے اور سماع کے مطابق مفتوح العین (مَفْعَلٌ کے وزن پر) بھی استعمال ہوتا ہے اور صرف سماع کی وجہ سے اکثر مکسور العین (مَفْعِلٌ کے وزن پر) بھی استعمال ہوتا ہے، یعنی

[1] مَبِیعٌ اور مَقِیلٌ اصل میں مَبْیِعٌ اور مَقْیِلٌ تھے۔ ''ي'' کی حرکت ماقبل کو دی گئی تو مَبِیعٌ اور مَقِیلٌ بن گئے۔ [2] ڈرنا۔ [3] دلدل/ کیچڑ میں دھنس جانا اور پاؤں مارنا/ کیچڑ میں پڑنا۔ [4] بعض صرفی مثال یائی سے اسمِ ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر بتاتے ہیں، مثلاً: مَیقِظٌ، مَیْسِرٌ وغیرہ۔ اسی طرح محققین کے نزدیک مضاعف ثلاثی سے اسمِ ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: فَرَّ یَفِرُّ سے مَفَرٌّ، اور قَرَّ یَقِرُّ سے مَقَرٌّ۔

مضارع مضموم العین کا اسمِ ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر بھی استعمال ہوا ہے، وہ الفاظ درج ذیل ہیں:

لفظ	معنی	لفظ	معنی	لفظ	معنی
مَنْسِكٌ	قربان گاہ	مَشْرِقٌ	سورج نکلنے کی جگہ	مَرْفِقٌ	نرمی کرنے کی جگہ
مَنْخِرٌ	نتھنا	مَغْرِبٌ	سورج غروب ہونے کی جگہ	مَسْكِنٌ	رہائش گاہ
مَنْبِتٌ	اُگنے کی جگہ	مَطْلِعٌ	طلوع ہونے کی جگہ	مَفْرِقٌ	مانگ نکالنے کی جگہ
مَسْقِطٌ	گرنے کی جگہ	مَسْجِدٌ	سجدہ کرنے کی جگہ	مَجْزِرٌ	اونٹوں کا مذبح خانہ
مَخْزِنٌ	جائے خزانہ	مَحْشِرٌ	جمع کرنے کی جگہ	مَنْفِذٌ	داخل ہونے کی جگہ
مَظِنَّةٌ	محل گمان				

|1| ثلاثی مجرد سے مَفْعِلَةٌ (عین کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ) کے وزن پر بہت سے صیغے اسم مکان کے لیے اور قلت کے ساتھ اسم زمان کے لیے آئے ہیں۔ ان کے آخر میں تاء ہوتی ہے جو معنی مراد کی تانیث پر دلالت کرتی ہے، جیسے: اَلْمَزِلَّةُ "پھسلنے کی جگہ" اَلْمَظِنَّةُ "گمان کی جگہ" اَلْمَشْرِقَةُ "سورج طلوع ہونے کی جگہ۔"

|2| اسمِ ظرف کبھی اسم جامد ثلاثی حِسی سے مَفْعَلَةٌ (عین کے فتحہ کے ساتھ) کے وزن پر بھی بنایا جاتا ہے۔ یہ اس جگہ میں کسی حِسی چیز کی کثرت پر دلالت کرتا ہے، جیسے: مَأْسَدَةٌ[1]، مَعْنَبَةٌ[2]، مَوْرَقَةٌ[3]، مَذْأَبَةٌ[4]، مَذْهَبَةٌ[5]، مَقْمَحَةٌ[6] وغیرہ، البتہ مَقْبَرَةٌ[7] اور مَيْذَنَةٌ[8] مکانوں کے نام بن چکے ہیں، اسم ظرف نہیں۔

فائدہ مکان کا نام خاص ہوتا ہے اور ظرف عام ہوتا ہے، مثلاً: مَيْذَنَةٌ، جہاں بھی کھڑے ہو کر اذان کہہ دی جائے اسے مَيْذَنَةٌ نہیں کہتے بلکہ مَيْذَنَةٌ اس خاص جگہ کو کہتے ہیں جس پر کھڑے ہو کر اذان دی جائے۔ لیکن

[1] وہ جگہ جہاں شیر بہ کثرت ہوں۔ [2] وہ جگہ جہاں انگور زیادہ ہوں۔ [3] وہ جگہ جہاں پتے زیادہ ہوں۔ [4] وہ جگہ جہاں بھیڑیے زیادہ ہوں۔ [5] وہ جگہ جہاں سونا کثرت سے ہو۔ [6] وہ جگہ جہاں گندم زیادہ ہو۔ [7] وہ جگہ جہاں مُردوں کو دفن کیا جاتا ہے۔ [8] وہ جگہ جہاں اذان دی جاتی ہے۔

مَضْرِبٌ ہر ضرب والی جگہ اور وقت کو کہہ سکتے ہیں۔

سوالات و تدریبات

① اسمِ ظرف کی تعریف اور مثال تحریر کریں۔

② اسمِ ظرف بنانے کا طریقہ تحریر کریں۔

③ اسمِ ظرف کے قیاسی اوزان کتنے اور کون سے ہیں؟

④ اسمِ ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر کب آتا ہے؟

⑤ وہ اسمائے ظروف کون سے ہیں جو مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ دونوں اوزان پر آتے ہیں؟

⑥ اسمِ ظرف کے وہ کون سے الفاظ ہیں جو مضارع مضموم العین سے خلافِ قاعدہ آتے ہیں؟

⑦ اسمِ ظرف کے سماعی اوزان لکھیں۔

⑧ مندرجہ ذیل افعال سے اسمِ ظرف بنائیں:

لَبِسَ ...... اِسْتَغْفَرَ ...... وَصَلَ ...... سَبَحَ ...... دَخَلَ ...... اِنْتَظَرَ ...... خَرَجَ ...... وَجَدَ.

⑨ مندرجہ ذیل اسمائے ظروف کے افعالِ ماضی بتائیں:

مَنْبَعٌ ...... مُسْتَشْفًى ...... مَوْعِدٌ ...... مُنْصَرَفٌ ...... مَلْعَبٌ ...... مُجْتَمَعٌ ...... مَنْزِلٌ.

⑩ درج ذیل جملوں میں اسمِ ظرف کی شناخت کریں:

① خَرَجْتُ مِنَ الْمَنْزِلِ مَطْلِعَ الشَّمْسِ.

② مَرْجِعُ الْوَالِدِ يَوْمُ الْخَمِيسِ.

③ مَوْعِدُنَا السَّاعَةُ الثَّالِثَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

④ شَهْرُ رَمَضَانَ مَوْسِمٌ لِلْعِبَادَةِ وَ إِصْلَاحِ النَّفْسِ.

⑤ اِسْتَيْقَظْتُ مُنْتَصَفَ اللَّيْلِ.

⑪ مندرجہ ذیل صیغے حل کریں:

مَمْنُونٌ ...... مُسْفِرَةٌ ...... مُقَرَّبُونَ ...... مُسْتَضْعَفُونَ ...... مُسْتَبْشِرَةٌ

نَاصِحٌ ...... مُسْرِفُونَ ...... قَاهِرُونَ ...... مُفَصَّلَاتٌ ...... أَكْبَرُ ...... أَكْرَمُ

مُخْرِجٌ ...... مُحْسِنُونَ ...... صَفْرَاءُ ...... مُسْتَقَرٌّ ...... مُسْتَوْدَعٌ

مَنْقُوصٌ ...... مُنْتَظِرُونَ ...... حُورٌ ...... عِينٌ ...... مُتَكَلِّفُونَ ...... مِحْرَاثٌ.

اِسْمُ الْآلَةِ: هُوَ اسْمٌ مَصُوغٌ مِنْ مَصْدَرٍ ثُلَاثِيٍّ لِمَا وَقَعَ الْفِعْلُ بِوَاسِطَتِهِ. ''اسمِ آلہ وہ اسم ہے جو مصدرِ ثلاثی سے اُس چیز کے لیے بنایا گیا ہو جس کے ذریعے سے فعل واقع ہوتا ہے۔'' یعنی یہ وہ اسم مشتق ہے جو اُس چیز پر دلالت کرے جس کے ذریعے سے کام کیا جاتا ہے، مثلاً: مِفْتَاحٌ ''کھولنے کا آلہ (یعنی چابی)''

بنانے کا طریقہ: اسمِ آلہ فعل ثلاثی مجرد متصرف کے مصدر سے بنتا ہے، اس طرح کہ مذکورہ مصدر میں ایسی تبدیلی کردی جائے جس سے وہ درج ذیل قیاسی اوزان کے مطابق بن جائے:

1 | مِفْعَلٌ، جیسے: مِبْرَدٌ [1]، مِنْجَلٌ [2]، مِقَصٌّ [3]، مِكْتَبٌ [4]، مِعْرَجٌ [5].

2 | مِفْعَلَةٌ، جیسے: مِكْنَسَةٌ [6]، مِطْرَقَةٌ [7]، مِرْقَاةٌ [8].

3 | مِفْعَالٌ، جیسے: مِيزَانٌ [9]، مِقْرَاضٌ [10].

واحد	معنی	تثنیہ	معنی	جمع	معنی	تصغیر	معنی
مِنْصَرٌ	مدد کرنے کا ایک آلہ	مِنْصَرَانِ	مدد کرنے کے دو آلے	مَنَاصِرُ	مدد کرنے کے کئی آلے	مُنَيْصِرٌ	مدد کرنے کا ایک چھوٹا آلہ

[1] ریتی/ رندا۔ [2] درانتی۔ [3] کاٹنے کا آلہ (قینچی وغیرہ)۔ [4] لکھنے کا آلہ۔ [5] چڑھنے کا آلہ۔ [6] جھاڑو۔ [7] ہتھوڑا۔ [8] چڑھنے کا آلہ، یعنی سیڑھی۔ [9] تولنے کا آلہ (ترازو)۔ [10] کاٹنے کا آلہ (قینچی وغیرہ)۔

مِنْصَرَةٌ	مدد کرنے کا ایک آلہ	مِنْصَرَتَانِ	مدد کرنے کے دو آلے	مَنَاصِرُ	مدد کرنے کے کئی آلے	مُنَيْصِرَةٌ	مدد کرنے کا ایک چھوٹا آلہ
مِنْصَارٌ	مدد کرنے کا ایک آلہ	مِنْصَارَانِ	مدد کرنے کے دو آلے	مَنَاصِيرُ	مدد کرنے کے کئی آلے	مُنَيْصِيرٌ	مدد کرنے کا ایک چھوٹا آلہ

اسمِ آلہ کے سماعی اوزان

کلامِ عرب میں اسمِ آلہ کے دیگر ایسے شاذ یا سماعی اوزان بھی ہیں جو فعل سے مشتق ہیں، جیسے: اَلْمُنْخُلُ [1]، اَلْمُسْعُطُ [2]، اَلْمُدُقُّ [3]، اَلْمُدْهُنُ [4]، اَلْمُكْحُلَةُ [5]، ان میں سے اَلْمُسْعُطُ اور اَلْمُدُقُّ کو قواعد کے مطابق اَلْمِسْعَطُ، اَلْمِدَقُّ کہنا بھی درست ہے۔

اسی طرح بعض اسمائے آلہ جامد بھی ہوتے ہیں، یعنی مصدر سے ماخوذ نہیں ہوتے، ان کے اوزان بے شمار ہیں، جیسے: قَدُومٌ [6]، سِكِّينٌ [7]، فَأْسٌ [8]، جَرَسٌ [9]، قَلَمٌ، نَاقُورٌ [10]۔

فائدہ وزن مِفْعَالٌ اسم مبالغہ اور اسم آلہ دونوں میں مشترک ہے۔ دونوں کے درمیان فرق لفظی یا معنوی قرینے سے ہوگا، جیسے: أَخَذْتُ لِلْخَشَبِ الْجَزْلِ مِنْشَارًا قَوِيًّا. ”میں نے موٹی خشک لکڑی کے لیے مضبوط آری لی۔“ یہاں پر مِنْشَار اسم آلہ ہے۔ اور زَيْدٌ رَجُلٌ يُذِيعُ الْأَخْبَارَ وَالْقِصَصَ التَّأْرِيخِيَّةَ وَ يُحِبُّهَا وَ يَنْشُرُهَا فَهُوَ مِنْشَارٌ. ”زید ایسا آدمی ہے جو خبریں اور تاریخی واقعات پھیلاتا (نشر کرتا) ہے اور انھیں پسند کرتا ہے، وہ بہت نشر و اشاعت کرنے والا ہے۔“ اس میں مِنْشَارٌ، اسم مبالغہ ہے۔

سوالات و تدریبات

1. اسمِ آلہ کی تعریف کریں اور مثال دیں۔
2. اسمِ آلہ بنانے کا طریقہ تحریر کریں۔

[1] آٹا چھاننے کا آلہ (چھلنی)۔ [2] ناک میں دوا ڈالنے کا آلہ۔ [3] لوہے یا لکڑی کی موسلی۔ [4] تیل لگانے کا آلہ۔ [5] سرمہ استعمال کرنے کا آلہ یا سرمہ دانی۔ [6] کلہاڑا۔ [7] چھری۔ [8] کلہاڑی۔ [9] گھنٹی۔ [10] بگل۔

3 اسمِ آلہ کے سماعی اوزان بیان کریں۔

4 کون سا وزن اسمِ آلہ اور اسمِ مبالغہ میں مشترک ہے، ان میں فرق کیسے ہوگا؟

5 درج ذیل افعال سے اسمِ آلہ بنائیں اور دیے گئے نمونے کے مطابق جملوں میں استعمال کریں:

		فعل	اسم آلہ	استعمال
نمونہ	1	نَجَلَ	مِنْجَلٌ	يَحْصُدُ الْفَلَّاحُ الْقَمْحَ بِالْمِنْجَلِ.
	2	رَاٰى	مِرْاٰةٌ	اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ.

نَظَرَ ...... وَزَنَ ...... غَسَلَ ...... كَوٰى ...... رَفَعَ ...... نَشَفَ ...... طَبَعَ.

6 درج ذیل جملوں میں اسمِ آلہ کی شناخت کریں:

جملے	معنی
نَضْرِبُ الْكُرَةَ بِالْمِضْرَابِ.	ہم گیند کو بلے سے مارتے ہیں۔
تُكْنَسُ الْبُيُوتُ بِالْمِكْنَسَةِ.	گھروں کو جھاڑو سے صاف کیا جاتا ہے۔
يَحْرُثُ الْفَلَّاحُ الْأَرْضَ بِالْمِحْرَاثِ.	کسان زمین میں ہل چلاتا ہے۔
جَفِّفْ بَدَنَكَ بِالْمِنْشَفَةِ.	تولیے سے اپنا بدن خشک کر۔
يُسْتَعْمَلُ الْمِجْهَرُ لِفَحْصِ الْجَرَاثِيمِ.	خُردبین جراثیم کے معائنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

اَلْمَصْدَرُ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى حَدَثٍ مُجَرَّدٍ عَنِ الزَّمَانِ. ''مصدر وہ اسم ہے جو ایسے حَدَث (وقوعِ فعل) پر دلالت کرے جو زمانے سے خالی ہو۔'' فعل اور دیگر تمام مشتقات کی اصل یہی ہے۔

مصدر کی تقسیم: ابتداءً مصدر کی دو قسمیں ہیں:

1 مصدرِ فعل ثلاثی مجرد، جیسے: نَصْرٌ، عِلْمٌ، ضَرْبٌ، جُلُوسٌ وغیرہ۔

2 مصدرِ فعل غیر ثلاثی مجرد، جیسے: إِکْرَامٌ، اِمْتِنَاعٌ، مُقَاتَلَةٌ، دَحْرَجَةٌ، تَدَحْرُجٌ وغیرہ۔ ان میں سے فعل ثلاثی مجرد کے مصادر سماعی ہیں۔ ان کے بنانے کے لیے کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ ان کے اوزان بہت ہیں، اکثر استعمال ہونے والے اوزان درج ذیل ہیں:

وزن	مثال	معنی	باب	وزن	مثال	معنی	باب
فَعْلٌ	قَتْلٌ	مار ڈالنا	نَصَرَ	فَاعِلَةٌ	كَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فِعْلٌ	فِسْقٌ	نافرمانی کرنا	نَصَرَ	فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ	ناپسند کرنا	سَمِعَ
فُعْلٌ	شُكْرٌ	شکر کرنا	نَصَرَ	فَعْلُولَةٌ	قَيْلُولَةٌ	دوپہر کو آرام کرنا	ضَرَبَ
فَعْلَةٌ	رَحْمَةٌ	رحم کرنا	سَمِعَ	فُعُولَةٌ	صُعُوبَةٌ	سخت ہونا/دشوار ہونا	كَرُمَ
فِعْلَةٌ	نِشْدَةٌ	گم شدہ چیز کو تلاش کرنا	نَصَرَ	فَعُولَةٌ	جَبُورَةٌ	غرور کرنا	نَصَرَ

فُعْلَةٌ	كُدْرَةٌ	مٹیالا (سیاہی مائل) ہونا	سَمِعَ
فَعَلٌ	طَلَبٌ	طلب کرنا	نَصَرَ
فَعِلٌ	خَنِقٌ	گلا گھونٹنا	ضَرَبَ
فَعَلَةٌ	غَلَبَةٌ	غالب ہونا	ضَرَبَ
فَعِلَةٌ	سَرِقَةٌ	چوری کرنا	ضَرَبَ
فِعَلٌ	صِغَرٌ	چھوٹا ہونا	كَرُمَ
فُعَلٌ	هُدًى (هُدَيٌ)	راستہ دکھانا	ضَرَبَ
فَعَالٌ	ذَهَابٌ	جانا	فَتَحَ
فِعَالٌ	قِيَامٌ	کھڑا ہونا	نَصَرَ
فُعَالٌ	سُؤَالٌ	پوچھنا/مانگنا	فَتَحَ
فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ	لپیٹنا	ضَرَبَ
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	محروم کردینا	ضَرَبَ
فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	بخشنا	ضَرَبَ
فَعَلَانٌ	غَلَيَانٌ	جوش مارنا	ضَرَبَ
فَعُولٌ	قَبُولٌ	قبول کرنا	سَمِعَ
فُعُولٌ	دُخُولٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
مَفْعُولَةٌ	مَكْذُوبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ

مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	داخل ہونا	نَصَرَ
مَفْعَلَةٌ	مَسْعَاةٌ	کوشش کرنا	فَتَحَ
مَفْعُولَةٌ	مَكْذُوبَةٌ	جھوٹ بولنا	ضَرَبَ
فَعَالَةٌ	زَهَادَةٌ	زہد اختیار کرنا	سَمِعَ
فِعَالَةٌ	دِرَايَةٌ	جاننا	ضَرَبَ
فُعَالَةٌ	بُغَايَةٌ	ظلم کرنا	ضَرَبَ
فَعِيلٌ	وَمِيضٌ	بجلی چمکنا	ضَرَبَ
فَعِيلَةٌ	قَطِيعَةٌ	رشتہ توڑنا	فَتَحَ
فَعَلُوتٌ	رَغَبُوتٌ	بہت خواہش کرنا	سَمِعَ
فَعْلَاءُ	رَغْبَاءُ	خواہش کرنا	سَمِعَ
مَفْعِلَةٌ	مَحْمِدَةٌ	تعریف کرنا	سَمِعَ
مَفْعُلَةٌ	مَمْلُكَةٌ	مالک ہونا	ضَرَبَ
تَفْعَالٌ	تَجْوَالٌ	بہت گھومنا	نَصَرَ
فَعْلٰى	دَعْوٰى	بلانا	نَصَرَ
فِعْلٰى	ذِكْرٰى	یاد کرنا	نَصَرَ
فُعْلٰى	بُشْرٰى	خوشخبری دینا	نَصَرَ
فَعَلُوَّةٌ	جَبَرُوَّةٌ	بہت تکبر کرنا	نَصَرَ

فائدہ بعض مصادر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر بھی آتے ہیں، مثلاً:

مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی	مصدر	معنی
كَاذِبَةٌ	جھوٹ بولنا	بَاقِيَةٌ	باقی رہنا	مَيْسُورٌ	آسان ہونا	مَفْتُونٌ	دیوانہ ہونا

مصدر ثلاثی مجرد کے ضوابط

مصدر ثلاثی مجرد کے یہ تمام اوزان سماعی ہیں، قیاسی نہیں، تاہم ذیل میں بعض ایسے ضوابط بیان کیے گئے ہیں جن سے افعال کے مصادر کے سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے:

|1| جو فعل حرفہ (پیشہ) اور صنعت پر دلالت کرے اس کا مصدر فِعَالَةٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: خِيَاطَةٌ[1]، تِجَارَةٌ[2]، كِتَابَةٌ[3]، سِفَارَةٌ[4].

|2| جو فعل حرکت و اضطراب اور تقلب پر دلالت کرے اس کا مصدر فَعَلَانٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: جَوَلَانٌ[5]، خَفَقَانٌ[6]، غَلَيَانٌ[7]، طَيَرَانٌ[8].

|3| جو فعل صوت اور آواز پر دلالت کرے اس کا مصدر فُعَالٌ اور فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: نُبَاحٌ[9]، صُرَاخٌ[10]، هَدِيرٌ[11]، زَئِيرٌ[12]، صَرِيفٌ[13]، خَرِيرٌ[14]، صَهِيلٌ[15]، نَعِيقٌ[16].

|4| جو فعل درد و امراض پر دلالت کرے اس کا مصدر فُعَالٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: صُدَاعٌ[17]، سُعَالٌ[18]، دُوَارٌ[19]، زُحَارٌ[20].

مصادرِ غیر ثلاثی مجرد کے قواعد

غیر ثلاثی مجرد (ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ) کے مصادر قیاسی ہوتے ہیں۔ اس کے لیے درج ذیل ضابطے یاد رکھیں:

[1] سلائی کرنا۔ [2] سوداگری کرنا۔ [3] لکھائی کا کام کرنا۔ [4] سفارت کاری کرنا۔ [5] گردش کرنا۔ [6] دل دھڑکنا۔ [7] جوش مارنا۔ [8] اڑنا۔ [9] کتے کا بھونکنا۔ [10] چیخنا۔ [11] کبوتر کا غٹرغوں کرنا۔ [12] شیر کا چنگھاڑنا۔ [13] قلم چلنے کی آواز پیدا ہونا۔ [14] پانی بہنے کی آواز پیدا ہونا۔ [15] گھوڑے کا ہنہنانا۔ [16] کوے کا کائیں کائیں کرنا۔ [17] دردِ سر ہونا۔ [18] کھانسنا۔ [19] چکر آنا۔ [20] محنت یا تکلیف کی وجہ سے آہ بھری آواز نکالنا/تکلیف کی وجہ سے آہ بھری سانس لینا۔

|1| غیر ثلاثی مجرد کے فعل کے شروع میں اگر تائے زائدہ نہ ہو تو اس کا مصدر اس کے فعل ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں کچھ تبدیلی کرنے سے بن جاتا ہے۔ اس طرح کہ اگر ماضی چار حرفی ہے تو صرف اس کے پہلے حرف کو کسرہ دے دیں اور آخری حرف سے پہلے الف بڑھا دیں، جیسے: أَكْرَمَ سے إِكْرَامٌ، زَلْزَلَ سے زِلْزَالٌ.

|2| اگر ماضی پانچ حرفی یا چھ حرفی ہو تو پہلے کے ساتھ ساتھ تیسرے حرف کو بھی کسرہ دے دیں، جیسے: اِنْطَلَقَ سے اِنْطِلَاقٌ، اِحْرَنْجَمَ سے اِحْرِنْجَامٌ، اِسْتَغْفَرَ سے اِسْتِغْفَارٌ، اِطْمَئَنَّ سے اِطْمِئْنَانٌ.

|3| اگر فعل ماضی کے شروع میں تائے زائدہ ہو تو ماضی کے چوتھے حرف کو ضمہ دینے سے مصدر بن جاتا ہے، جیسے: تَكَلَّمَ سے تَكَلُّمٌ، تَسَاقَطَ سے تَسَاقُطٌ، تَزَلْزَلَ سے تَزَلْزُلٌ. جبکہ فَعَّلَ کا مصدر تَفْعِيلٌ اور فَاعَلَ کا مُفَاعَلَةٌ اور فَعْلَلَ کا فَعْلَلَةٌ آتا ہے۔

|4| فَعَّلَ کا مصدر تَفْعِلَةٌ اور فَعَالٌ بھی آتا ہے، جیسے: ذَكَّرَ سے تَذْكِرَةٌ، أَذَّنَ سے أَذَانٌ ، ناقص سے فَعَّلَ کا مصدر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر ہی آتا ہے، جیسے: زَكّٰى سے تَزْكِيَةٌ، رَبّٰى سے تَرْبِيَةٌ. فَاعَلَ کا مصدر فِعَالٌ بھی آتا ہے، جیسے: قَاتَلَ سے قِتَالٌ. ایسے ہی فَعْلَلَ اگر مضاعف ہو تو اس کا مصدر فِعْلَالٌ بھی آتا ہے، جیسے: زَلْزَلَ سے زِلْزَالٌ.

مصدر کی اقسام

مصدر کی اقسام درج ذیل ہیں:

1. **مصدرِ میمی:** وہ مصدر جس کے شروع میں میم زائد آیا ہو اور وہ باب مفاعلہ کا مصدر نہ ہو، جیسے: مَنْصَرٌ، مَعْلَمٌ، مُنْطَلَقٌ وغیرہ۔ یہ نَصْرٌ، عِلْمٌ اور اِنْطِلَاقٌ ہی کے معنی میں ہیں۔

مصدرِ میمی کے اوزان

|1| اگر فعل ثلاثی مجرد مثالِ واوی صحیح اللام ہو اور مضارع میں فائے کلمہ حذف کیا گیا ہو تو اس کا مصدرِ میمی مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: وَعَدَ سے مَوْعِدٌ[1] اور وَقَعَ سے مَوْقِعٌ[2].

|2| مذکورہ صورت کے علاوہ ثلاثی مجرد کے ابواب سے مصدرِ میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: شَرِبَ

[1] وعدہ کرنا۔ [2] واقع ہونا۔

سے مَشْرَبٌ [1] اور أَكَلَ سے مَأْكَلٌ [2].

کچھ افعال ایسے ہیں جن کا مصدرِ میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آنا چاہیے لیکن عام قانون کے بر خلاف ان کا مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آیا ہے، جیسے: رَجَعَ سے مَرْجِعٌ [3]، بَاتَ سے مَبِيتٌ [4]، غَفَرَ سے مَغْفِرَةٌ [5].

2 **مصدرِ مرّت:** وہ مصدر جو فعل (کام) کی گنتی اور عدد بیان کرے، جیسے: وَقَفْتُ وَقْفَةً [6] وَقْفَتَيْنِ، وَقَفَاتٍ. أَكْرَمْتُهُ إِكْرَامَةً.

مصدرِ مرت کے اوزان: یہ ثلاثی مجرد سے فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: جَلَسَ سے جَلْسَةٌ [7] اور غیر ثلاثی مجرد سے مصدر کے آخر میں تائے مدورہ بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے: فَرَّحْتُهُ تَفْرِيحَةً [8] اگر ثلاثی مجرد یا غیر ثلاثی مجرد کے مصدر کے آخر میں پہلے سے تائے مدورہ ہو تو پھر مصدر کی صفت لا کر مَرَّت والا معنی بیان کیا جاتا ہے، مثلاً: هِدَايَةٌ وَّاحِدَةٌ [9]، إِقَامَةٌ وَّاحِدَةٌ. [10]

3 **مصدرِ ہیئت:** وہ مصدر جو فعل کی ہیئت، صفت اور نوعیت بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: وَقَفْتُ وِقْفَةً. ”میں ایک خاص انداز سے ٹھہرا۔“ یہ ثلاثی مجرد سے فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: قَتَلَ سے قِتْلَةٌ، جَلَسَ سے جِلْسَةٌ. بشرطیکہ مصدر کے آخر میں پہلے سے ہی تائے مدورہ نہ ہو اور اگر مصدر کے آخر میں پہلے سے ہی تائے مدورہ ہو، جیسے: رَحْمَةٌ، هِدَايَةٌ تو اس صورت میں مصدر کی صفت لا کر ہیئت والے معنی بیان کیے جاتے ہیں، جیسے: هِدَايَةٌ حَسَنَةٌ ”اچھی رہنمائی“ رَحْمَةٌ وَّاسِعَةٌ ”وسیع رحمت۔“ اسے مصدر النوع بھی کہتے ہیں۔

4 **مصدرِ صناعی:** وہ مصدر جو کسی اسم کے آخر میں یائے مشدّدہ اور تائے تانیث مربوطہ لگا کر مصدری معنی کے لیے بنایا گیا ہو، جیسے: فَاعِلٌ سے فَاعِلِيَّةٌ، إِنْسَانٌ سے إِنْسَانِيَّةٌ، حُرٌّ سے حُرِّيَّةٌ. اردو استعمال میں اس تاء کو مبسوطہ بنا لیا جاتا ہے، جیسے: فاعلیت، انسانیت اور حُریت وغیرہ۔

[1] پینا۔ [2] کھانا۔ [3] لوٹنا۔ [4] رات بسر کرنا۔ [5] بخشنا۔ [6] میں ٹھہرا ایک مرتبہ ٹھہرنا۔ [7] ایک مرتبہ بیٹھنا۔ [8] میں نے اسے خوش کیا ایک مرتبہ خوش کرنا۔ [9] ایک مرتبہ رہنمائی کرنا۔ [10] ایک مرتبہ کھڑا کرنا۔

سوالات و تدریبات

1. مصدر کی تعریف کریں اور مثال دیں۔
2. ثلاثی مجرد کے مصادر کے مشہور اوزان مع امثلہ لکھیں۔
3. اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے وزن پر آنے والے مصادر کون سے ہیں؟ بیان کریں۔
4. ثلاثی مجرد کے مصدر کے ضوابط تحریر کریں۔
5. مصادرِ غیر ثلاثی مجرد کے قواعد بیان کریں۔
6. مصدر کی اقسام تفصیل سے لکھیں۔
7. درج ذیل آیات و عبارات میں مصدر کی نشاندہی کریں اور ان کی قسم بتائیں:

﴿ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۚ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴾ ، ﴿ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ﴾ ﴿ لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ﴾ ، ﴿ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴾ ، ﴿ وَ تَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴾ ، «اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ»، يَلْزَمُ عَلَيْنَا الِاعْتِدَالُ فِي الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ، تَدُورُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ، دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ، جَلَسَ حَامِدٌ جِلْسَةَ الْوَلَدِ الْمُؤَدَّبِ.

اعراب اور بناء کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں: 1 اسم معرب (متمکن) 2 اسم مبنی (غیر متمکن)

اسمائے مشتقہ معرب ہی ہوتے ہیں جبکہ اسمائے جامدہ میں معرب اور مبنی دونوں ہوتے ہیں، علمِ صرف کا موضوع صرف اسمائے معربہ اور افعالِ متصرفہ ہیں، جو مبنی اسماء ہیں ان میں صَرْف کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

فعل کی طرح اسمِ معرب میں سے کوئی بھی کلمہ ایسا نہیں جو حقیقتاً تین حروف سے کم پر مشتمل ہو، یعنی اسم میں کم از کم تین حروف اصلی ہوتے ہیں۔ بعض اسمائے معربہ جو بظاہر تین حروف سے کم پر مشتمل ہوتے ہیں وہ اصل میں ایسے نہیں ہوتے، بلکہ وہاں کوئی حرف محذوف ہوتا ہے، جیسے: أَبٌ اصل میں أَبَوٌ تھا، أَخٌ اصل میں أَخَوٌ تھا۔

عربی اسماء میں اصلی حروف پانچ تک ہوتے ہیں اور زائد حروف مل کر سات تک ہو سکتے ہیں، جیسے: اِسْتِغْفَارٌ.

تعدادِ حروف کے لحاظ سے اسم کی اقسام

تعدادِ حروف کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: ثلاثی، رباعی، خماسی، ان میں سے ہر ایک کی پھر دو قسمیں ہیں: مُجرد اور مزید فیہ۔

اس طرح اسم کی چھ قسمیں بن جاتی ہیں:

1 ثلاثی مجرد: جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد حرف نہ ہو، جیسے: فَلْسٌ، فَرَسٌ، زَمَنٌ.

2 ثلاثی مزید فیہ: جس میں تین حروف اصلی ہوں اور زائد حرف بھی ہو، جیسے: زَمَانٌ (الف زائد ہے۔)

3 رباعی مجرد: جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد حرف نہ ہو، جیسے: جَعْفَرٌ، دِرْهَمٌ.

4 رباعی مزید فیہ: جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد حرف بھی ہو، جیسے: قِنْدِيلٌ. اس میں ''ي'' زائد ہے۔

5 خماسی مجرد: جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد حرف نہ ہو، جیسے: سَفَرْجَلٌ ''بہی/بہی کا درخت۔''

6 خماسی مزید فیہ: جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی زائد حرف بھی ہو، جیسے: عَضْرَفُوطٌ ''سفید رنگ کا ایک کیڑا (بامنی)'' اس میں ''و'' زائد ہے۔

اسم کے اوزان (ابنیہ)

اسمائے ثلاثی مجرد کے اوزان

ثلاثی مجرد کی فائے کلمہ پر فتحہ، کسرہ اور ضمہ (فُعُلٌ) تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور عینِ کلمہ کو ان تینوں کے علاوہ مزید سکون بھی لاحق ہوسکتا ہے، اس طرح تین کو چار میں ضرب دینے سے ممکنہ بارہ صورتیں بنتی ہیں لیکن اہلِ زبان اسم میں کسرہ کے بعد ضمہ (فِعُلٌ) کو ثقیل سمجھتے ہوئے استعمال نہیں کرتے اور ضمہ کے بعد کسرہ (فُعِلٌ)، جیسے: دُئِلٌ کا استعمال قلیل ہے۔ اس طرح اسم جامد ثلاثی مجرد کے گیارہ مستعمل وزن باقی رہتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

وزن	مثال جامد	معنی	مثال صفت	معنی
فَعْلٌ	شَمْسٌ، صَقْرٌ، فَهْدٌ	سورج، شکرا، تیندوا	سَهْلٌ، ضَخْمٌ، صَعْبٌ	آسان، موٹا، مشکل
فُعْلٌ	بُرْدٌ، قُرْطٌ، قُفْلٌ	دھاری دار کپڑا، بالی، تالا	مُرٌّ، حُلْوٌ، عُبْرٌ	کڑوا، میٹھا، جم غفیر/تیز بادل
فِعْلٌ	عِكْمٌ، عِذْلٌ، جِذْعٌ	گٹھڑی، اونٹ پر لادا گیا آدھا (ایک جانب والا) بوجھ، کھجور کا تنا	نِكْسٌ، نِقْضٌ، حِبْرٌ	وہ تیر جس کا سرا ٹوٹ گیا ہو اور اس کے اوپر کے حصے کو نیچے کر دیا گیا ہو، ٹوٹا ہوا، عالم/پوپ
فَعَلٌ	فَرَسٌ، جَمَلٌ، جَبَلٌ	گھوڑا/گھوڑی، اونٹ، پہاڑ	بَطَلٌ، حَسَنٌ، حَدَثٌ	بہادر، خوبصورت، نئی چیز

فَعِلٌ	كَبِدٌ، كَتِفٌ	جگر، کندھا	حَذِرٌ، وَجِعٌ	بہت محتاط، بہت درد والا
فَعُلٌ	رَجُلٌ، سَبُعٌ، عَضُدٌ	مرد، درندہ، بازو	حَدُثٌ، يَقُظٌ خَلُطٌ	اچھی باتوں والا، بیدار، ماہر/تجربہ کار
فُعَلٌ	صُرَدٌ، نُغَرٌ	لٹورا، بلبل	حُطَمٌ، لُبَدٌ	بے رحم چرواہا، مقیم
فُعُلٌ	طُنُبٌ، عُنُقٌ	خیمے کی رسی، گردن	جُنُبٌ	دور/جنبی
فِعَلٌ	ضِلَعٌ، عِوَضٌ، عِنَبٌ	پسلی، بدلہ، انگور	عِدًى (عِدَيٌ)، زِيَمٌ	دشمن/پردیسی، متفرق
فِعِلٌ	إِبِلٌ	اونٹ	إِبِدٌ	وحشی جانور

فائدہ ✲بعض کلمات میں کئی حرکتیں جائز ہیں، مثلاً: اگر کوئی کلمہ فَعِل کے وزن پر ہو اور اس کا دوسرا حرف حروفِ حلقی میں سے ہو تو اسے چار طرح سے پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: فَخِذٌ سے فَخْذٌ، فِخْذٌ، فِخِذٌ اور شَهِدَ سے شَهْدَ، شِهْدَ، شِهِدَ.

اگر دوسرا حرف حلقی نہ ہو تو اسے تین طرح سے پڑھا جا سکتا ہے، جیسے: کَتِفٌ سے کَتْفٌ، کِتْفٌ.

✲ فِعِلٌ، فَعُلٌ، فُعُلٌ کے اوزان میں دوسرے حرف کو ساکن بھی پڑھا جاسکتا ہے، جیسے: إِبِلٌ سے إِبْلٌ، عَضُدٌ سے عَضْدٌ، عُنُقٌ سے عُنْقٌ.

اسمائے رباعی مجرد کے اوزان (بنائیں)

اسمائے رباعی مجرد کے مشہور اوزان پانچ ہیں:

وزن	مثال جامد	معنی	مثال صفت	معنی
فَعْلَلٌ	جَعْفَرٌ، عَنْبَرٌ	نامِ شخص، ایک قسم کی مچھلی	شَهْرَبٌ، شَجْعَمٌ، سَلْهَبٌ	بڑی عمر والا، شیر/لمبا، لمبا آدمی/گھوڑا
فِعْلِلٌ	زِبْرِجٌ، زِئْبِرٌ	زیور، وہ رواں جو کپڑوں پر ابھرتا ہے	زِهْلِقٌ، عِنْفِصٌ، خِرْمِسٌ	ہلکا پھلکا تیز آدمی، فحش گو عورت، تاریک رات

فُعْلُلٌ	فُلْفُلٌ، بُرْثُنٌ	مرچ، درندے کا پنجہ	جُرْشُعٌ، كُنْدُرٌ	بڑا اونٹ، چھوٹے قد والا موٹا اور نہایت سخت شخص
فِعْلَلٌ	دِرْهَمٌ، قِلْعَمٌ	درہم، عَلَم ہے	هِجْرَعٌ، هِبْلَعٌ	احمق، کمینہ/ وہ غلام جس کے ماں باپ یا ان میں سے ایک نامعلوم ہو
فِعَلٌّ	فِطَحْلٌ، قِمَطْرٌ	زبردست سیلاب/ بھاری بھرکم پر گوشت/ بڑا عالم/عہد انسانی سے پہلے کا زمانہ، کتب محفوظ کرنے کا صندوق	هِزَبْرٌ، سِبَطْرٌ	ببر شیر/موٹا اور طاقتور، ذہین

اسمائے خماسی مجرد کے اوزان

اسمائے خماسی مجرد کے چار اوزان ہیں:

وزن	مثال جامد	معنی	مثال صفت	معنی
فَعَلَّلٌ	سَفَرْجَلٌ فَرَزْدَقٌ	بہی/بِہی کا درخت ایک شاعر کا علم	شَمَرْدَلٌ هَمَرْجَلٌ	مضبوط و دلیر لڑکا تیز رفتار/عمدہ نسل کا گھوڑا
فَعْلَلِلٌ	x	x	جَحْمَرِشٌ، قَهْبَلِسٌ	بھاری بدشکل عورت/ بوڑھی عورت/موٹی عورت، خاکی مائل سفید
فُعَلِّلٌ	خُزَعْبِلٌ	باطل	قُذَعْمِلَةٌ	تھوڑی سی حقیر چیز/پست قد خسیس عورت

فِعْلَلٌّ	قِرْطَعْبٌ	کپڑے کا ٹکڑا	جِرْدَحْلٌ	وادی/موٹا اونٹ (مذکر ومؤنث)

اسمائے مزید فیہ کے اوزان

اسمائے مزید فیہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں، ان کے لیے کوئی ضابطہ یا قاعدہ نہیں ہے۔ جب کسی اسم میں حروفِ زیادت ''سَأَلْتُمُونِيهَا'' میں سے کوئی حرف ہوتو وہ اسم مزید فیہ کہلائے گا مگر شرط یہ ہے کہ یہ زائد ہوں کیونکہ یہ حروف اصلی بھی ہوتے ہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ کسی حرف کو ہم تب ہی زائد کہیں گے جب اس کے علاوہ تین حروف اصلی ہوں۔ حرف اصلی وہ ہے جو کلمہ کی تمام تصاریف میں موجود ہو۔ اور جو بعض تصریفات میں موجود ہو اور بعض میں نہ ہو وہ زائد ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ حروف کے اصلی اور زائد ہونے کا تعلق اسمائے عربیہ معربہ کے ساتھ ہے۔ رہے مبنی اور عجمی اسماء تو ان میں کسی حرف پر زائد ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

اسمائے ثلاثی مزید فیہ کے اوزان

ان کے بہت سے اوزان ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فِعَالٌ	حِصَانٌ	گھوڑا	فَعُولٌ	عَمُودٌ	ستون
فِعِّيلٌ	بِطِّيخٌ	تربوز	فَاعُولٌ	جَاسُوسٌ	جاسوس

اسمائے رباعی مزید فیہ کے اوزان

ثلاثی مزید فیہ کی طرح ان کے بھی بہت سے اوزان ہیں:

وزن	مثال	معنی	وزن	مثال	معنی
فُوعَلِلٌ	دُودَمِسٌ	نہایت زہریلا سانپ	فُعَالِلٌ	جُخَادِبٌ	ٹڈی

فَعَوْلَلٌ	فَدَوْكَسٌ	شیر
فُعْلُولٌ	زُنْبُورٌ	بھڑ
فَعْلَلُوتٌ	عَنْكَبُوتٌ	مکڑی

فِعْلِيلٌ	قِنْدِيلٌ	چراغ، فانوس
فَنْعَلِيلٌ	مَنْجَنِيقٌ	قدیم جنگی توپ

اسمائے خماسی مزید فیہ

ان کے پانچ وزن ہیں:

وزن	مثال	معنی
فَعْلَلُولٌ	عَضْرَفُوطٌ	سفید رنگ کا ایک کیڑا (بامنی)
فِعْلَلُولٌ	قِرْطَبُوسٌ	مضبوط بڑی اونٹنی
فَعَلَّلَى	قَبَعْثَرَى	بڑا اونٹ

وزن		معنی
فُعَلِّيلٌ	خُزَعْبِيلٌ	باطل باتیں
فَعْلَلِيلٌ	خَنْدَرِيسٌ	شراب/پرانی شراب

سوالات و تدریبات

1. تعداد حروف کے لحاظ سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ مع مثال لکھیں۔
2. ثلاثی مجرد اسم جامد کے پانچ اوزان مع مثال بیان کریں۔
3. اسم جامد کے رباعی اور خماسی مجرد کے لیے کون کون سے وزن آتے ہیں؟
4. اسم جامد ثلاثی، رباعی اور خماسی مزید فیہ کی تین تین مثالیں مع وزن بیان کریں۔
5. درج ذیل اسماء میں سے ثلاثی، رباعی اور خماسی مجرد و مزید فیہ کی شناخت کریں:

صَقْرٌ ...... ضِلَعٌ ...... نُغَرٌ ...... بِطِّيخٌ ...... قِنْدِيلٌ

خَنْدَرِيسٌ ...... جَاسُوسٌ ...... قِمَطْرٌ ...... عَنْبَرٌ ...... فُلْفُلٌ

فَهْدٌ ...... زُنْبُورٌ ...... فَدَوْكَسٌ ...... قَبَعْثَرَى ...... دُودَمِسٌ

لغت، قاموس، یا معجم (ڈکشنری) اس کتاب کو کہتے ہیں جو کسی زبان کے مفردات پر مشتمل ہوتی ہے۔مفردات کے معانی اور ان کی بناء کے ضبط اور حرکات بیان کرتی ہے، اس کے علاوہ مفرد کے مشتقات اور جمع بھی ذکر کرتی ہے۔

عربی زبان کی کتب لغت بہت زیادہ ہیں، ان میں سے بعض قدیم اور بعض جدید ہیں۔

قدیم کتب لغت میں سے مشہور درج ذیل ہیں:

الصحاح، أساس البلاغة، مختار الصحاح، لسان العرب، المصباح المنیر اور القاموس المحیط.

جدید معاجم میں المعجم الوسیط، المنجد اور المعجم الوجیز مشہور معاجم ہیں۔ ان میں سے المعجم الوسیط نہایت عمدہ لغت ہے۔ اس میں مروجہ جدید عربی الفاظ و اصطلاحات کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔عربی زبان کے ہر طالب علم اور مدرس کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔ جدید کتب لغت میں اردو میں مشہور عربی معاجم مصباح اللغات، المنجد (مترجم) اور القاموس الوحید وغیرہ ہیں۔

کتبِ لغت کی ترتیب

لغت کی ہر کتاب میں زبان کے مفردات اس انداز میں مرتب کیے جاتے ہیں کہ طالب علم اور تلاش کرنے والے کے لیے انھیں تلاش کرنا آسان ہو۔ عام طور پر عربی معاجم کو دو طریقوں سے ترتیب دیا جاتا ہے:

پہلا طریقہ

کلمات سے حروف زائدہ دور کرکے اصلی حروف ہجاء کی ترتیب کے مطابق رکھا جاتا ہے۔مزید وضاحت

درج ذیل تفصیل سے ہو جائے گی:

(الف) کلمات کو حروف ہجاء کی گنتی کے مطابق اٹھائیس ابواب میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک باب میں اس حرف سے شروع ہونے والے تمام کلمات ذکر کیے جاتے ہیں۔

(ب) ہر باب میں کلمات کو کلمے کے دوسرے حرف اور پھر تیسرے حرف کی ترتیب کے مطابق رکھا جاتا ہے، مثلاً: اگر أَمَرَ کلمہ تلاش کرنا ہو تو اسے همزه کے باب میں دیکھیں، اور اس کی متعین جگہ ان کلمات کی پٹی میں ہوگی جن کا دوسرا حرف میم اور تیسرا راء ہو۔

درج ذیل کتب لغت اس طریقے کے مطابق چلتی ہیں:

أساس البلاغة، المصباح المنير، مختار الصحاح، المعجم الوسيط، المنجد، المعجم الوجيز، مصباح اللغات.

دوسرا طریقہ

اس طریقے میں بھی کلمے کے اصلی حروف ہی کو مدنظر رکھا جاتا ہے لیکن ابتدا کلمے کے آخری حرف سے ہوتی ہے۔ اس طریقے میں بھی کلمات کو اٹھائیس ابواب میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ لیکن کلمے کا آخری حرف باب ہوتا ہے۔ ہر باب میں چند فصلیں ہوتی ہیں اور ہر فصل کلمے کے پہلے حرف کو مدنظر رکھتے ہوئے مرتب کی جاتی ہے، مثلاً: اگر أَبَرَ کلمے کو تلاش کرنا ہو تو اسے باب الراء، فصل الهمزة میں دیکھیں، جبکہ اس کی معین جگہ ان کلمات کی پٹی میں ہوگی جن کا دوسرا حرف باء ہو۔ الصحاح، القاموس المحيط اور لسان العرب وغیرہ معاجم اسی طریقے کے مطابق لکھی گئی ہیں۔

فائدہ یہ طریقہ پہلے طریقے کی نسبت مشکل ہے، چنانچہ بعض ادباء اور اصحاب مکتبات نے القاموس المحيط اور لسان العرب کو پہلے طریقے کے مطابق بھی شائع کیا ہے۔

پہلے طریقے کے مطابق لکھی گئی معاجم میں لفظ دیکھنے کا طریقہ

جو ڈکشنریاں پہلے طریقے کے مطابق لکھی گئی ہیں، جیسے: مختار الصحاح، المعجم الوسيط وغیرہ، ان میں لفظ تلاش کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے:

|1| اگر وہ جمع ہے تو اس کا مفرد معلوم کریں اور پھر اس مفرد کو ڈکشنری میں تلاش کریں۔

|2| اگر وہ لفظ مضارع، امر، مصدر یا دیگر مشتقات میں سے ہے تو اس کے فعل ماضی کا صیغۂ واحد مذکر غائب معلوم کریں اور اسے ڈکشنری میں اس کے حروف کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ جگہ میں ڈھونڈیں۔

|3| اس کے بعد لفظ کے پہلے حرف کو دیکھیں تاکہ اسے حروف ہجاء میں سے متعلقہ باب کے اندر تلاش کیا جاسکے، پھر حرف ثانی اور ثالث کو دیکھیں، مثلاً: جب آپ دَرَأَ کلمے کو ڈھونڈنا چاہتے ہیں تو اسے ''دال'' کے باب میں راء اور ھمزہ کی پٹی میں پائیں گے۔

|4| اگر مطلوبہ کلمہ مجرد نہیں بلکہ مزید فیہ ہے، جیسے: اِبتَهَجَ تو اس سے حروف زیادت حذف کر کے اسے مجرد بنالیں تو بَهَجَ ہوجائے گا، پھر اسے باء کے باب میں اور ھاء، جیم کی پٹی میں تلاش کریں۔ اسی طرح أَنْشَأَ کلمہ نون کے باب میں ملے گا کیونکہ اس کی اصل نَشَأَ ہے اور اِسْتَمَعَ کلمہ سین کے باب میں تلاش کیا جائے گا کیونکہ اس کی اصل سَمِعَ ہے۔ اِستَخْرَجَ کو باب خاء میں تلاش کیا جائے گا اس لیے کہ اس کی اصل خَرَجَ ہے۔ وعلیٰ هٰذا القیاس.

|5| اگر کلمے کا دوسرا یا تیسرا حرف ''ا'' ہے، جیسے: رَاحَ، سَالَ، خَافَ، دَعَا، رَمٰی تو اس صورت میں یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس الف کی اصل کیا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس لفظ کے مضارع کو دیکھیں، اس کی اصل معلوم ہوجائے گی اور اگر وہاں سے اس کی اصل معلوم نہ ہوسکے تو پھر اس کے مصدر کی طرف رجوع کریں، چنانچہ رَاحَ کا مضارع يَرُوحُ ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ رَاحَ کے الف کی اصل ''و'' ہے اور کلمے کا مادہ ''ر، و، ح'' ہے۔ کلمہ سَالَ کا مضارع يَسِيلُ ہے تو معلوم ہوا کہ الف کی اصل یاء ہے، لہٰذا مادہ ''س، ي، ل'' ہے۔ اور کلمہ دَعَا کا مضارع يَدْعُو ہے تو اصل کلمہ ''د، ع، و'' ہے۔ رَمٰی کا مضارع يَرْمِي ہے، پس اصل کلمہ ''ر، م، ي'' ہے۔ اسی طرح خَافَ کا مضارع يَخَافُ ہے، اس کے مضارع سے بھی الف کی اصل کا پتا نہیں چل سکا تو اس کا مصدر معلوم کریں گے، مصدر خَوْفٌ ہے تو خَافَ کو خاء کے باب میں اور ''و'' اور فاء کی پٹی میں دیکھیں گے۔

دوسرے طریقے کے مطابق لکھی گئی معاجم میں لفظ تلاش کرنے کا طریقہ

القاموس المحیط، لسان العرب ودیگر معاجم جو دوسرے طریقے کے مطابق لکھی گئی ہیں ان میں لفظ

تلاش کرنے کا وہی طریقہ ہے جو پہلے طریقے کی معاجم میں ہوتا ہے، یعنی اگر لفظ جمع ہے تو اسے اس کے مفرد کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے اور اگر مضارع وغیرہ ہے تو اسے ماضی کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے، اور الف کی اصل کو بھی معلوم کرلیا جاتا ہے۔

بہرحال کلمہ کا متعین محل تلاش کرتے وقت اس کلمے کے حروف اصلیہ کے آخری حرف کو دیکھا جاتا ہے تاکہ اس کا باب معلوم ہوسکے اور پھر حرف اول کو دیکھا جاتا ہے تاکہ فصل کا پتا چلے۔ اس کے بعد دوسرے حرف کو دیکھا جاتا ہے، مثلاً: کلمہ دَرَأَ کو تلاش کرتے وقت ہم اسے باب الھمزۃ، فصل الدال (جس کے بعد راء ہو) میں پائیں گے۔ ایسے ہی کلمۂ اِبْتَھَجَ (ب، ھ ج) میں باب الجیم، فصل الباء میں اور کلمۂ اِسْتَرَاحَ (ر،و،ح) باب الحاء، فصل الراء میں پائیں گے۔

کلمے کی بناء کا ضبط

ڈکشنریاں جس طرح مفردات کے معانی بتاتی ہیں، اسی طرح کلمات کے حروف کا ضبط بھی بتاتی ہیں اور اس مقصد کے لیے درج ذیل طریقے استعمال ہوتے ہیں:

1 ثلاثی مجرد کے فعل ماضی ومضارع کے عین کے ضبط، یعنی حرکات واضح کرنے کے لیے:

|1| چھ ابواب ذکر کیے جاتے ہیں، جیسے: عَرَفَ (ضَرَبَ) یا عَرَفَ (ض). کَتَبَ (نَصَرَ) یا کَتَبَ (ن).

|2| ماضی کے عینِ کلمہ پر حرکت ڈال کر مضارع کے عینِ کلمہ کی حرکت واضح کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں: رَقَدَ ـُـ ، عَرَفَ ـِـ ، شَرَحَ ـَـ ، شَرِبَ ـَـ اور اس کے بعد مصدر ذکر کردیتے ہیں۔ فعل کا لازم یا متعدی ہونا بھی واضح کردیتے ہیں۔

جب واضح ہوجائے کہ فعل باب نَصَرَ سے ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا مضارع مضموم العین ہوگا اور اگر کہا جائے کہ یہ فعل باب ضَرَبَ سے ہے تو اس کا مضارع مکسور العین ہوگا۔

2 اسماء کے ضبط میں یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ انھیں دیگر مشہور اسماء، جن کا وزن معروف ہوتا ہے، کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں، مثلاً: اَلنَّمِرُ، اَلْکَتِفُ کے وزن پر ہے اور نَمِیرٌ، سَمِیرٌ کے وزن پر ہے، صُرَاخٌ، غُرَابٌ کے وزن پر۔

3 بعض اوقات حرف پر واقع حرکت کی نوعیت متعین کی جاتی ہے، مثلاً: سَمَحَ يَسْمَحُ کے بارے میں کہہ دیتے ہیں: بِالْفَتْحِ فِيهِمَا، یعنی ماضی اور مضارع دونوں میں عینِ کلمہ مفتوح ہے۔ هَتَفَ ضَرَبَ کے باب سے ہے، يَهتِفُ بِالكسر.

سوالات و تدریبات

1 عربی کتب لغت میں لفظ ڈھونڈھنے کے کتنے طریقے ہیں؟ ہر طریقے کے مطابق لکھی گئی تین، تین کتابوں کے نام لکھیں۔

2 عربی سے اردو تین معاجم کے نام لکھیں۔

3 عربی لغات میں لکھنے کا ضبط کس طرح بیان کیا جاتا ہے؟

4 لغت سے مندرجہ ذیل کلمات کے معانی تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیں:

اِجْتَنٰى ...... جَهَابِذَةٌ ...... كَرَائِمُ ...... اِسْتَبْرَقٌ ...... مُرَاهِقٌ.

نوٹ استاد صاحب طلبہ کو دونوں طریقوں کے مطابق لکھی گئی معاجم دکھائیں اور ان کے طریقے بھی عملی طور پر سمجھائیں۔

حصہ اول

قواعد الصرف

احکام شریعت سمجھنے کے لیے جہاں دیگر علومِ اسلامیہ کی اہمیت مسلم ہے وہاں عربی زبان سیکھنے کے لیے ''فن صرف'' کو بنیادی درجہ حاصل ہے۔ جب تک کوئی شخص اس فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم اسلامیہ میں دسترس ممکن نہیں۔ قرآن وسنت کے علوم سمجھنے کے لیے یہ ہنر شرطِ لازم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور اس کی تدریس وتفہیم کے لیے درجہ بدرجہ مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس موضوع پر گرانقدر کتابیں لکھیں اور اسے آسان سے آسان تر بنانے کی سعی جمیل کی۔ زیرِ نظر کتاب ''قواعد الصرف'' بھی اسی سلسلۃ الذہب کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کی چند نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

• قواعد و مسائل کی آسان اور عام فہم عبارت میں پیش کش۔ • آسان اور دلنشین مثالوں سے مزین۔ • طالب علم کی علمی اور ذہنی سطح کا خصوصی التزام۔ • قواعد ومسائل کی تطبیق واجرا کے لیے ہر سبق کے بعد متنوع تدریبات کا اہتمام۔ • قرآنی امثلہ واستشہادات کا اندراج۔ • قواعد اور مثالوں کی تصحیح کا اہتمام۔ • قواعد و مسائل کے انتخاب میں راجح قول کا التزام۔ • محل استشہاد کی الفاظ اور جداگانہ رنگوں کے ذریعے وضاحت۔ • مشکل مثالوں کا سلیس ترجمہ۔ • خاصیاتِ ابواب کی مکمل تصحیح وتنقیح کا اہتمام۔ • فنِ صرف کی معتبر ومستند عربی کتابوں سے اخذ واستفادہ۔

ISBN 969574244-0
9 789695 742440

دار السلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاهور • کراچی
اسلام آباد • لندن • هیوسٹن • نیو یارک